امامِ اہلسنت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی خوبصورت
سیرت پر دلچسپ بیانات کا گلدستہ

سیرتِ اعلیٰ حضرت

عاشقوں کے امام



انٹرنیشنل اسلامک اسکالر
مُبلغ دعوتِ اسلامی مولانا عبدالحبیب عطاری

سیرتِ اعلیٰ حضرت

عاشقوں کے امام

انٹرنیشنل اسلامک اسکالر
مُبلّغ دعوتِ اسلامی مولانا عبدُالحبیب عطّاری

www.dawateislami.net

فہرستِ کتاب

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
فہرست	1	اعلیٰ حضرت کی مدینے سے محبت	30
پہلے اسے پڑھ لیجئے	6	بارگاہِ رسالت میں مقبولیت	33
بیان 1: سیرتِ اعلیٰ حضرت	12	مولانا ضیاء الدین قطب مدینہ	34
درودِ پاک کی فضیلت	13	بعد وصال مدینے میں حاضری	34
سیرت سے سیکھئے	15	سیرتِ اعلیٰ حضرت اپنائیے	36
ایک مبارک خواب	16	ایک امتحان اس طرح بھی	37
نام اور پیدائش	17	اب اعمال اچھے کر لیجئے	39
اعلیٰ حضرت کا حلیہ مبارک	18	کیا اعمال ایسے ہیں؟؟؟	39
انوکھا بچپن	19	**بیان 2: اعلیٰ حضرت کا اعلیٰ کردار**	42
سبق جلدی یاد ہو جاتا	20	درودِ پاک کی فضیلت	43
ننھی عمر میں عربی زبان	21	صفر المظفر ماہِ رضا ہے	47
6 سال کی عمر میں پہلا بیان	21	فنافی الرسول شخصیت	48
فتویٰ لکھ دیا	21	تکبر کرنے والے کو سبق سکھایا	48
8 سال کی عمر میں عربی شرح لکھی	22	متکبر جنت میں نہیں جائے گا	50
تم پڑھتے نہیں بلکہ پڑھاتے ہو	22	عبادت کیجئے تکبر نہیں	51
بچپن میں خوفِ خدا	23	پرہیز گار ہی بہتر ہے	52
کتنے مزے کی بھیک ترے پاک دَر کی ہے	28	تکبر کی سزا اور عاجزی کی جزا	53
نہیں سُنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا	29	خود کو برتر نہیں کمتر سمجھئے	55

www.dawateislami.net

اعلیٰ حضرت کا ایثار	55	سب سے افضل علم	79
ایثار بخشش کا ذریعہ	57	وہ دہن جس کی ہر بات وحیٔ خُدا	80
چھتری ایثار کر دی	57	میں نثار تیرے کلام پر	81
مچھلی ایثار کر دی	58	اعلیٰ حضرت کی شانِ علمی	83
ایثار کے مختلف طریقے	60	محدثین کے امام	85
سب کے بھلے میں اپنی خیر	61	محدث وصی احمد سورتی کی گواہی	85
گھر میں ایثار کا طریقہ	62	امیر المومنین فی الحدیث	89
حقوق العباد کی اہمیت	63	درس حدیث میں علمی نکات	90
اعلیٰ حضرت اور حقوق العباد کی احتیاط	63	علم حدیث میں مقام و مرتبہ	91
مفلس کون ہے؟	66	حدیث کی 400 کتابیں	92
بزرگوں سے ایک گزارش	67	علم حدیث کی تبلیغ واشاعت	94
اچھے برتاؤ کی عادت بنایئے	68	حدیث پر عمل کا جذبہ	96
اعلیٰ حضرت اور خیر خواہی	69	بارش میں طواف	97
مسلمانوں کے لئے دعا کیجئے	69	مصیبت زدہ کو دیکھ کر دعا پڑھنا	97
دعا کی قبولیت کا نسخہ	70	مَوْرِیْ نَیَّا پار لگا جانا	98
ذکرِ اعلیٰ حضرت دلوں کا سرور ہے	70	یقین رکھیں برکت پائیں	99
اعلی حضرت کی "شاعری" واہ واہ	72	بارش تو ہو گی	100
بیان 3: اعلیٰ حضرت اور علمِ حدیث	76	سال بھر روزے کی شرط	101
درودِ پاک کی فضیلت	77	تو پھر ٹائم کس کے لئے!!!	102
حدیث کسے کہتے ہیں	79	علما سے سیکھیں	103

www.dawateislami.net

عاشق رسول عالم دین	104	عشق رسول سکھاتے یہ ہیں	127
اعلیٰ حضرت نائبِ شاہِ امم	105	جان ہے عشق مصطفیٰ	128
سلامِ رضا اور اعلیٰ حضرت کی تمنا	106	حضور کی محبت شرطِ اوّل ہے	128
جو مانگنا ہے مانگو جو لینا ہے لے لو	107	محبت کے مختلف طریقے	129
صلوٰۃ وسلام کی عادت بنایئے	109	سونے کا عجیب انداز	130
دین علما سے سمجھیں	111	دل پر خدا اور رسولِ خدا	130
حدیث سننا، یاد کرنا اور پھیلانا	112	نبی کے عشق کا تقاضا	131
ہر گھر میں عالم دین ہو	113	کروں تیرے نام پر جاں فدا	131
بیان 4: اعلیٰ حضرت اور نیکی کی دعوت	114	عشق مصطفیٰ کا درد نرالا ہے	132
درودِ پاک کی فضیلت	115	عشق ادب سکھاتا ہے	134
قطب کسے کہتے ہیں	117	عثمانِ غنی "ذُوالنُّورَین" ہیں	135
قُطبُ الاِرشاد کا سہرا	117	آلِ رسول کا ادب کیجئے	135
بچپن میں نیکی کی دعوت	119	عشق اطاعت کرواتا ہے	136
منافقوں کا ایک طریقہ	121	نماز کے لئے ٹرین بک کروالی	136
اصلاح کا دروازہ کھلا رکھئے	121	ساری ککڑی کیوں کھائی؟	138
سمجھانے کا اعلیٰ انداز	122	اپنے قدم اور یہ خاک پاک	139
چین، لاکٹ اور چھلے	124	مدینے کے سگ سے محبت	143
سید صاحب کی اصلاح کا انوکھا انداز	124	عاشقوں کے امام	145
سختی نہیں نرمی اختیار کیجئے	126	**بیان 5: اعلیٰ حضرت کی علمی خدمات**	147
صدیوں میں کوئی ثانی نہیں آیا	126	درودِ پاک کی فضیلت	148

www.dawateislami.net

میرے رضا، پیارے رضا	150	خبر دار!!!ہوشیار!!!	175
ولادت اور نام	151	سنتوں کو اپنا لیجئے	176
غلطی سے بھی "غلط" نہیں پڑھا	152	بیان6: اعلیٰ حضرت کی شاعری اور عشقِ رسول	178
بچپن کا حافظہ	153		
4سال عمر اور فقہی مسئلہ	154	درودِ پاک کی فضیلت	179
کم عمر مفتی صاحب	154	سلام و مصافحہ کیجئے	180
حق وہی ہے جو آپ نے لکھا	155	ہمہ جہت شخصیت	180
100 سے زیادہ علوم	158	اعلیٰ حضرت ایک نظر میں	181
سورج ستاروں سے ٹائم معلوم کرنا	158	عشق و محبت اعلیٰ حضرت	182
بے مثال قوت حافظہ	159	عشق رسول کی عظیم درس گاہ	183
30دن میں حفظ قرآن	160	نعت لکھنا آسان نہیں	184
مفتی بھی ریاضی دان بھی	161	آپ مجرموں کے یاور ہیں	185
عِلم کا چشمہ ہُوا ہے مَوج زَن تحریر میں	164	شاعری اور حدیث دانی	187
سائنس میں مہارت	165	دریا کو کوزے میں بند کرنا	188
ترجمہ قرآن کنز الایمان	166	انگلیوں سے پانی جاری ہو گیا	188
سونے کا نرالا انداز	167	سب سے مقدس پانی	189
تیرا کھاواں میں تیرے گیت گاواں	168	ایک پیالہ 70 صحابہ	190
عاشق مدینہ کی حاضریٔ مدینہ	170	بارش برسنے لگ گئی	192
آلِ رسول کا ادب واحترام	171	یادِ نبی سرمایہ زندگی	194
کلام رضا عشق رسول کا ذریعہ	173	اعلیٰ حضرت کا چاند کو مشورہ	195

www.dawateislami.net

چاند در نبی کا بھکاری ہے	197	ہزاروں کتابیں حفظ	225
اہل حق کی پہچان احمد رضا خان	198	حیرات انگیز یادداشت	226
آغوشِ حطیم مہر مادر	200	کم عمری میں فتویٰ نویسی کا کمال	227
آقا کا روضہ اور پرنالہ کا اشارہ	201	فتاوی رضویہ کا تعارف	228
اپنے عاشق پر کرم کیا	201	فتاوی رضویہ کی خصوصیات	229
تخیل رضا واہ واہ	202	ترجمۂ قرآن کنزُالایمان	230
رَبِّ سَلِّمْ صَدائے محمد	203	فیضانِ کنزالایمان	232
اعلیٰ حضرت اور اُمیدِ رحمت	205	کنزالایمان کی خصوصیات	233
جنت اور تخیل رضا	207	مکمل زندگی کی مختصر جھلک	235
میں گدا ہوں اپنے کریم کا	208	اعلیٰ حضرت کا روزے سے عشق	240
زندگی کا اصول بنالیجئے	210	گرمی کی وجہ سے روزہ نہ چھوڑا	241
بیان 7: اعلیٰ حضرت کی سیرت کے خوبصورت پہلو	214	باجماعت نماز کا جذبہ	241
		زیادہ فائدے کو پہچانئے	242
درودِ پاک کی فضیلت	215	کیا ہم رمضانی مسلمان ہیں؟	243
ایک نام، ایک معیار	220	عشق رسول کا پیکر	244
کتابوں کا انسائیکلوپیڈیا	220	نعت گوئی کے تاجدار	246
آج بھی مرکزِ تحقیق	222	پھر اعمال میں کوتاہی کیوں؟	251
100 سے زائد علوم کے ماہر	223	ماخذ و مراجع	253

www.dawateislami.net

پہلے اسے پڑھ لیجئے

تمام تعریفیں، ساری حمد و ثنا اس اللہ پاک کے لئے ہے جس نے ہمیں بے مثال فضل و کرم سے نوازا اور سب سے بڑی دولت یعنی دولتِ ایمان سے مالامال کیا۔ اسی کی عنایت ہے کہ ہمیں اپنے حبیبِ مکرم، رحمتِ دو عالم، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پیارا امتی بنایا، جن کی غلامی ہی ہماری سب سے بڑی پہچان ہے۔ بے شمار، بے انتہا دُرُود و سلام ہو اس ہستیٔ مُبارکہ پر جن کا نام لیتے ہی دلوں میں نور بھر جاتا ہے، جن کی ذاتِ اقدس سے عشق ہمارے ایمان کی بنیاد ہے، جن کا تذکرہ ہمارے دلوں کا چین اور روحوں کا قرار ہے اور جن کی محبت میں ڈوبی ہر شخصیت ہمارے لئے صراطِ مستقیم پر چلنے کے لئے روشن مینار کی حیثیت رکھتی ہے۔ ان کے پاکیزہ غلاموں، جاں نثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم اور قیامت تک آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سچی، والہانہ محبت کرنے والے تمام عاشقانِ رسول پر تا ابد سلامتی اور رحمتیں نازل ہوں۔

تاریخ کے صفحات ایسے چراغوں سے روشن ہیں جن کی نورانی روشنی آج بھی لاکھوں دلوں کو منور کر رہی ہے۔ انھی روشن ہستیوں میں ایک ایسا عظیم نام بھی شامل ہے، جسے سنتے ہی آنکھیں بے اختیار عشقِ مصطفیٰ میں نم ہو جاتی ہیں اور زبان پر **رضا!! رضا!!** کی صدائیں جاری ہو جاتی ہیں۔ جی ہاں! میں بات کر رہا ہوں چودھویں صدی ہجری کے اس عظیم مجدد، امامِ اہلسنت، فنا فی الرسول، **عاشقوں کے امام**، اعلیٰ حضرت، مجددِ دین و ملت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی! آپ کی ذاتِ مبارکہ علم و عمل اور عشق و کردار کا ایسا حسین مجموعہ ہے جس کی مثالیں صدیوں میں کہیں جا کر ملتی ہیں۔ آپ کا ہر قول و فعل،

آپ کی ہر سانس عشقِ رسول اور دینِ حق کی خدمت کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔

آپ کا نام مبارک **احمد رضا**، والدِ گرامی کا نام **نقی علی خان** رحمۃ اللہ علیہ اور لقب مجددِ دین وملت تھا۔ آپ صرف ایک عالم یا مفتی نہیں تھے بلکہ بیک وقت فقیہ، محدث، مفسر، ادیب، شاعر، صوفی، سائنس دان اور دین کے وہ عظیم داعی ہیں جنہوں نے اپنی پوری زندگی خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت اور دین کی خدمت میں وقف کر دی۔ آپ کی ذات بے شمار خوبیوں کا گلدستہ ہے جس میں علم، عشق، تقویٰ اور عمل صالح جیسے مہکتے پھول ہیں ۔ آج بھی دنیا بھر میں لاکھوں مسلمان آپ کو **عاشقوں کے امام** کے طور پر یاد کرتے ہیں اور آپ کا فیضان نسل در نسل جاری ہے۔

الحمدللہ! دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کی برکتیں ہیں کہ مجھ جیسے خطاکار کو مدنی چینل اور مختلف اجتماعات میں بارہا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی سیرتِ مبارکہ پر کچھ عرض کرنے کی سعادت ملی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اس بے مثل اعلیٰ زندگی پر بات کرنے کی میری کیا حیثیت ہے! مجھ جیسا کم علم ان کے سمندرِ علم کی ایک بوند بھی نہیں جانتا مگر یہ آقا کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نگاہِ کرم اور اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کا فیضان ہے کہ جب بھی بیان کی سعادت نصیب ہوئی، کوشش یہی رہی کہ آپ تک ان کے عشقِ رسول کے بے مثال جلوے پہنچا سکوں، ان کے علم کے سمندر کی گہرائیوں سے چند قطرے پیش کر سکوں اور ان کے کردار کی پاکیزگی سے آپ کے دلوں کو منور کر سکوں۔

کیا کروں! اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا ہر لمحہ، ہر ادا، سراپا عشقِ مصطفیٰ اور دینِ اسلام کی خدمت کی آئینہ دار ہے، اس لئے میرا دل بے اختیار ان کا ذکر کرنے پر

آمادہ ہو جاتا ہے۔ یہ جو کچھ بھی میں نے بیان کیا، واللہ! اس میں میرا کوئی کمال نہیں بلکہ یہ تو علمائے اہلسنت کا صدقہ ہے جنہوں نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شان کو اپنی تحریروں میں سجایا۔ جتنی شان میں بیان کر پایا، وہ سب انہی بزرگانِ دین کی عطا ہے اور جو نہ کر سکا، وہ میری اپنی کوتاہی اور کم علمی کا نتیجہ ہے۔

اللہ پاک کے فضل و کرم اور نبی محترم، شفیع امم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نظرِ عنایت سے، اب میرے انہی بیانات کو کتابی شکل دے دی گئی ہے اور کتاب کا نام بھی کیا خوبصورت ہے: **عاشقوں کے امام**۔ سچ پوچھیں تو یہ نام اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ذات کا مکمل احاطہ کر لیتا ہے۔ آپ واقعی عاشقوں کے امام ہیں۔ یہ کتاب صرف صفحات کا مجموعہ نہیں بلکہ عشقِ رضا کے پھولوں کا ایک مہکتا گلدستہ ہے، جسے یکجا کر کے پیش کرنے کی ایک عاجزانہ کاوش ہے۔ جو ہر پڑھنے والے کے ایمان کو تازہ کر دے۔

اس کتاب میں آپ کو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی سیرتِ طیبہ کے مختلف گوشوں پر بیانات کا مہکتا گلستاں ملے گا۔ آپ سب سے پہلے **سیرتِ اعلیٰ حضرت** کے عنوان سے امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی ذات کا ایک عمومی اور جامع تعارف پائیں گے جو آپ کی مبارک زندگی کا مکمل احاطہ کرے گا پھر ہم آپ کے **اعلیٰ کردار** کی جھلکیاں دیکھیں گے، جہاں آپ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اخلاقی پاکیزگی، علوِ ہمت اور عملی زندگی کی سادگی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں گے۔ یقین مانیں، آپ کی **سیرت کے خوبصورت پہلو** دلوں کو اتنا مسحور کریں گے کہ بے اختیار آپ کی زبان پر سبحان اللہ! جاری ہو جائے گا۔

علم کے میدان میں تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ثانی نہیں تھا۔ آپ دیکھیں گے کہ **اعلیٰ حضرت اور علم حدیث** کے بیان میں آپ کی احادیث پر گہری بصیرت، تحقیق اور اس فن میں آپ کے کمال کو ظاہر کرے گا جو آپ کو **اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْنَ فِی الْحَدِیْث** جیسے مرتبے پر فائز کرتا ہے۔ آپ کو یہ بھی پتا چلے گا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کیسے ہزاروں احادیث کو اپنی تصانیف میں سمو دیا اور امت کو گمراہی سے بچایا۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی صرف مسجد، مدرسہ یا خانقاہ تک محدود نہیں تھی بلکہ آپ امت کے درد میں تڑپنے والے انسان تھے۔ آپ نے عملی طور پر **نیکی کی دعوت** کو عام کیا۔ گناہوں میں لتھڑے ہوئے لوگوں کو راہِ راست پر لائے، بدعقیدگی اور گمراہی کے اندھیروں کو دور کیا اور یہ سب کیسے ممکن ہوا؟ آپ کی **تصانیف** کے ذریعے! آپ نے تقریباً ایک ہزار سے زائد کتب و رسائل لکھے جو دین کے ہر شعبے، عقائد، فقہ، تفسیر، حدیث، سیرت، اخلاق اور تصوف پر مشتمل ہیں۔ یہ تصانیف آج بھی ہمارے لیے دین کا ایک انمول خزانہ ہیں۔ آپ کی **شاعری اور عشقِ رسول** کا بیان تو دلوں کو تڑپانے والا ہے، جہاں آپ کے قلم سے نکلے ہوئے ہر شعر میں عشقِ مصطفیٰ کی خوشبو مہکتی محسوس ہوگی۔

میرے پیر و مرشد، شیخ طریقت، امیر اہلسنت، عاشق اعلیٰ حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری ہماری تربیت فرماتے ہیں کہ بیان سادہ اور آسان لفظوں میں کیا جائے۔ اسی فیضانِ تربیت کی برکت ہے کہ جب بھی بیان کرنے کی سعادت ملتی ہے تو میری یہ کوشش ہوتی ہے کہ ایسی زبان استعمال کروں جو ہر خاص و عام کی سمجھ میں آسکے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کتاب میں آپ کو وہی سادہ، عام فہم اور براہ راست مخاطب کرنے والا انداز ملے گا جو

آپ میری گفتگو میں سنتے ہیں۔

یہ کتاب آپ کو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی محبت کا مزید جام پلائے گی۔ جب آپ ان کے عشقِ رسول، ان کے تقویٰ، ان کی علمی گہرائی اور دین کے لئے ان کی قربانیوں کو پڑھیں گے تو آپ کے دل میں بھی دین کی خدمت کا جذبہ پروان چڑھے گا۔ خاص طور پر، مبلغینِ اور واعظینِ کے لئے یہ کتاب ایک انمول تحفہ ہے۔ وہ جب بھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت پر بیان کرنا چاہیں گے، انھیں منظم اور جامع مستند مواد ایک جگہ مل جائے گا اور اس کتاب کے ذریعے وہ آسانی سے بہترین بیانات کر سکیں گے۔

اس کتاب کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں صرف تحریر نہیں بلکہ تقریر کا انداز شامل ہے۔ جی ہاں! اس میں ہر بیان کے ساتھ **یوٹیوب لنک** اور **QR کوڈ** بھی دیا گیا ہے۔ اس سہولت کا مقصد یہ ہے کہ خاص طور پر ہمارے مبلغینِ کرام، صرف پڑھیں نہیں بلکہ اصل بیان کو دیکھ اور سن بھی سکیں۔ اس سے آپ کو بیان کا انداز، لب و لہجہ اور الفاظ کے اتار چڑھاؤ کو براہِ راست سمجھنے میں عملی مدد ملے گی۔ یوں آپ اپنے بیانات میں مزید تاثیر اور دلکشی پیدا کر سکیں گے۔

میں اپنی پوری ٹیم کا شکر گزار ہوں جس نے میرے بیانات کو کتابی شکل دی، نوک پلک سنواری اور آپ تک پہنچانے میں اپنا کردار ادا کیا۔ اللہ پاک ان سب کی کاوشوں کو اپنی بارگاہِ عالی میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

آخر میں اللہ پاک سے عاجزانہ دعا کرتا ہوں کہ وہ **عاشقوں کے امام** کتاب کو قبولِ عام عطا فرمائے۔ اسے میرے لئے، میرے والدین، اساتذۂ کرام، پیر و مرشد اور تمام مسلمانوں

کے لئے دنیا و آخرت میں بھلائی، نجات اور مغفرت کا ذریعہ بنائے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے ہر پڑھنے والے کے دل میں عشقِ رسول کی شمع روشن ہو، انہیں سنتوں پر چلنے کی توفیق ملے اور وہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان سے خوب خوب فیض یاب ہوں۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

آپ مجھ سے اور مجھ سے جڑے دینی کاموں سے مزید رابطے میں رہنا چاہتے ہیں تو نیچے دیئے گئے Icon یا کوڈ کے ذریعے آپ باآسانی میرے سوشل اکاؤنٹس، ویب سائٹس اور موبائل ایپ تک رسائی حاصل کرسکتے ہیں۔

Click کیجئے



Scan کیجئے

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سگِ عطّار عبدُالحبیب عطاری

27 دسمبر 2013 جامع مسجد فیضان ابو درداء، نیو کراچی، پاکستان

سیرتِ اعلیٰ حضرت

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- سیرت سے سیکھئے
- ایک مبارک خواب
- اعلیٰ حضرت کا حلیہ مبارک
- تم پڑھتے نہیں بلکہ پڑھاتے ہو
- ایک امتحان اس طرح بھی
- کیا اعمال ایسے ہیں؟؟؟

نوٹ: یوٹیوب پر یہ بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو کہ یہ یومِ مشہود ہے، اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں جو بندہ مجھ پر درودِ پاک پڑھتا ہے اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ درود پڑھنے سے فارغ ہو جائے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: وَبَعْدَ الْمَوْتِ، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! یہ معاملہ کیا آپ کی حیاتِ طیبہ ہی میں رہے گا یا آپ کے پردہ فرمانے کے بعد بھی؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: بَعْدَ الْمَوْتِ میرے اس دنیا سے جانے کے بعد بھی کیونکہ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ اللہ پاک نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیائے کرام کے جسموں کو کھائے بلکہ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ [1] اللہ پاک کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق عطا کیا جاتا ہے۔

---

1 ...ابن ماجہ، 2/291، حدیث: 1637۔

www.dawateislami.net

ذرا غور کیجئے پیارے اسلامی بھائیو! یہ کتنی پیاری حدیثِ پاک ہے اور اس حدیث پاک سے ہمارا عقیدہ بھی واضح ہو گیا جبھی تو امامِ اہلسُنّت، مجددِ دین و ملت، پروانۂ شمع رسالت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

تُو زندہ ہے واللہ تُو زندہ ہے واللہ | مرے چشم عالَم سے چھپ جانے والے

تو بہر حال درود پاک پڑھتے رہنا چاہیے بالخصوص جب جمعہ کا دن آئے تو کثرت کے ساتھ درودِ پاک پڑھنے ہیں کیونکہ وہ درودِ پاک میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ آیئے! محبت کے ساتھ درودِ پاک پڑھ لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آج میرے بیان کا موضوع امام عشق و محبت، مجدد دین و ملت، پروانۂ شمع رسالت، میرے آقائے نعمت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ہیں، جن کے بارے میں سچی بات ہے کہ کیا کہا جائے اور کیا نہ کہا جائے۔ میرا گمان ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت پر بیان کرنے والا حیرت میں مبتلا ہو جاتا ہو گا کہ میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کس کس کمال پر بات کروں۔ سیرت کے کس پہلو پر بات کروں، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسی ہستی ہیں کہ جن کے جس پہلو پر بات کی جائے وہ اپنے آپ میں کمال ہوا کرتا ہے۔ شاعر لکھتا ہے:

وادی رضا کی کوہِ ہمالہ رضا کا ہے | جس سمت دیکھئے وہ علاقہ رضا کا ہے
اگلوں نے بھی لکھا ہے بہت علم دین پر | جو کچھ ہے اس صدی میں وہ تنہا رضا کا ہے

امام اہلسنّت، مجدد دین وملت رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسی عظیم ہستی ہیں جن کی زندگی کا ہر دن

یعنی زندگی کی ابتدا سے لے کر دنیا سے پردہ فرمانے تک کے واقعات عقلوں کو حیران کر دیتے ہیں بلکہ صرف زندگی ہی کیوں؟ آج بھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر جب جب غور کیا جاتا ہے تو عقل حیران ہو جاتی ہے کہ اللہ پاک نے ایک شخصیت کے اندر کیا کچھ عطا فرما دیا، میں آپ کو ایک مثال کے ذریعے سمجھاتا ہوں کہ

ایک بندہ خود ذہین ہو، فطین ہو اور اس کی ذہانت کی مثالیں دی جاتی ہوں مگر امام اہلسنّت ایسی شخصیت ہیں کہ آپ کی ذات کو سمجھنے کے لئے دنیا کے کونے کونے میں لوگ PhD کر رہے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری پر الگ PhD، اعلیٰ حضرت کے فتاویٰ پر الگ PhD، اعلیٰ حضرت کی ذہانت پر الگ PhD یعنی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو سمجھنے کے لئے اور ان کی ذات پر ریسرچ کرنے کے لئے لوگ مقالہ جات لکھتے ہیں اور جب وہ مقالے پیش کئے جاتے ہیں تو انہیں PhD کی ڈگری عطا کر دی جاتی ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ذات ایسی ہے لیکن آج کے اس بیان میں ان شاء اللہ! میری نیت ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سے پہلے کے واقعات، امام اہلسنت کے بچپن کے واقعات بتاؤں کیونکہ آج بہت سارے نوجوان یہاں موجود ہیں، بچے بھی موجود ہیں، آج میں یہ بتانے کی کوشش کروں گا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا حلیہ کیسا تھا، اعلیٰ حضرت کیسے نظر آتے تھے؟ ان شاء اللہ! آج امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا حلیہ بھی سنیں گے اور پھر آخر میں امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کی کچھ عادتیں بھی بیان کروں گا۔

سیرت سے سیکھئے

ہم عموماً بزرگوں کی سیرت کے بارے میں سنتے ہیں، بڑا خوش بھی ہوتے ہیں لیکن! کچھ لے

کر نہیں جاتے، کچھ سیکھ کر نہیں جاتے ۔ آج امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کی کچھ عادتیں سنیں گے کہ جس اللہ کے ولی سے ہمیں بے حد پیار ہے، ان کی عادتیں کیسی تھیں تاکہ ہم بھی ان عادتوں میں سے کچھ عادتوں کو اپنائیں اور اچھوں کی نقل کرنا شروع ہو جائیں کیونکہ اچھوں کی نقل وہ بھی اچھی ہوا کرتی ہے۔

ایک مبارک خواب

امام عشق و محبت، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد نے آپ کی پیدائش سے پہلے بڑا عجیب و غریب خواب دیکھا تھا اور جب خواب دیکھا تو مسرت کی انتہا نہ رہی اور اب یہ خواب اپنے والد یعنی اعلیٰ حضرت کے دادا جان کو سنایا۔ ہمیں یہ بھی یاد ہونا چاہئے کہ اعلیٰ حضرت کے والد ماجد کا نام مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ تھا اور آپ کے دادا کا نام مولانا رضا علی خان رحمۃ اللہ علیہ تھا۔

اب اعلیٰ حضرت کے والد صاحب اپنے والد صاحب کے پاس یعنی مولانا رضا علی خان رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے اور یہ خواب بیان کیا کہ میں نے ایسا ایسا خواب دیکھا ہے تو اس کی تعبیر میں اعلیٰ حضرت کے دادا جان مولانا رضا علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ خواب بہت مبارک ہے، بشارت ہو کہ اللہ پاک تمہاری پشت سے ایک ایسا فرزند صالح پیدا کرے گا جو علوم کے دریا بہائے گا۔ اس کی شہرت مشرق و مغرب میں پھیلے گی۔

جب سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ دنیا میں تشریف لائے تو آپ کے والد صاحب آپ کو دادا جان کے پاس یعنی مولانا رضا علی خان رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لے کر گئے تو مولانا

رضا علی خان نے انہیں دیکھ کر اپنی گود میں لیا اور فرمایا میرا بیٹا عالم ہو گا۔[1] چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ آپ کی ظاہری اور باطنی علوم و معارف سے ماحول پر چھائی ہوئی جہالت، نادانی اور ارتداد کی تمام تاریکیاں دور ہو گئیں اور نہ صرف ان کے انوار و تجلیات سے بریلی شریف بلکہ ہند، سندھ، عراق و افغانستان بھی اعلیٰ حضرت کے نور سے جگمگانے لگا۔

نام اور پیدائش

25 صفر المظفر تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کا دن ہے جبکہ آپ کی ولادت کا دن 10 شوال المکرم 1272 ہجری بمطابق 14 جون 1856 کو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بریلی شریف کے محلہ جسولی میں پیدا ہوئے۔ اعلیٰ حضرت کا پیدائشی نام **محمد** ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ محبت میں **امن میاں** فرمایا کرتی تھیں اور دیگر رشتے دار **احمد میاں** کے نام سے یاد فرماتے۔ آپ کے دادا جان نے آپ کا نام **احمد رضا** رکھا اور آپ کا تاریخی نام **المختار** ہے، کنیت **ابو محمد** ہے جبکہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ خود اپنے نام سے پہلے **عبد المصطفیٰ** لکھا کرتے تھے۔[2] اعلیٰ حضرت کا شعر ہے:

خوف نہ رکھ رضاؔ ذرا تو تو ہے عبدِ مصطفیٰ | تیرے لئے اَمان ہے تیرے لئے اَمان ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو کیسے کیسے القابات ملے، آج لوگ اپنے نام کے آگے خود ہی القابات لگانا شروع کر دیتے ہیں مگر امام اہلسنت وہ ہیں جن کو

1 ... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص 47۔
2 ... تجلیاتِ امام احمد رضا، ص 21۔

علمائے عرب و عجم نے، بڑے بڑے مفتیوں نے، بڑے بڑے مفکرین نے القابات سے نوازا۔ ان میں سے چند القابات پیش کرتا ہوں:

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت عظیم المرتبت امام اہلسنت مجدد دین و ملت پروانۂ شمع رسالت عالم شریعت واقف اَسرارِ حقیقت پیر طریقت رہبر شریعت پیکر علم و حکمت پیکر رُشد و ہدایت عارِف شریعت و طریقت غوّاص بحر حقیقت و معرفت تاجدارِ ولایت شیخ الاسلام والمسلمین تاج الکاملین ضیاءُ الملۃ والدین وارِثُ الانبیاوالمرسلین سراج الفقہاوالمحدثین زبدۃ العارفین والسالکین آیت من آیات اللہ رب العالمین تاج المحققین سراج المدققین حامی السنن ماحی الفتن بقیۃ السلف حجۃ الخلف مجدد اعظم۔

اور علمائے حجاز کی طرف سے کیا القاب ملے:

معرفت کا آفتاب فضائل کا سمندر بلند ستارہ دریائے زَخّار بحر ناپیدا کنار یکتائے زمانہ دین اسلام کی سعادت دائرہ علوم کا مرکز یکتائے روزگار۔

یہ ہیں میرے رضا!!!!

اعلیٰ حضرت کا حلیہ مبارک

اب آیئے! امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا کچھ حلیہ سنتے ہیں، آپ دکھتے کیسے تھے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ابتدائی عمر میں رنگ چمکدار گندمی تھا۔ چہرہ مبارک اور ہر چیز نہایت موزوں اور مناسب تھی۔ بلند پیشانی، آنکھیں بہت موضوع اور خوبصورت تھیں۔ اعلیٰ حضرت

کندھاری پٹھان تھے اور آپ کی نگاہ قدر تیز تھی جو پٹھان قوم کی خاص علامت ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ابرو وہ ہر دو ابرو کمان کے پورے مصداق تھے۔ داڑھی بڑی خوبصورت، سر مبارک پر زلفیں، جو کان کی لَو تک تھیں۔ سر مبارک پر ہمیشہ عمامہ سجا رہتا، آپ کا قد میانا تھا، آپ سفید لباس زیب تن فرمایا کرتے تھے۔[1]

مبارک ہو دعوت اسلامی والو! میرے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بھی سفید لباس پسند تھا، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بھی سفید لباس ہی پہنا کرتے تھے۔ آپ کی آواز نہایت پُر درد تھی اور کسی قدر بلند بھی تھی۔ آپ جب اذان دیتے تو سننے والے ہمہ تن گوش ہو جاتے، آپ نے ہمیشہ ہندوستانی جوتا پہنا، جسے سلیم شاہی جوتا کہتے ہیں اور آپ کی رفتار ایسی نرم کہ برابر میں چلنے والے کو بھی محسوس نہ ہوتا۔[2]

یہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر سا حُلیہ بیان کرنے کی کوشش کی ہے، اللہ پاک سے دعا ہے کہ مالکِ کریم ہمیں امام اہلِسنت رحمۃ اللہ علیہ کا بھی دیدار نصیب فرمائے۔

انوکھا بچپن

عام طور پر ہر زمانے میں بچّوں کا وُہی حال ہوتا ہے جو آج کل بچّوں کا ہے کہ 7-8 سال تک تو انہیں کسی بات کا ہوش نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ کسی بات کی تَہ تک پہنچنے کے قابل ہوتے ہیں لیکن! سَیِّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے قُربان جائیے! آپ کا بچپن بھی عام بچوں سے

1 ... مجدد اسلام، ص32۔
2 ... مجدد اسلام، ص33۔

www.dawateislami.net

مُمتاز و مُنفرد تھا۔ آپ نے جب بولنا شُروع کیا تو الفاظ کی اَدائیگی بالکل صاف تھی اَور بچوں کی طرح آپ کی زبان کَج مَج نہ تھی۔[1] قُوتِ حافِظہ کا یہ عالَم تھا کہ ساڑھے چار سال کی ننھی سی عُمر میں قرآنِ مجید ناظرہ مکمَّل پڑھ لیا تھا، آپ کو علم حاصل کرنے کا اس قَدر شوق تھا کہ بغیر کہے خود پڑھنے چلے جاتے، جُمُعہ کے دن بھی جانا چاہتے مگر والدِ مُحترم کے منع فرمانے سے رُک گئے اور سمجھ لیا کہ جُمعہ کے دن دیگر عبادات اور جُمعہ کی تیاری کرنی ہوتی ہے اس وجہ سے چھٹی ہوتی ہے، باقی 6 دن پڑھنے کے ہیں۔[2]

سبق جلدی یاد ہو جاتا

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں: میرے استاد صاحب جن سے میں نے ابتدائی کتابیں پڑھیں، ابھی تو مدرسہ شروع کیا تھا، کچھ کتابیں پڑھنا شروع کی تو ایک دو مرتبہ میں کتاب دیکھ کر بند کر دیتا اور جب سبق سنتے تو میں لفظ بہ لفظ سنا دیا کرتا۔ یہ حالت دیکھ کر استاد صاحب کو سخت تعجب ہوا، کہنے لگے: احمد میاں! یہ تو بتاؤ تم آدمی ہو یا جن ہو؟ اتنا جلدی سبق یاد ہو جاتا ہے؟ ابھی میں نے پڑھایا نہیں، تم نے سنا دینا ہے۔ اب کہتے ہیں: مجھے پڑھانے میں اتنی دیر نہیں لگتی، اس سے کم دیر میں تم یاد کر لیتے ہو، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے استاد صاحب کو کہا، خدا کا شکر ہے کہ میں انسان ہوں، اللہ پاک کا فضل و کرم شامل حال ہے۔[3]

---

1 ... فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص82۔
2 ... فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص84۔
3 ... تذکرہ امام احمد رضا، ص5۔

ننھی عمر میں عربی زبان

ساڑھے تین سال کی عمر میں کیا واقعہ ہوا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں: میں اپنی مسجد کے سامنے کھڑا تھا کہ میری عمر ساڑھے تین سال تھی، آج ساڑھے تین سال کے عمر کے بچے کو کپڑے پہننے نہیں آتے۔ اس کو اپنا پتا نہیں ہوتا جبکہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میری عمر ساڑھے تین سال تھی، ایک صاحب اہل عرب کے لباس میں میرے قریب آئے اور معلوم ہوتا تھا کہ عرب کے ہیں، انہوں نے مجھ سے عربی زبان میں گفتگو فرمائی، میں نے فصیح عربی میں ان سے گفتگو کی اور اس بزرگ ہستی کو اس کے بعد نہ دیکھا۔[1]

6 سال کی عمر میں پہلا بیان

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے 6 سال کی عمر میں پہلی تقریر کی، ربیع الاول کے مبارک مہینے میں بہت بڑے مجمع کے سامنے منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ تقریباً 2 گھنٹے تک علم و عرفان کے دریا بہائے اور ایک زبردست مدلل بیان فرمایا۔[2]

فتوی لکھ دیا

8 سال کی عمر میں کیا ہوا؟ آپ کے والد صاحب کی غیر موجودگی میں کہیں سے وراثت کا ایک سوال آگیا۔ جو علماء اور مفتیان کرام کو جواب لکھنا ہوتا ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

1 ... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص 49۔
2 ... فیضان اعلیٰ حضرت، ص 85۔

نے دیکھا، آپ نے اس کا جواب تحریر کر دیا۔ ابھی 8 سال کی عمر ہے، والد صاحب آئے تو جب وہ جواب دیکھا تو ارشاد فرمایا، معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ امن میاں یعنی اعلیٰ حضرت نے لکھا ہے، ان کو ابھی نہیں لکھنا چاہیے تھا، عمر چھوٹی ہے پھر خود فرماتے ہیں کہ ہمیں اس جیسا کوئی بڑا لکھ کر دکھائے تو ہم جانیں[1] یعنی ایسا شاندار جواب لکھا ہے کہ کوئی بڑا بھی ایسا نہیں لکھ سکتا۔

8 سال کی عمر میں عربی شرح لکھی

اب وہ اسلامی بھائی جو اسلامی کتب سے شغف رکھتے ہیں، وہ جانتے ہوں گے **ہدایۃ النحو** یہ درس نظامی کی ابتدائی کتابوں میں سے ایک کتاب ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے 8 برس کی عمر میں فن نحو کی مشہور کتاب **ہدایۃ النحو** پڑھی اور خداداد علم کے زور کا عالَم یہ تھا کہ اس ننھی سی عمر میں ہدایۃ النحو کی عربی شرح لکھ دی۔[2]

تم پڑھتے نہیں بلکہ پڑھاتے ہو

اب 10 سال کی عمر شریف تھی، آپ اپنے والد صاحب سے **مُسَلَّمُ الثُّبُوت** پڑھتے ہیں، یہ بھی درس نظامی میں پڑھائی جاتی ہے، بڑی مشکل کتاب ہے۔ والد صاحب پڑھا رہے تھے، والد صاحب کی تحریر کردہ ایک جگہ پر اعتراض نظر آیا، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس اعتراض کو رفع فرمایا اور متن کی ایسی تحقیق فرمائی کہ سِرے سے اعتراض ہی نہ رہا۔ اب جب دوسرے دن یا کچھ دنوں کے بعد آپ کے والد صاحب نے وہ کتاب اٹھائی اور اس پر

1 ... فیضان اعلیٰ حضرت، ص85۔
2 ... فیضان اعلیٰ حضرت، ص86۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا متن کے اوپر حاشیہ تھا وہ پڑھا تو اتنی مسرت ہوئی کہ اٹھ کر اعلیٰ حضرت کو سینے سے لگالیا اور فرمایا: تم مجھ سے پڑھتے نہیں ہو بلکہ مجھے پڑھاتے ہو۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اب یہ وہ باتیں ہیں، جیسا کہ میں نے کہا کہ شروع دن سے ہی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ حیران ہی کر رہے تھے۔ امام اہلسنت ابھی تو اس مقام پر نہیں تھے جس رضا کے بارے میں ہم پڑھتے ہیں۔ جن کی کتابیں، جن کی شاعری، جن کے واقعات پڑھتے ہیں ابھی تو میں صرف 8-10 سال کی عمر تک کے واقعات سنا رہا ہوں، ذرا سوچیں کہ اللہ پاک نے کیا زبردست شخصیت ہمیں عطا فرمائی۔

بچپن میں خوف خدا

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا خوفِ خدا کا عالم سماعت فرمایئے، پہلا روزہ رکھا، گرمیوں کے دن ہیں، دوپہر کا وقت ہے، والد صاحب نے دیکھا کہ چہرہ بالکل مرجھا سا گیا ہے، پیاس بڑی لگی ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد آپ کو ایک کمرے میں لے گئے، اب اندر کمرے میں ٹھنڈی فیرنی کا پیالہ اٹھایا اور کہا بیٹا یہ کھالو۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میرا تو روزہ ہے، والد ماجد نے فرمایا کہ بچوں کے روزے ایسے ہی ہوتے ہیں، کھالو کوئی نہیں دیکھ رہا۔ امام اہلسنت نے کیا فرمایا!!! والد ماجد سے عرض کی: جس کا روزہ رکھا ہے وہ تو دیکھ رہا ہے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! آپ ذرا سوچیں، ایک بچہ پیاسا ہے، والد صاحب کہہ رہے ہیں

1 ...فیضان اعلیٰ حضرت، ص86۔
2 ...حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص51۔

کہ کھالو۔ وہ بچہ کہتا ہے، جس کا روزہ رکھا ہے وہ تو دیکھ رہا ہے۔ جب آپ کے والد صاحب نے یہ سنا تو آب دیدہ ہو گئے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد نے خدا کا شکر کچھ اس طرح ادا کیا ہو گا: خدا کے عہد کو یہ بچہ کبھی فراموش نہیں کرے گا۔ جس کو بھوک پیاس کی شدت، کمزوری، کم سنی میں بھی ہر فرض کی فرضیت سے پہلے وفائے عہد کی فرضیت کا اتنا لحاظ ہے، وہ آگے جا کر بھی رب کے وعدوں کو نہ توڑے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! اب یہاں مجھے اور آپ کو کیا میسج مل رہا ہے؟ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ تو بچپن سے سوچ رہے ہیں کہ رب دیکھ رہا ہے اور میں اور آپ گناہ کرتے وقت یہ کیوں بھول جاتے ہیں؟ اللہ پاک کی نافرمانی کے وقت یہ خیال کدھر جاتا ہے؟ حالانکہ ہم میں سے بھی اکثریت روزے رکھتے ہیں، یہ رمضان ہمیں بہت سارے پیغام دیتا ہے۔ جو بھی روزے رکھتے ہیں اگر آپ کو بھی افطار سے پہلے کسی کمرے میں بند کر دیا جائے اور ٹھنڈا پانی دیا جائے تو آپ بھی نہیں پئیں گے۔ الحمد للہ! مسلمان کا یقین ہوتا ہے کہ میں نے جس رب کے لئے روزہ رکھا ہے وہ دیکھ رہا ہے۔

ذرا سوچئے تو سہی! اگر روزہ نہ ہوتا تو یہ سب کھانا پینا ہمارے لیے حلال ہوتا۔ ہم نے یہ حلال چیزیں اس لئے چھوڑ دی ہیں کہ اللہ دیکھ رہا ہے تو پھر حرام کام کرتے وقت یہ خیال کیوں نہیں آتا کہ اللہ دیکھ رہا ہے؟ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بچپن کا واقعہ مجھے اور آپ کو پکار پکار کر پیغام دے رہا ہے کہ جب بھی گناہ کا ارادہ کرو، چاہے کمرہ بند ہو، چاہے اندھیرا ہو، چاہے دنیا میں کوئی نہ دیکھ رہا ہو، یہ خیال رکھنا کہ **رب دیکھ رہا ہے** اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات اپنے ایک بہت خوبصورت کلام میں کی ہے، آپ لکھتے ہیں:

راہ پُرخار ہے کیا ہونا ہے | پاؤں افگار ہے کیا ہونا ہے
چھپ کے لوگوں سے کیے جس کے گناہ | وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سمجھا رہے ہیں کہ لوگوں سے چھپ کر گناہ مت کرنا کیونکہ جس کے گناہ کیے ہیں ناں **وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے**۔

کل تو دیدار کا دن اور یہاں | آنکھ بے کار ہے کیا ہونا ہے

فرماتے ہیں: کل نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار کرنا ہے اور یہاں گندی گندی چیزیں دیکھ کر آنکھ بیکار کر دی ہے۔

کام زِنداں کے کیے اور ہمیں | شوقِ گلزار ہے کیا ہونا ہے

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: جہنم میں جانے والے کام کرتے ہو اور تمنا، شوق جنت میں جانے کا رکھتے ہو؟ پھر کیا ہو گا؟ یہاں اگر کوئی گناہ کرتا ہے، کوئی جرم کرتا ہے، کوئی خطا کرتا ہے، تو کہتا ہے مجھے کوئی نہ دیکھے۔ میرے والد کو پتا نہ چلے، میرے بڑے بھائی کو پتا نہ چلے، میرے دوست نہ دیکھ لیں اگر کوئی دیکھ لیتا ہے تو بندہ کہتا ہے: نہیں!! نہیں!! میں نے نہیں کیا۔ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے، نہیں جناب!! میں یوں نہیں یوں کر رہا تھا۔ آپ نے کچھ اور سمجھ لیا۔ بندہ بات بناتا ہے، سمجھا لیتا ہے، سامنے والا بعض اوقات بیوقوف بن بھی جاتا ہے۔ امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

واں نہیں بات بنانے کی مجال

وہاں بات نہیں بنے گی کہ یا اللہ! میں نے نہیں کیا تھا، نہیں!! نہیں!! میں نہیں تھا، میں نے نہیں کیا۔

واں نہیں بات بنانے کی مجال | چارہ اِقرار ہے کیا ہونا ہے

بلکہ وہاں تو ماننا پڑے گا کہ مولا! میں نے کیا ہے۔ امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ان کو رَحم آئے تو آئے ورنہ | وہ کڑی مار ہے کیا ہونا ہے

وہاں اگر نہ مانی گئی، ہمارے گناہ معاف نہ ہوئے تو بڑی مار ہے۔

لے وہ حاکِم کے سپاہی آئے | صبح اِظہار ہے کیا ہونا ہے
گھر بھی جانا ہے مُسافر کہ نہیں | مت پہ کیا مَار ہے کیا ہونا ہے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہمیں سمجھا رہے ہیں: یہ دنیا گھر نہیں بلکہ آخرت گھر ہے، اے مسافر! تو دنیا میں مسافر ہے، اپنے گھر کو کیوں بھول بیٹھا ہے۔

گھر بھی جانا ہے مُسافر کہ نہیں | مت پہ کیا مَار ہے کیا ہونا ہے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات سے ہمیں ایک پیغام اور بھی ملتا ہے۔ اے دنیاداروں کے پیچھے بھاگنے والو!، اے مال داروں کی جوتیاں اٹھانے والو!، اے لوگوں کے آگے پیچھے گھومنے والو! ان کے پیچھے کیوں جاتے ہو؟ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اُس گلی کا گدا ہوں میں جس میں

ارے اس در کے گدا کیوں نہیں بن جاتے؟ کہ جہاں،

مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

ارے اس گلی کے گدا تو تاجدار ہیں، وہاں تاجدار جا کر جھولیاں پھیلاتے ہیں۔ ہم تو اس نبی کے غلام ہیں تو پھر دنیا والوں کے پیچھے کیوں جاتے ہیں؟ ایک اور شاعر لکھتے ہیں:

کسی کا احسان کیوں اٹھائیں کسی کو حالات کیوں بتائیں
تم ہی سے مانگیں گے تم ہی دوگے تمہارے در سے ہی لو لگی ہے

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ سے لو لگائے رکھو۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ٹکڑے مانگا کرو۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جِھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صَدقہ تیرا
تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا در تو وہ ہے جہاں

سرکار میں نہ "لا" ہے نہ حاجت "اگر" کی ہے

مانگیں تو سہی، ان کی دربار میں تو منع ہے ہی نہیں۔

نکالا کب کسی کو بزمِ فیض عام سے تم نے | نکالی ہے تو آنے والوں کی حسرت نکالی ہے

جو آیا ہے میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس کی جھولی بھری ہے اور اسی آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے در پر سر نہیں جھکاتے!!! اسی آقا کی بارگاہ سے لو نہیں لگاتے!!! اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ در وہ ہے کہ جہاں کی بھیک بھی پیاری ہے۔

لب وا ہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں
کتنے مزے کی بھیک ترے پاک دَر کی ہے

منگتا کا ہاتھ اُٹھتے ہی داتا کی دَین تھی
دُوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

میرے رضا سے پوچھئے کہ اگر مانگنا ہے تو کس سے مانگیں؟ کہتے ہیں:

واہ کیا جُود و کرم ہے شہِ بَطحا تیرا | نہیں سُنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

کتنے مزے کی بھیک ترے پاک دَر کی ہے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اشعار ایسے ہی نہیں لکھ دیئے بلکہ احادیث سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے کیا کیا نہیں مانگتے تھے، ایک صحابی آئے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! بارش نہیں ہو رہی، ہم فاقے میں ہیں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! ہمارے جانور پیاسے مر رہے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا سوچئے تو سہی کہ بارش چاہیے تھی اور کس کے دربار میں آرہے ہیں؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دربار میں۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ نہ کہا کہ میرے پاس کیوں آئے ہو؟ مجھ سے کیوں مانگ رہے ہو؟ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ہاتھ اٹھایا، دعا مانگی۔ صحابی فرماتے ہیں:

دعا ختم نہیں ہوئی، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم منبر پر موجود ہیں، گھنگھور گھٹائیں آتی ہیں، کالے بادل آتے ہیں اور ایسی بارش ہوتی ہے کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی داڑھی مبارک بارش سے گیلی ہو جاتی ہے۔[1]

1 ...بخاری، 1/321، حدیث: 933۔

تھوڑے دنوں کے بعد وہی صحابی پھر آتے ہیں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! بارش بہت ہو گئی، بارش کا کچھ کیجئے۔ اب تو ہماری چیزیں ڈوبنے لگ گئی ہیں، ہماری فصلیں خراب ہو رہی ہیں۔ بارش چاہیے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دربار میں، بارش رکوانی ہے تو نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دربار میں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے پھر مبارک ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی، اشارہ فرمایا: ہم پر نہیں بلکہ مدینے کے اطراف پر، صحابی فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بادل کی جس سمت بھی اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے تو بادل ہٹ جاتے تھے۔ پورا مدینہ حوض کی طرح ہو گیا، اب مدینے کے اوپر بارش نہیں ہو رہی تھی بلکہ مدینے کے اطراف میں بارش برس رہی تھی اور ایک ماہ تک بہتی رہی اور جس طرف سے کوئی شخص آتا تھا وہ بارش کی کثرت کی خبر دیتا تھا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اختیار ہے، یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی قدرت ہے، زمین پر رہ کر آسمان پر اشارہ فرمائیں تو بادل کٹ جایا کرتے۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جن ہاتھوں کو اٹھائیں آسمان سے جل تھل برسنا شروع ہو جائے۔

نہیں سُنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

ایک جنگ کے موقع پر حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ باہر آگئی، کسی کی آنکھ باہر آجائے یا چوٹ آجائے تو وہ ڈاکٹر کی طرف دوڑتا ہے، اسپتال جاتا ہے مگر صحابی نبی پاک

1 ... بخاری، 1/321، حدیث: 933۔

www.dawateislami.net

صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس آتے ہیں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آنکھ باہر آگئی ہے۔ اللہ! اللہ! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تو دیکھئے جو مانگنا ہے نبی کے در سے مانگتے ہیں۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دم کیا، لعاب لگایا، واپس آنکھ اپنی جگہ لگاتے ہیں۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، پہلے اس آنکھ سے اچھا نظر آتا تھا اب جس آنکھ کو نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے لگایا ہے اس سے زیادہ اچھا نظر آنے لگ گیا ہے۔[1]

اعلیٰ حضرت کیا لکھتے ہیں:

نہیں سُنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

اعلیٰ حضرت کی مدینے سے محبت

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے عشق رسول پر تو کیا کیا بیان کریں، امام اہلسنت کا عشق رسول ایسا تھا کہ جب کوئی مدینہ پاک سے آتا آپ اس کے قدم چوم لیا کرتے تھے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ 23 سال کی عمر میں خود حج پر گئے۔ پہلا سفر 23 سال کی عمر میں کیا۔ امام اہلسنت جب حج پر گئے تو آپ کا مکمل حج ادا ہو گیا تو اب مدینے جانا ہے، عاشق بیتاب ہے، 23 سال کی عمر میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے وہ کلام لکھا:

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا رَوضہ دیکھو | کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

زیرِ میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے

میزابِ رحمت سے چھینٹے گرے ہوں گے، بڑے کرم کے چھینٹے اٹھا لیے۔

---

1 ...شرح الزرقانی، 2/432۔

زیرِ میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے | ابرِ رحمت کا یہاں زور برسنا دیکھو
خُوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ | قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو

کر چکی رفعتِ کعبہ پہ نظر پرَوازیں

غور سے سنئے گا! اگر شعر کا مطلب سمجھ آگیا تو پھر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے اور پیار بڑھ جائے گا۔ کیا کہتے ہیں:

کر چکی رفعتِ کعبہ پہ نظر پرَوازیں

اے حاجیو! آپ کی آنکھیں وہ کعبے کی رفعت، کعبے کی چھت، کعبے کی بلندی کو دیکھ چکی،

ٹوپی اب تھام کے خاکِ درِ والا دیکھو

شعر کا مطلب: خاک در والا کا مطلب حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے در کی مٹی ہے۔ اب مٹی دیکھنے کے لئے تو سر جھکانا پڑتا ہے۔ مٹی تو نیچے ہوتی ہے ناں؟ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میرے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے در کی خاک کا رتبہ اتنا اونچا ہے کہ اسے دیکھنے کے لئے بہت اونچا دیکھنا پڑے گا اور جب اونچا دیکھو گے تو ٹوپی گر جائے گی۔ عام طور پر ایسا ہی ہوتا ہے جب اونچا دیکھتے ہیں تو ٹوپی گر جاتی ہے ناں؟ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اگر خاکِ درِ والا کا رتبہ دیکھنا ہے ناں تو ٹوپی تھام لو کیونکہ بہت اونچا دیکھنا پڑے گا۔

اب غور سے دوبارہ شعر سنیں:

کر چکی رفعتِ کعبہ پہ نظر پرَوازیں | ٹوپی اب تھام کے خاکِ درِ والا دیکھو

یہ ہے میرے رضا کا عشق۔ اللہ پاک ہم سب کو مکہ پاک کی بار بار حاضری عطا فرمائے۔ ان شاء اللہ! جب مکے میں جائیں گے تو میزابِ رحمت یہ پرنالا ہے جو اسی سمت ہے جہاں

میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا روضۂ انور ہے۔ اعلیٰ حضرت کا عشق ہے، کہتے ہیں:

غور سے سُن تو رضاؔ کعبہ سے آتی ہے صَدا
میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو

یہ کعبہ خود کہہ رہا ہے کہ

میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مدینہ پاک پہنچے، باادب حاضری دی اور واپس آگئے۔ مدینہ کی یاد میں تڑپتے رہے، کبھی لکھتے ہیں:

بھینی سُہانی صبح میں ٹھنڈک جِگر کی ہے | کلیاں کھلیں دِلوں کی ہوا یہ کِدھر کی ہے
کالک جبیں کی سجدۂ در سے چھڑاؤ گے | مجھ کو بھی لے چلو یہ تمنّا حجر کی ہے

ہاں ہاں رہِ مَدینہ ہے غافِل ذرا تو جاگ
اَو پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

اب مدینہ پہنچنے والے کو کیا فرمارہے ہیں؟

معراج کا سماں ہے کہاں پہنچے زائرو! | کُرسی سے اُونچی کُرسی اسی پاک گھر کی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کی طرف اشارہ کر رہے ہیں، میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: تم میں سے جس سے ہو سکے مدینے میں مرے کہ جو مدینے میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔[1] کیا لکھتے ہیں:

1 ...ترمذی، 5/483، حدیث: 3943۔

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہرِ شفاعت نگر کی ہے

باتیں بہت ساری ہیں، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری پر تو بولتے جائیں، آپ کی رات گزر جائے گی مگر دل نہیں چاہے گا کہ بیان کو ختم کیا جائے لیکن وقت کافی ہو چکا ہے۔

بارگاہِ رسالت میں مقبولیت

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مدینہ پاک کے کیسے دیوانے ہیں اور بارگاہِ رسالت کی کیسی مقبول ہستی ہیں کہ جب آپ نے 25 صفر المظفر کو دنیا سے پردہ فرمایا، تو ایک شامی بزرگ تھے، انہوں نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا خواب میں دیدار کیا اور جب خواب میں دیدار کیا تو وہ نہیں جانتے تھے کہ اعلیٰ حضرت کون ہیں تو انہوں نے دیکھا کہ بارگاہِ رسالت میں کسی کا انتظار ہو رہا ہے۔ شامی بزرگ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! کس کا انتظار ہو رہا ہے؟ ارشاد فرمایا: آج بریلی میں احمد رضا کا انتقال ہوا ہے، ہمیں احمد رضا کا انتظار ہو رہا ہے۔

وہ شامی بزرگ جاگے، وہ نہیں جانتے تھے کہ یہ احمد رضا کون ہے؟ انہوں نے ہند کا سفر کیا، بریلی شریف پہنچے اور آکر پوچھا یہاں کوئی احمد رضا نامی بزرگ تھے؟ کہا: ہاں! ان کا پچھلے دنوں انتقال ہوا ہے۔ کہا: کب انتقال ہوا؟ کہا: 25 صفر کو انتقال ہوا۔ کس وقت انتقال ہوا؟ کہا: فلاں وقت انتقال ہوا، حساب لگایا یہ وہی وقت تھا جب ان بزرگ کو دربارِ رسالت کی زیارت ہوئی تھی اور بارگاہِ رسالت میں احمد رضا کا انتظار ہو رہا تھا۔[1]

1 ... تذکرۂ امام احمد رضا، ص19۔

www.dawateislami.net

مولانا ضیاء الدین قطب مدینہ

پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مرتبہ ہے۔ اعلیٰ حضرت دنیا سے پردہ فرما گئے، یہ بھی پتا ہونا چاہیئے کہ ہمارے دادا پیر کون ہیں؟ مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ جنہیں **قطب مدینہ** بھی کہا جاتا ہے، یہ ہمارے دادا پیر ہیں کیونکہ ہمارے شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری کے پیر صاحب ہیں اور ان کے پیر صاحب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار شریف کہاں ہیں؟ آپ کا مزار شریف مدینہ منورہ میں ہے۔ 77 برس مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ رہے اور جنت البقیع میں ان کا مزار ہے۔ امیر اہلسنت لکھتے ہیں:

میرے مُرشِد نے گزارے ہیں مدینے میں برس
اُن کی رحمت سے سَتَّر سبز گُنبد دیکھ کر

ہم صلوۃ وسلام میں پڑھتے ہیں:

جن کی باب مجیدی میں چمکی ضیاء

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ضیاء جو بابِ مجیدی میں چمکی ان سے مراد یہی مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ اب ایک خوبصورت بات بتاؤں:

بعد وصال مدینے میں حاضری

مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا مکان وہ باب مجیدی جو مسجد نبوی شریف کا دروازہ ہے اس کے ساتھ تھا اور آج وہ مکان مسجد نبوی میں شامل ہو چکا ہے تو بہر حال مولانا ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے وصال فرمانے کے بعد میں

مواجہہ شریف کے قریب گیا، میں نے دیکھا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ آئے ہوئے ہیں، میں بڑا خوش ہوا کہ امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ یہاں پر آئے ہوئے ہیں؟ پھر کہتے ہیں: میں تھوڑا قریب گیا تو نظر نہیں آئے پھر دور آیا پھر مجھے نظر آئے۔ تین بار ایسا ہوا کہ میں ملاقات کے لئے قریب جاتا تو نظر نہیں آتے۔ دور جاتا تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نظر آجاتے پھر خود ہی فرمایا: میں سمجھ گیا کہ یہ محبوب اور محب کا معاملہ ہے۔ میں اس میں خلل نہ ہی دوں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا یہ تعلق تھا بلکہ آج بھی ہے۔ اعلیٰ حضرت وہ ہستی ہیں کہ اگر کوئی چاہتا ہے کہ میں اپنے اندر عشق رسول پیدا کروں، اگر کوئی چاہتا ہے کہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا سچا دیوانہ بن جاؤں، اگر کوئی چاہتا ہے کہ میں عالم دین بن جاؤں، میں علم حاصل کرلوں، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سب کو عطا فرماتے ہیں۔ ان کی سیرت کا مطالعہ کیجئے۔ ان کے نقش قدم پر چلئے۔

الحمدللہ! آج کے دور میں ایک ایسی تحریک، ایک ایسی تنظیم جو مسلک اعلیٰ حضرت کے پرچم کو بلند کرنے نکل پڑی ہے۔ الحمدللہ! میرے شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری نے اس تحریک کی بنیاد ڈالی۔ امیر اہلسنت سچے عاشق اعلیٰ حضرت ہیں اور آپ نے ہمیں بھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے وابستہ کیا ہے۔ آپ سب سے گزارش

1 ...بریلی سے مدینہ، ص 3۔

www.dawateislami.net

ہے کہ اعلیٰ حضرت کے مسلک پر زندگی بھر عمل کرنے کی کوشش کیجئے۔ اللہ پاک ہمیں مسلک اعلیٰ حضرت پر استقامت عطا فرمائے۔ مسلک اعلیٰ حضرت پر ہی ہمیں موت عطا فرمائے اور قیامت کے دن اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے چاہنے والوں میں ہمیں اٹھنا نصیب عطا فرمائے۔

سیرتِ اعلیٰ حضرت اپنایئے

اب یہاں آخر میں یہ عرض کرتا چلوں گا کہ اچھی اچھی باتیں تو بہت ہوئیں اور جو نیک لوگوں کی باتیں ہوتی ہیں یقیناً اللہ پاک کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے مگر ہمیں ان کی سیرت سے کچھ سیکھنا بھی ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کوئی نماز قضا نہیں کرتے تھے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ باجماعت نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ آیئے! نیت کیجئے کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں ہم سب دعا کرتے ہیں اور یہ بھی نیت کر لیں کہ آج جو بھی اچھی نیتیں کریں گے اس کا ثواب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پیش کریں گے۔ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی، رمضان کے پورے روزے رکھیں گے، فلمیں ڈرامے نہیں دیکھیں گے، گانے باجے نہیں سنیں گے، پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنتوں پر بھرپور عمل کریں گے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ایک پیغام اور بھی دیا ہے فرماتے ہیں:

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضاؔ

کیا کہتے ہیں:

جو نہ بُھولا ہم غریبوں کو رضاؔ | یاد اُس کی اپنی عادَت کیجیے

کہتے ہیں: آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تو ہمیں نہیں بھولے مگر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بھول گئے ایسا مت کیجئے بلکہ اُن کی یاد اور بڑھایئے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم وہ ہیں جب دنیا میں تشریف لائے تو رب ھب لی امتی فرمایا، جب میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم معراج کی شب گئے، تب ہمیں یاد رکھا، راتوں کو جاگ جاگ کر سجدے کر کر کے ہمیں یاد رکھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو قبر انور میں رکھا جا رہا تھا، مبارک لبوں کو جنبش ہو رہی تھی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کان قریب لے گئے تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم امت کو یاد کر رہے تھے۔

جو نہ بُھولا ہم غریبوں کو رضاؔ | یاد اُس کی اپنی عادَت کیجیے

ایک امتحان اس طرح بھی

پیارے اسلامی بھائیو! غور کر لیجئے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم اپنے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بھول گئے ہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ ہم اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تعلیمات کو بھول گئے ہیں؟ آپ کے سر ہل رہے ہیں کہ نہیں بھولے ہیں، چلیں ایک امتحان کر لیتے ہیں۔ ٹھیک ہے ناں؟ زبانی دعویٰ تو اپنی جگہ ہے، ہم نہیں بھولے ہیں، لیکن عملی طور بھی تو پتہ چلے ناں کہ بھولے ہیں کہ نہیں بھولے؟ اپنے آپ کو آج آئینے کے سامنے کھڑا کر سوال کیجئے گا کہ میں نبی کا غلام نظر آتا ہوں یا نہیں؟ اگر چہرہ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنت والا ہے، اگر لباس میرے آقا کی سنتوں والا ہے، اگر بول چال کا انداز نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے غلاموں والا ہے۔ کھانا، پینا، کاروبار، فیملی، یہ سارے معاملات

اگر سنت کے مطابق ہیں، تو ٹھیک ہے کہ آپ نے اپنے نبی کو یاد رکھا ہے۔ لیکن! عادتیں آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دشمنوں والی ہیں۔ لباس نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دشمنوں والا ہے۔ چہرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دشمنوں والا ہے۔ زبان پر سلام نہیں۔ دورانِ گفتگو ان شاء اللہ! ماشاء اللہ! نہیں بلکہ گالی گلوچ ہے۔

کاروبار میں حرام کمارہا ہوں۔ گھر میں فلموں ڈراموں کا ماحول ہے۔ فیشن والی زندگی گزار رہا ہوں۔ شادی کے موقع پر سارے خرافات میرے گھر میں ہوتے ہیں تو پھر یہ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سچی غلامی نہیں ہے پھر تو یہ خالی زبانی دعویٰ ہوا۔ یہ دھوکا ہے کہ میں نہیں بھولا، جناب!!! ہم بھول گئے۔ جی ہاں!!! بھول رہے ہیں مگر وہ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نہیں بھول رہے۔ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنتوں کو بھول رہے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ یہی تو جھنجھوڑ رہے ہیں کہ

جو نہ بُھولا ہم غریبوں کو رضاؔ | یاد اُس کی اپنی عادت کیجیے

میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: میری امت کے اعمال میری بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں، جب اپنی امت کی نیکیاں دیکھتا ہوں تو اللہ پاک کی بارگاہ میں شکر بجالاتا ہوں اور جب اپنی امت کے گناہ دیکھتا ہوں تو افسردہ ہو جاتا ہوں۔ استغفار پڑھتا ہوں۔[1] گویا میری اور آپ کی کارکردگی، میری اور آپ کی رپورٹ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں پیش ہوتی ہے۔ اور ایک دن ملاقات بھی ہونی ہے۔ اب ایک مثال کے

1 ...زرقانی علی المواھب، 7/373۔

www.dawateislami.net

ذریعے سمجھئے:

اب اعمال اچھے کر لیجئے

ایک شخص کا کوئی دوست آئے اور آ کر کہے: یار! تمہارا بچہ بڑا بد تمیز ہے۔ آپ نے اپنے بچے کی تربیت نہیں کی؟ روڈ پر گالیاں دیتا ہے، لوگوں کو پتھر مارتا ہے، پورے محلے کا جینا حرام کر دیا ہے اور اس کے بعد وہ بچہ بھی والد کے سامنے آ جائے، سچ بتایئے والد صاحب کو اس بچے پر غصہ آئے گا یا نہیں آئے گا؟ باب تو یہی کہے گا: بیٹا! تم نے تو میرا نام برباد کر دیا ہے۔ سارے لوگ تمہاری وجہ سے مجھے بُرا بھلا کہہ رہے ہیں۔

اسی طرح کسی کے بارے میں کوئی شخص آ کر کہے کہ جناب! ماشاء اللہ! آپ کا بیٹا کیا نیک سیرت ہے، کیا آپ نے بچے کی تربیت کی ہے۔ پورے محلے میں آپ کے بچے کے ڈنکے ہیں۔ نماز جماعت سے پڑھتا ہے، سب سے عزت سے ملتا ہے، ہمیشہ مسکرا کر ملتا ہے، بڑوں کو ادب کرتا ہے، آپ نے اپنے بچے کی شاندار تربیت کی ہے۔ اب وہ بیٹا بھی سامنے آ جائے تو باپ کیا کرے گا؟ ظاہر ہے سینے سے لگالے گا کہ میرا بیٹا! تم نے میرا نام روشن کر دیا ہے۔

کیا اعمال ایسے ہیں؟؟؟

یہ مثال ذہن میں رکھنا۔ اب فرشتہ یہ خبر پہنچائے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ کا ایک غلام ہے کراچی میں رہتا ہے مگر نماز نہیں پڑھتا۔ آپ کا ایک غلام ہے، کہتا ہے کہ آپ کا غلام ہوں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! مگر وہ حرام کماتا ہے۔ آپ کا ایک امتی ہے جو شراب پیتا ہے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ کا ایک امتی ہے، وہ کہتا ہے کہ

آپ کا امتی ہوں مگر سود کا کاروبار کرتا ہے۔ معاذ اللہ! آپ کا ایک امتی ہے، بدکاری کرتا ہے، اس نے نامحرم لڑکیوں سے دوستیاں رکھی ہے، فرشتہ خبر پہنچا رہا ہے۔ اب بتایئے! جس کی خبر ایسی پہنچ رہی ہے اور جب اس کی ملاقات نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے ہوگی اور آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے چہرہ پھیر لیا تو؟ پھر کوئی بچنے کا چانس ہے؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شفاعت کے بغیر ہمارا کوئی چارہ ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! ایسے بندے کے بارے میں ذرا سوچئے تو سہی کہ جس کے بارے میں فرشتہ یہ خبر لے کر جائے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ کا ایک امتی کراچی میں رہتا ہے، پانچ وقت کی نماز باجماعت پڑتا ہے۔ اس کو لوگوں نے بڑا ستایا مگر آپ کی سنت کی خاطر عمامہ سجایا۔ اس کو لوگوں نے بڑے طعنے بھی دیئے مگر یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! چہرے پر آپ کی سنت داڑھی سجاتا ہے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! اس کے سامنے بھی بے حیائی کے مناظر آتے ہیں مگر اسے آپ کی نیچی نگاہیں یاد آجاتی ہیں، وہ نگاہیں جھکا لیتا ہے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! آپ کا ایک امتی ہے جس کے سامنے حرام روزی آتی ہے مگر وہ آپ کے فرمان کو یاد کر کے حرام کو ٹھکرا کر حلال کماتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! سچ بتایئے جب ایسا امتی نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دربار میں پیش ہوگا تو بہت امید ہے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سینے سے لگالیں گے۔ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے ساتھ جنت میں لے جائیں گے۔ اب آپ فیصلہ کیجئے کہ منہ دکھانے جیسا رکھنا ہے یا ایسے جانا ہے کہ کچھ دکھانے جیسا نہ ہو۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا یہ پیغام یاد

رکھنا:

جو نہ بُھولا ہم غریبوں کو رضاؔ | یاد اُس کی اپنی عادَت کیجیے

اللہ کریم سے دعا ہے کہ مالک کریم ہمیں آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سچی غلامی عطا فرمائے اور یہ تمام باتوں کو یاد رکھنے کے لئے، عمل کرنے کے لیے دعوت اسلامی کا دینی ماحول آپ کے سامنے ہے، آیئے !اس دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔ دعوت اسلامی کے اجتماعات میں شرکت کیجئے۔ قافلوں میں سفر کیجئے۔ مدنی چینل خود بھی دیکھئے، اپنے گھر والوں کو بھی دکھایئے۔ ان شاءاللہ! اگر یہ پیغام بار بار سنیں گے تو دل صاف ہو ہی جائے گا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

اے رضاؔ ہر کام کا اِک وقت ہے | دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا

اللہ پاک ہم سب کو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبد الحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے "یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس" پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔



21جون، 2018 عالمی مدنی مرکز فیضان، کراچی، پاکستان

اعلیٰ حضرت کا اعلیٰ کردار

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- صفر المظفر ماہِ رضا ہے
- عبادت کیجئے تکبر نہیں
- خود کو برتر نہیں کمتر سمجھئے
- سب کے بھلے میں اپنی خیر
- مفلس کون ہے؟
- بزرگوں سے ایک گزارش

نوٹ: یوٹیوب پر یہ بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

درودِ پاک کی فضیلت

کعبے کے بدر الدجیٰ، طیبہ کے شمس الضحیٰ، دافع جملہ بلا، شافع یومِ جزا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ثَلَاثَۃٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ تَحْتَ عَرْشِ اللّٰہِ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّہٗ[1] قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا۔ 3 شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔

جو قیامت کے دن اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے ان خوش نصیبوں کا کئی احادیث میں الگ الگ انداز سے تذکرہ ہے۔ سخت گرمی اور تپتی دھوپ میں بغیر سائے کے کھڑے ہوں تو شاید 5 منٹ کے بعد ہم پسینے سے بھیگ جائیں اور کھڑا نہ رہا جائے مگر قیامت کے دن تو زمین تانبے کی ہو گی، سورج سوا میل پر ہو گا، یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ اس دن گرمی کتنی ہو گی۔ اَلعَطَشُ اَلعَطَشُ ہائے پیاس، ہائے پیاس کی صدائیں بلند ہو رہی ہوں گی، پسینہ اتنا نکلے گا کہ کچھ لوگ تو اپنے پسینے میں ہی ڈبکیاں کھا رہے ہوں گے۔

اللہ پاک کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا اور رب کے عرش کا سایہ نہ ملا تو ہمارا کیا

1 ...البدور السافرۃ للسیوطی، ص 131، حدیث: 366۔

www.dawateislami.net

بنے گا تو ہمیں ان احادیث سے یہ سیکھنا ہے کہ وہ کون خوش نصیب ہیں جنہیں قیامت کے دن اللہ پاک کے عرش کا سایہ ملے گا جو حدیث میں پڑھ رہا ہوں اس حدیث میں 3 قسم کے لوگوں کا تذکرہ ہے جنہیں اللہ پاک کے عرش کا سایہ ملے گا۔ میں اور آپ یہ چیک کرلیں کہ میرا شمار ان لوگوں میں ہے؟ کیا میں ایسے کام کر رہا ہوں کہ میرا نام ان لوگوں میں آجائے۔

✿ پہلا شخص کون ہوگا؟ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: مَنْ فَرَّجَ عَنْ مَكْرُوْبِ اُمَّتِی وہ شخص جو میرے امتی کی پریشانی دور کردے یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے امتی کی پریشانی، اپنے کسی مسلمان بھائی کی پریشانی دور کرنا یہ اللہ پاک کو اتنا پسند ہے کہ اللہ پاک قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ نصیب کرے گا۔ اب میں اور آپ غور کریں کہ کیا ہماری زندگی، کیا ہمارا طرز عمل ایسا ہے؟ کہ ہم لوگوں کی پریشانیاں دور کرتے ہیں، ماشاء اللہ! کچھ خوش نصیب ہوتے ہیں جو دن رات لوگوں کی پریشانیاں دور کرنے میں لگے رہتے ہیں، وہ لوگوں کی راحت کا سامان کرتے ہیں، وہ حوصلہ دیتے ہیں۔

یاد رکھیئے! ہر پریشانی پیسوں سے دور نہیں ہوتی بعض اوقات کچھ میٹھے بول، کچھ پیاری باتیں ہی پریشانی دور کر دیتی ہے۔ مسکرا کر ملنا ہی اگلے کی پریشانی دور کر دیتا ہے۔ تھوڑا پیٹھ تھپک کر حوصلہ دے تو وہ گرا ہوا، ہمت ہارا ہوا، ٹوٹا انسان پھر سے کھڑا ہو جاتا ہے۔ شاعر لکھتے ہیں:

شَربت نہ دیں نہ دیں کریں بات لُطف سے
یہ شہد ہو تو پھر کسے پروا شکَر کی ہے

آپ شربت نہیں دے سکتے ،پیسے سے مدد نہیں کرسکتے مگر اچھی بات تو کرسکتے ہیں۔ پریشانی دور کرنے والے وہ خوش نصیب ہیں جنہیں اللہ پاک کے عرش کا سایہ ملے گا اور ذرا اس کے برعکس سوچئے، Opposite سوچیئے کہ وہ کتنے بدنصیب ہوں گے کہ جو لوگوں کے لئے پریشانی پیدا کرتے ہیں۔ کچھ لوگ وہ ہیں جو پریشانی دور کرتے ہیں اور کچھ وہ بد نصیب ہیں جو مسلمانوں کو پریشان کرتے ہیں۔ رعب دکھا کر، گھُور کر، جھڑک کر، ذلیل کرکے، ظلم کرکے۔

سوچئے اور دل سے سوچئے! آج تو پریشان کرلیں گے ، آج تو لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کرلیں گے مگر قیامت کے دن جب تپتی دھوم میں کھڑا کردیا گیا تو اللہ پاک کو کیا جواب دیں گے ؟ کیسے برداشت کریں گے ؟ اللہ کرے میری اور آپ کی زندگی لوگوں کی خیر خواہی میں گزرتی رہے۔ اللہ کے بندوں کے لئے ہم آسانیاں پیدا کرنے والے بن جائیں۔

✿ دوسرا شخص کون ہوگا جس کو عرش کا سایہ ملے گا ،میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: وَمَنْ اَحْیَا سُنَّتِی میری سنت کو زندہ کرنے والا۔

سبحان اللہ! دعوت اسلامی والو کو مبارک ہو! اللہ پاک امیر اہلسنّت کو سلامت رکھے کہ ہمیں ایسی شاندار تحریک دی ہے، ایسا پیارا دینی ماحول دیا ہے جہاں دن رات سنتوں پر عمل کروانے کا ذہن دیا جاتا ہے۔ امیر اہلسنّت کے بارے میں سوچیں کہ کتنی ایسی سنتیں تھیں جو ہم نے پہلے سنی بھی نہیں تھیں۔ پیارے امیر اہلسنّت نے خود عمل کیا، ہمیں بتایا

اور آج لاکھوں ان سنتوں پر عمل کرنے والے نظر آتے ہیں۔

اے عمامہ پہننے والو! اے داڑھی رکھنے والو! اے نبی پاک کے طریقے کے مطابق اُٹھنے، بیٹھنے، چلنے، پھرنے، کھانے، پینے والو! آپ کو مبارک ہو، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنت کو زندہ کرنے والا ان شاء اللہ قیامت کے دن اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہو گا۔ اللہ پاک ہمیں بھی اس عرش کا سایہ نصیب فرمائے۔

ایسے لوگوں کو سوچنا چاہئے جو سنتوں سے دور زندگی گزار رہے ہیں، جن کی زندگی میں سنتوں سے دور دور کا تعلق بھی نہیں ہے، نہ چلنا سنت کے مطابق، نہ کھانا سنت کے مطابق، نہ چہرہ سنت کے مطابق، نہ لباس سنت کے مطابق، زندگی میں سنتوں سے دوری ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ کریم کے عرش کے سائے سے محرومی ہو جائے۔

✿ تیسرا شخص کون ہو گا؟ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: وَمَنْ اَكْثَرَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ[1] جو مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھنے والا ہو گا اللہ پاک کے عرش کا سایہ اُسے بھی نصیب ہو گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! چلتے، پھرتے، اُٹھتے، بیٹھتے، جتنا ہو سکے درود پاک اپنی زندگی میں شامل کر لیجئے۔ آپ کی زبان درود پاک سے تر رہنی چاہئے۔ آپ درود پاک پڑھنا شروع تو کیجئے یہ تو قیامت کے دن اللہ کریم کے عرش کا سایہ ملے گا مگر درود پاک تو ایک ایسا وظیفہ ہے دنیا میں پڑھتے رہو تو دنیا میں بھی رحمتوں کا سایہ مل جاتا ہے۔ دنیا میں بھی

1 ... البدور السافرۃ للسیوطی، ص 131، حدیث: 366۔

برکتیں ساتھ ہو جاتی ہیں جیسا کہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ عَلَيَّ اِلَّا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا صَلَّى عَلَيَّ[1] جو مجھ پر درود بھیجتا ہے تو جب تک وہ درود پڑھتا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں اگر ہر وقت رحمتوں کی برسات میں رہنا ہے تو درود پاک پڑھنا چاہئے۔ آیئے! میں بھی نیت کروں اور آپ بھی نیت کریں کہ ان شاء اللہ روزانہ کثرت کے ساتھ درود پاک پڑھیں گے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

صفر المظفر ماہِ رضا ہے

صفر المظفر کے مہینے کو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے خاص نسبت ہے اور آج ہم اس عظیم ہستی کا کچھ تذکرۂ خیر سنتے ہیں۔ اللہ پاک نے اعلیٰ حضرت کو کتنے کمالات عطا فرمائے۔ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے جس پہلو پر بھی نظر دوڑائی جائے تو عقل حیران ہو جاتی ہے کہ اللہ پاک نے ایک ہستی میں، ایک Personality میں کتنے کمالات عطا فرمائے ہیں۔ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت کو اگر کوئی ایک جملے میں پوچھنا چاہے اگر کوئی ایک لفظ میں سمجھنا چاہے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ہستی کیا تھی؟ سبحان اللہ! بہت خوبصورت نعرہ ہند میں لگایا جاتا ہے۔

عشق و محبت، عشق و محبت اعلیٰ حضرت، اعلیٰ حضرت

---

1 ... ابن ماجہ، 1/490، حدیث: 907۔

www.dawateislami.net

فنافی الرسول شخصیت

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے عشق میں فنا ہیں، آپ ایک ایسی ہستی ہیں جن کی ساری زندگی، پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے عشق میں گزری، نبی پاک پر سب کچھ اپنا قربان کرنے کے لئے تیار رہتے لیکن عشق رسول کے ساتھ ساتھ اور عشق رسول ہی کی وجہ سے نبی پاک کی سنتوں پر جو عمل کا جذبہ، پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کردار کی گویا عملی تصویر بننے کا جو جذبہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت میں ملتا ہے آج ہم اسی کردارِ اعلیٰ حضرت کو اس نیت سے سنتے ہیں کہ اللہ پاک تُربَتِ اعلیٰ حضرت پر کروڑوں انوار و تجلیات کی بارش برسائے۔ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا فیضان ہم سب کو نصیب فرمائے۔

تکبر کرنے والے کو سبق سکھایا

خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا سیّد ایوب علی رضوی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک صاحب اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے اور کبھی کبھی اعلیٰ حضرت بھی ان کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تو ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت ان کے گھر پر تشریف فرما تھے کہ ایک غریب محلے میں رہنے والا غریب سا انسان، ٹوٹی پھوٹی پرانی چارپائی جو صحن میں کنارے پر پڑی رہتی تھی اس پر بڑا جھجکتے اور ڈرتے ہوئے بیٹھ گیا، صاحب خانہ نے بڑے کڑے تیور سے، بڑے غصے کی نگاہ سے اس کو دیکھنا شروع کیا کہ غریب اور فقیر آدمی وہ کیسے چارپائی پر بیٹھ گیا۔

جیسے آج کل کئی لوگ ہوتے ہیں جو اپنے ساتھ کسی غریب کو بیٹھے دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ غریب ہو، مسکین ہو، زمانے میں جس کا کوئی نام نہ ہو وہ ہمارے برابر میں نہیں بیٹھ سکتا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ یہ سب دیکھ رہے تھے تو اس امیر آدمی نے جس طرح اس غریب کو دیکھا تو غریب بیچارہ سہم گیا اور واپس چلا گیا۔

اعلیٰ حضرت کو یہ بات بہت محسوس ہوئی، آپ کو بہت feel تو ہوا مگر امام اہلسنّت نے کچھ نہیں فرمایا اور کچھ دنوں کے بعد اب وہی شخصیت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں آئے، اعلیٰ حضرت نے اپنی چار پائی پر قریب ہی انہیں بٹھا لیا وہ بیٹھے ہی تھے کہ تھوڑی دیر میں کریم بخش نامی حجام (یعنی بال کاٹنے والا) بھی آگیا، وہ تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا خط بنانے کے لئے آئے تھے، وہ سوچ وبچار میں پڑ گئے کہ میں کہاں بیٹھوں، اعلیٰ حضرت بیٹھے ہیں، ساتھ میں شخصیت بھی بیٹھی ہیں اور میں غریب آدمی ہوں، وہ یہ سوچ ہی رہے تھے کہ امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کریم بخش بھائی کھڑے کیوں ہیں؟ مسلمان تو آپس میں بھائی بھائی ہیں، آپ ان صاحب کے برابر میں بیٹھ جایئے۔

اب وہ شخصیت جو اپنے برابر میں کسی غریب کو بٹھانے کے لئے تیار نہیں ہوتی تھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حجام کو، ایک بال کاٹنے والے شخص کو ان کے برابر میں بیٹھنے کا کہا، اب ان صاحب کی غصے میں زبردست کیفیت بنی اور فوراً اُٹھ کر چلے گئے اور اس کے بعد اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کبھی نہ آئے۔ (1)

1 ... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص105۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ عملی تربیت کرنے کی ضرورت ہے جو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ان صاحب کی بھی کرنے کی کوشش کی اور آج ہم سب کے لئے شاندار میسج اور پیغام ہے۔ علمائے کرام نے تکبر کی جو چند مثالیں پیش کیں، ہمیں بتائیں اور سکھائیں ہیں کہ یہ بھی تکبر کی ایک علامت ہے کہ انسان کسی کو اپنے سے کمتر سمجھے اور اپنے برابر میں بیٹھنے کو پسند نہ کرے کہ یہ میرے برابر میں کیسے بیٹھ گیا۔ بد قسمتی سے آج تکبر بہت عام ہو گیا ہے حالانکہ یہ گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

متکبر جنت میں نہیں جائے گا

وہ حدیث پاک شاید ہم میں سے سب کو یاد ہو گی جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ [1] جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہو وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

مگر آج ہم بس منہ سے کہتے نہیں ہیں کہ مجھ میں تکبر ہے مگر ہمارا انداز بتا رہا ہوتا ہے کہ یہ تکبر والا انداز ہے، وہ لوگ جن کو اللہ پاک نے دنیا میں مال دیا ہے، وہ لوگ جن کو اللہ پاک نے شہرت دی ہے، دنیا میں اچھا اور خوبصورت چہرہ دیا ہے یا کسی بھی وجہ سے انہیں کوئی منصب، کوئی اقتدار، کوئی طاقت مل گئی ہے اب بندہ اپنے آپ کو کچھ سمجھنے لگ جاتا ہے۔ کئی لوگوں کا انداز ہوتا ہے، کہتے ہیں: میں کیوں سلام لوں؟ میں پہلے سلام کیوں کروں بلکہ مجھے لوگ آ کر سلام کریں؟ میں جاؤں تو لوگ کھڑے ہو جائیں۔

---

1 ... مسلم، ص 61، حدیث: 147۔

www.dawateislami.net

میں جب تک بیٹھا رہوں تو لوگ کھڑے رہیں۔ میرے برابر میں کیسے کوئی مجھ سے کمتر بیٹھ سکتا ہے۔ اگر تکبر اس کو نہیں کہتے تو پھر کس کو کہتے ہیں!!!

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہی تو تکبر ہے، تکبر کی تعریف بھی یہی کی جاتی ہے کہ انسان کسی دوسرے مسلمان کو اپنے سے کمتر سمجھے، اپنے آپ کو اُس سے اعلیٰ سمجھے، بہتر سمجھے، یہی تو تکبر ہے جبکہ تکبر کے بہت سارے اسباب بھی ہیں کیونکہ آج میرا ٹاپک صرف تکبر نہیں ہے۔ اس لئے میں چند مدنی پھول دے کر آگے چلوں گا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت سے یہ سیکھئے کہ امام اہلسنّت نے گویا یہ پریکٹیکل کرکے بتایا کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، اللہ پاک کے نزدیک مرتبہ کس کا ہے۔ قرآنِ مجید و فرقانِ حمید میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ (پ26، حجرات:13)

ترجمہ کنزُ العِرفان: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔

جو زیادہ پرہیز گار ہے وہ زیادہ عزت والا ہے جبکہ یہ کہاں سے طے ہو گیا کہ زیادہ مال والا زیادہ عزت والا ہے؟ زیادہ حسن والا زیادہ عزت والا ہے؟ زیادہ وجاہت والا زیادہ عزت والا ہے؟ نہیں جناب! اللہ پاک کی بارگاہ میں وہ عزت والا ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے۔

عبادت کیجئے تکبر نہیں

اب عبادت سے بھی تکبر آجاتا ہے۔ جی ہاں! میں یہاں چونکہ اپنے اسلامی بھائیوں سے بھی مخاطب ہوں بعض اوقات پانچ وقت کا نمازی ہو، نفلی روزے رکھنے والا ہو لیکن!

عبادت بھی تکبر لاتی ہے۔ بھئی دیکھو! میں نے 30 دن کا، پورے ماہ کا اعتکاف کیا اس نے ایک دن کا بھی اعتکاف نہیں کیا۔

ذرا سوچئے تو سہی! آپ ان جملوں سے خود کو بہتر سمجھ رہے، میں تو رمضان کے ساتھ ساتھ شوال کے روزے بھی رکھ رہا ہوں، اس نے تو شوال کا ایک روزہ بھی نہیں رکھا۔ میں نے درس نظام کرلیا ہے اس نے تو کچھ بھی نہیں پڑھا۔ میں نے نماز کورس کرلیا ہے یہ تو ابھی تک نماز صحیح نہیں پڑھتا، دوسرے کو کمتر سمجھنا یہی تو تکبر ہے اور یہ شیطان کا ایک ایسا جال ہے، ایک ایسا وار ہے جو مذہبی لوگوں کے اندر بھی آجاتا ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت سے سمجھیئے کہ کسی صورت بھی کسی کو اپنے سے کمتر نہیں سمجھنا ہے۔

پرہیز گار ہی بہتر ہے

آج اپنی برادری کی وجہ سے، اپنے خاندان کی وجہ سے، اپنے حسب نسب کی وجہ سے، اپنی زبان، اپنے صوبے کی وجہ سے لوگ کہتے ہیں: ہم اعلیٰ ہیں، ہم آگے ہیں، ہر گز!! ہر گز!! ایسا مت سوچئے کیونکہ جس نبی کا ہم نے کلمہ پڑھا ہے، جو کونین کے والی ہیں، میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا: آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارے والد (آدم) ایک ہیں، سن لو! کسی عربی کو عجمی پر، کسی عجمی کو عربی پر، کسی گورے کو کالے پر، کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں البتہ جو پرہیز گار ہے وہ دوسروں سے افضل ہے، بے شک اللہ پاک کی بارگاہ میں تم

میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! رنگ و نسل کی وجہ سے کوئی اعلیٰ نہیں ہے، مال و دولت کی وجہ سے کوئی اعلیٰ نہیں ہے، ملک، قوم و ملت اور خاندان کی وجہ سے کوئی ارفع و اعلیٰ نہیں ہے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں اعلیٰ وہ ہے، عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے مگر آج ہم منہ سے یا زبان سے تو نہیں کہتے مگر ہمارا انداز تکبر والا ہوتا ہے، ہمارا انداز بتاتا ہے کہ میں تکبر کر رہا ہوں۔

تکبر کی سزا اور عاجزی کی جزا

بنی اسرائیل میں ایک ایسا شخص تھا جس کی عبادت کے چرچے تھے، شہرہ تھا، اللہ پاک کی بارگاہ میں ایسا مرتبہ تھا کہ وہ عبادت گزار جہاں جاتا اس کے سر پر بادل بھی ساتھ جاتا، بادل سایہ کرتا تھا۔ ایک بڑا گنہگار شخص تھا وہ سوچنے لگا کہ اتنا عبادت گزار بندہ ہے۔ اللہ پاک کی رحمت تو دیکھو جدھر جاتا ہے بادل بھی سایہ کرتا ہے۔ میں ایسا کرتا ہوں اس کے برابر میں جا کر بیٹھ جاتا ہوں، اللہ پاک کی رحمت اس پر برسے گی مجھ پر بھی کچھ چھینٹیں پڑ جائیں گے۔ میرے اتنے گناہ ہیں، اتنی خطائیں ہیں شاید مجھے میرا مالک معاف کر دے۔

وہ بیچارہ گنہگار شرمندہ شرمندہ اس عبادت گزار کے برابر میں جا کر بیٹھ گیا۔ اب جب برابر میں جا کر بیٹھا، جو اس وقت تک تو نیک تھا مگر شیطان نے دل میں تکبر داخل کر دیا۔ اس گنہگار سے کہتا ہے: تم اور میرے برابر میں؟ تو زمانے کا بدنام، گنہگار ہے اور میں

1 ...شعب الایمان، 4/289، حدیث: 5137۔

www.dawateislami.net

اللہ پاک کا مقرب بندہ ہوں تو میرے برابر میں کیسے بیٹھ گیا؟ چل! اِدھر سے کھڑا ہو، اس عبادت گزار نے، نیک کہلانے والے شخص نے اس مسکین، عاجز اور نادم کیونکہ وہ ندامت کے ساتھ آیا تھا ناں، اچھی نیت سے آیا تھا، اسے کھڑا کر دیا۔ بیچارہ مایوس ہو کر وہاں سے چلا گیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں پھر کیا ہوا؟ جب وہ گنہگار شخص کھڑا ہوا، جس کو کوئی نہیں جانتا تھا، وہ بادل جو نیک بندے کے سر پر سایہ کیا کرتا تھا، اب اس گنہگار کے ساتھ چلنے لگ گیا۔ اللہ پاک نے اس زمانے کے نبی پر وحی بھیجی کہ جا کر اس گنہگار اور اس نیکوکار دونوں بندوں سے کہہ دیجئے آج سے اپنا عمل دوبارہ سے شروع کریں۔ گنہگار کی نیت اچھی تھی، ندامت تھی، شرمندگی تھی، اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کرنا چاہتا تھا۔ ایک نیک بندے کے ساتھ بیٹھ کر برکت لوٹنا چاہتا تھا، اللہ پاک کو اس کی عاجزی اتنی پسند آئی کہ اس کے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے۔ اب دوبارہ سے اپنے اعمال شروع کرے اور اس نیک بندے کو بتا دیجئے کہ تیری نیکی کی وجہ سے بادل تیرے ساتھ چلتا تھا مگر اب تو نے تکبر کیا، تیرے سارے نیک اعمال برباد کر دیئے گئے اب اپنا عمل دوبارہ سے شروع کر دو۔[1]

ذرا سوچئے تو سہی! لمحہ بھر کا تکبر، ایک گھڑی کا تکبر، زندگی کے پچھلے سارے اعمال برباد کر سکتا ہے مگر آج ہم سوچیں کہ نجانے کتنی بار تکبر کر جاتے ہیں۔ کبھی کسی خاندان

1 ...احیاء العلوم، 3/429۔

کے فرد کو دیکھ کر کہ دیکھو وہ تو غریب ہی رہ گیا، وہ پیچھے ہی رہ گیا۔ وہ آگے بھی نہیں بڑھ سکا، آتا ہی کچھ نہیں ہے، پڑھائی لکھائی بھی نہیں کی، جاہل کا جاہل رہا، میرے بچوں کو دیکھو کتنا آگے بڑھ گئے، مجھے دیکھو میں نے محنت کی تو کہاں پہنچ گیا۔ اپنے دل سے پوچھئے کسی کو کمتر سمجھنا یہی تو تکبر ہے۔ اللہ کرے دل میں اتر جائے میری بات۔

خود کو برتر نہیں کمتر سمجھئے

پیارے اسلامی بھائیو! فیضانِ رضا کے ذریعے اپنے دل میں یہ بات اتاریئے کہ ہمیں کسی پر برتری ثابت کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے برابر کوئی بھی بیٹھے وہ میرے آقا کا امتی ہے، کیا معلوم یہی رب کی بارگاہ میں مجھ سے زیادہ مقبول ہو، کیا معلوم یہی اللہ پاک کا نیک بندہ ہو، جی ہاں! اللہ پاک نے اپنے ولیوں کو بندوں میں چھپا کر رکھا ہے، ہمیں نہیں پتا یہ مسکین جیسے کپڑے پہنے، پرانے کپڑے پہنے، جس کے بال بھی بکھرے ہوئے ہیں، جو دکھنے میں بھی اتنا خوبصورت نہیں ہے۔ کیا معلوم اللہ پاک کی بارگاہ میں اس کا کیا مرتبہ ہو گا؟ لہٰذا ہر مسلمان کی عزت کیجئے۔ ہر مسلمان سے محبت سے ملئے، یہی اسلام کا پسندیدہ عمل ہے بہر حال یہ تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ایک بات ہے کہ اعلیٰ حضرت کے مساوات کا درس کیسا تھا، ماشاء اللہ! اس کے بعد ابھی میں بیان آگے یہ بھی عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں کہ آپ کی عاجزی اور انکساری پھر آپ کا ایثار کیسا تھا۔

اعلیٰ حضرت کا ایثار

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں ایک پارسل آیا، اس میں ایک خوبصورت رضائی تھی یا موٹی سی شال کہہ لیں۔ مولوی امجد رضا خان

صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ جب وہ پارسل بریلی پہنچا تو میں بھی حاضر خدمت تھا، جب اعلیٰ حضرت نے پارسل کھولا تو اس میں رضائی نکلی، اعلیٰ حضرت اس کو دیکھ کر بڑے خوش ہوئے۔ بڑی خوبصورت، بڑی نفیس کپڑے کی مہنگی رضائی تھی۔ جتنے لوگ وہاں موجود تھے سب بہت خوش ہوئے کہ کیا کمال کا تحفہ بھیجا ہے، بڑا شاندار، بہترین، مہنگا، وہاں لوگوں نے اعلی حضرت سے اصرار کیا کہ حضور! اسے اوڑھ لیجئے، اعلی حضرت نے اسے اوڑھا اور اپنی مسند پر جلوہ گر ہو گئے۔

حضرت امجد رضا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میری زبان سے بے ساختہ نکل گیا کہ واقعی بہت عمدہ ہے لیکن یہ نوجوانوں کے لائق ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ سنا تو آپ نے کہا کہ اب تم اوڑھ لو، اعلیٰ حضرت نے فوراً مجھے عطا فرما دی، میں نے عرض کی: حضور! میں نے اس غرض سے یہ جملہ نہیں کہا تھا بس! زبان سے نکل گیا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بااصرار مجھے عنایت فرمائی اور فرمایا میری خوشی اسی میں ہے۔ مولانا امجد رضا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: فوراً یعنی ابھی پہنی اور ابھی مجھے عطا فرما دی۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ اللہ والوں کا حصہ ہے کہ اپنی پسند کی چیز دوسرے کو دے دینا، ہم نے **ایثار** لفظ تو سنا ہو گا، اسے انگریزی میں Sacrifice کہتے ہیں، ایثار کی تعریف ہی یہی ہے کہ مجھے بھی کسی چیز کی ضرورت ہو اور یہی چیز میرے بھائی کو بھی چاہئے اور بندہ

1 ...حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص129۔

اپنی ضرورت کی چیز دوسرے کو دے دے یہ ایثار ہے۔

ایثار بخشش کا ذریعہ

میرے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حدیث شریف ہے: جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے اوپر (کسی اور کو) تَرجیح دے تو اللہ پاک اُسے بخش دیتا ہے۔[1] ہمارے بزرگانِ دین نے، ہمارے اسلاف نے ایسا ایسا ایثار کیا ہے کہ عقلیں حیران ہو جاتی ہیں۔

چھتری ایثار کر دی

برسات کے موسم میں عموماً جب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں آتے تو حاضری کے دوران بارش ہو جایا کرتی تھی، ایک بار برسات کا موسم تھا۔ حاجی کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو اعلیٰ حضرت کے ساتھ ہی ہوتے تھے، اس تکلیف کو محسوس کیا اور ایک چھتری لے کر اعلیٰ حضرت کو پیش کر دی کہ حضور! آپ چھتری لے کر آیا کریں، بارش میں آپ بھیگ جاتے ہیں۔ جب چھتری ملی تو اعلیٰ حضرت جب بھی بارش ہوتی تو چھتری لگا کر مسجد میں آتے۔ ابھی کچھ ہی دن گزرے تھے ایک حاجت مند آیا اور کہا: حضور! یہ چھتری مجھے دے دیں، اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے وہ چھتری حاجی صاحب سے لے کر اس حاجت مند کو عطا فرما دی۔[2] اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی تحفہ دے دیا۔

---

1 ... کنز العمال، 15/332، حدیث: 43105۔

2 ... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص 118۔

اللہ پاک کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو پھر اس خواہش کو روک کر اپنے اوپر دوسرے کو ترجیح دے اللہ کریم اس کی بخشش فرما دیتا ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اب میں آپ سے پوچھتا ہوں، ایک چھوٹا سا ایثار کرنے سے بخشش مل جائے تو یہ سودا مہنگا تو نہیں ہے، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا واقعہ سماعت کیجئے:

مچھلی ایثار کر دی

ایک بار آپ بیمار ہوگئے۔ ہم میں سے بھی کبھی کسی کو بخار ہو جائے، کوئی بیمار ہو جائے تو اسے کھانا اچھا نہیں لگتا۔ ہمارے ساتھ ایسا ہوتا ہے کبھی کبھی بیماری کے عالَم میں کوئی مخصوص چیز کھانے کی خواہش ہوتی ہے کہ یار چلو بھوک لگی ہے تو یہی کھاؤں گا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کھانا نہیں کھا رہے تھے آپ نے اپنے غلام حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے مچھلی کھانی ہے۔ حضرت نافع کہتے ہیں: میں مدینے کے بازاروں میں مچھلی ڈھونڈنے لگا لیکن نہ مل سکی۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کئی دنوں کے بعد مجھے مچھلی مل گئی، تو میں نے اسے ڈیڑھ درہم میں خرید لی، کہتے ہیں: میں وہ مچھلی لے کر آیا، اسے پکایا، حضرت کو پیش کیا کہ اب حضرت کھائیں گے جیسے ہی کھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا اچانک دروازے پر

---

1 ... کنز العمال، 15/332، حدیث: 43105۔

www.dawateislami.net

دستک ہوئی، ایک فقیر تھا کہا: اللہ کے نام پر مجھے کچھ دے دو، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: ایسا کرو یہ مچھلی جا کر اُسے دے دو۔ غلام نے کہا: حضور! آپ کمال کرتے ہیں، آپ نے مچھلی کھانے کی فرمائش کی، میں اتنی مشکل سے ڈھونڈ کر لایا ہوں، ہم فقیر کو کچھ پیسے دے دیتے ہیں، یہ مچھلی دینے کی کیا ضرورت ہے؟ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں کہہ رہا ہوں جا کر یہ مچھلی اُسے دے دو۔ اب تھے تو غلام ہی، مچھلی اٹھائی اور جا کر اس فقیر کو دے دی۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ غلام تھے مگر اپنے آقا سے بڑی محبت فرماتے تھے، وہ فوراً فقیر کے پیچھے پیچھے گئے، فقیر کو کہا: اے بھائی! ڈیڑھ درہم لے لو، یہ مچھلی واپس مجھے دے دو۔ اس فقیر کو پیسے دیئے، مچھلی خریدی پھر لا کر دستر خوان پر رکھ دی، کہا: حضور! اب کھالیں تو حضرت نے کہا: یہ کدھر سے آئی؟ کہا: حضور! میں نے اس فقیر سے ایسے ہی واپس نہیں لی بلکہ اس کو پیسے دے کر خرید کر لایا ہوں، اب تو کھا لیجئے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اب جاؤ واپس مچھلی دے کر آؤ اور وہ پیسے بھی واپس نہیں لینا اور سنو، میں نے اپنے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ

جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو پھر اس خواہش کو روک کر اپنے اوپر کسی کو ترجیح دے اللہ پاک اس کی بخشش فرما دیتا ہے۔[1]

اللہ اکبر! بولنا آسان ہے، ایک چیز مجھے بھی چاہئے اور میرے کسی بھائی کو بھی چاہئے لیکن میں آپ سے پوچھتا ہوں ڈیڑھ درہم کی مچھلی واقعی مہنگی تھی مگر بخشش کا سودا تھا ناں

1 ... احیاء العلوم مترجم، 3/282۔

ایک اور بات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے اس پہلو سے میں نے اور آپ نے کیا سیکھنا ہے میں یہ کوشش کرتا جارہا ہوں کہ اعلیٰ حضرت کی سیرت کا کوئی ایک واقعہ سناؤں اور اس کے بعد میں اور آپ اس سے مدنی پھول چن کر اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجائیں۔

ایثار کے مختلف طریقے

اب میں اور آپ روزانہ ایثار کرسکتے ہیں، مثال کے طور پر ہم روزانہ مسجد میں جاتے ہیں، مسجد میں جہاں پنکھا چل رہا ہے تمنا ہوتی ہے مجھے پنکھے کے نیچے ہی جگہ ملے لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے برابر میں بھی ایک بھائی ہے، اس کی بھی خواہش ہے، اب بغیر بتائے میں تھوڑا سا سائیڈ ہو جاؤں اور اس کو پنکھے کے سامنے یا اس کے نیچے جگہ مل جائے۔ اللہ پاک جانتا ہے کہ نیت کدھر کی ہے، کیا معلوم کسی کو پنکھے کی ہوا دینے کی برکت سے اللہ پاک مجھے جنت کی ہوا عطا فرمادے۔ یہ سودا مہنگا تو نہیں ہے۔

ایثار میں یہ چھوٹے چھوٹے کام ہیں، غور کرتے جائیں۔ کئی لوگ روزانہ بس میں سفر کرتے ہیں، پبلک ٹرانسپورٹ میں سفر کرتے ہیں، ٹرین میں سفر کرتے ہیں، جہاز میں بھی بعض اوقات ایثار کیا جاسکتا ہے۔ ہمیں کوئی مسلمان آکر کہتا ہے کہ میں کھڑکی والی سیٹ پر بیٹھ جاؤں اب ہم کہیں نہیں جناب میں نے تو کھڑکی والی سیٹ کی بکنگ کروائی تھی، ہمیں لگ رہا ہے کہ ہمارے بھائی کو ضرورت ہے چلیں کوئی بات نہیں آپ بیٹھ جائیں، اس کا دل خوش ہو گیا اور کیا معلوم اللہ پاک مجھے جنت عطا فرمادے۔ تو یہ کتنا پیارا عمل ہے۔

اب بس یا گاڑی کے اندر تو یہ روزانہ ہو سکتا ہے میں آفس جارہا ہوں ، میں سیٹ پر بیٹھا ہوں یا مجھے سیٹ مل گئی یا میرا اسٹاپ آنے والا ہے اب کوئی بڑی عمر کا اسلامی بھائی یا بے شک نارمل نوجوان بھی ہے، دھوپ میں بڑا تھکا ہوا آیا ہے، ڈنڈا پکڑ کر کھڑا ہے۔ مجھے پتہ ہے 7-8 منٹ بعد میرا اسٹاپ بھی آجائے گا کیوں نہ میں اس بھائی کو بٹھا دوں، میرا 7-6 منٹ کھڑے ہونے کی برکت سے اللہ پاک مجھے جنت عطا فرمائے، اللہ جانتا ہے کہ نیت کدھر کی ہے۔ کیا معلوم آفس جاتے جاتے میں جنت کماتے ہوئے چلا جاؤں۔ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وعدوں پر یقین رکھیں اور ہمارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کیسا یقین تھا، وہ کیسا ایثار کرتے تھے، ہم پنکھے کا، پانی کے گلاس کا، تھوڑی سی سیٹ کا، چند روپے اور چند پیسوں کی چیز کا ایثار نہیں کرتے، ذرا سوچئے تو سہی! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیسا ایثار کرتے تھے۔

سب کے بھلے میں اپنی خیر

ذرا غور کیجئے پیارے اسلامی بھائیو! اگر ایثار کا یہ جذبہ بڑھ جائے تو کتنا امن ہو جائے گا، کتنی محبتیں ہو جائیں گی۔ آج ہم اپنے گھر کا کچرا نکال کر پڑوسی کے آگے پھینکنے کے لئے تیار ہیں کہ میرا دروازہ صاف ہو، ہماری گاڑی پارک ہو جائے، چاہے کسی کی گاڑی پارک نہ ہو، ہمارا کام سیدھا ہو جائے، چاہے دنیا کا بیڑا غرق ہو جائے۔ آج ہماری سوچ، ہمارا مائنڈ سیٹ یہ بنا ہوا ہے اور ہمارا اسلام کیا سکھاتا ہے کہ دوسرے کا بھلا ہو جائے، دوسرے کو دے دو، اُسے خوش کر دو۔

سب کا بھلا، سب کی خیر سب کے بھلے میں اپنی خیر

www.dawateislami.net

یہ اسلام کی تعلیمات ہیں۔ اللہ پاک نے ایثار کا کتنا بڑا انعام عطا کر دیا ہے، ذرا سوچیے اگر سارے مسلمان ایثار کرنے والے بن جائیں۔ اللہ پاک کی رضا کے لئے اپنی ذات پر کوئی چیز چاہئے، پسند ہے، ضرورت ہے اور دوسرے کو دے دے، اللہ پاک بخشش و مغفرت عطا فرماتا ہے۔ میں اور آپ سارے ہی ایثار کرنے والے بن جائیں تو پھر جھگڑا کس چیز کا رہے گا، پرابلم کہاں سے رہے گی، اللہ کرے کہ سیرتِ اعلیٰ حضرت سے یہ مدنی پھول ہم لے کر جائیں۔ آج کے بیان کا پہلا مدنی پھول تکبر سے بچنا ہے، عاجزی اختیار کرنی ہے اور دوسرا مدنی پھول آج ہم یہ سیکھ رہے ہیں کہ ہم ایثار کریں۔

گھر میں ایثار کا طریقہ

ہم روزانہ گھر میں بھی ایثار کر سکتے ہیں، آپ گھر میں کھانا کھاتے ہیں آپ کے بچے ہیں، بچوں کی والدہ ہیں، امی ابو ہیں، بھائی بہن ہیں اور مل کر کھانا کھا رہے ہیں، جیسے ہی کھانا دستر خوان پر لگے تو کسی کو نہیں بتانا ہے، کسی کو پتہ بھی نہ چلے بس! کچھ دیر کے لئے اپنا ہاتھ روک لیجئے کہ سارے گھر والے نکال لیں، میرے بچوں کی امی پہلے نکال لے، میرے بچے پہلے نکال لیں اگر والدین ہیں تو پہلے والدین کھانا نکالیں۔ پہلے یہ ٹھنڈا شربت اور پانی پی لیں اگر بچ گیا تو میں بعد میں پی لوں گا۔ اللہ پاک جانتا ہے نیت کدھر کی ہے۔ اگر اچھی نیت کے ساتھ روزانہ یہ کام کرنے لگ جائیں کیا معلوم روزانہ ایثار کا ثواب ملتا چلا جائے تو اب آپ غور کرتے جائیں گے تو زندگی کے بہت سارے ایسے مواقع آئیں گے کہ جہاں آپ ایثار کا ثواب کما سکتے ہیں۔

حقوق العباد کی اہمیت

امام عشق و محبت، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اتنے بڑے مرتبے پر فائز ہیں پھر بھی آپ حقوقُ العِباد کا بہت خیال رکھتے تھے، بعض اوقات ہم حقوق اللہ میں بڑے محتاط ہوتے ہیں، اس کی پابندی بھی کرتے ہیں اور خیال بھی رکھتے ہیں، اللہ پاک کے حقوق ادا کرنے میں بڑا زبردست ذہن ہوتا ہے، نمازیں پڑھتی ہیں، روزے رکھتے ہیں، اللہ پاک کے حقوق بجالاتے ہیں، یہ بڑی اچھی بات ہے، بالکل ٹھیک ہے۔ لیکن یاد رکھئے! حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ ہمارے اوپر حقوق العباد بھی ہیں، حقوق العباد یعنی بندوں کے حقوق۔

حقوق العباد کی اہمیت بھی بہت زیادہ ہے، وہ بہت زیادہ حساس ہے، sensitive ہے۔ حقوق اللہ میں تو بندے اور اللہ کا معاملہ ہے، اللہ نہ کرے کوئی نمازیں نہ پڑھے، اللہ پاک کو ناراض کرنے والے کام کرتا رہے مگر پھر صدق دل سے، سچے دل سے توبہ کرے تو وہ کریم رب چاہے تو اپنے سارے حقوق معاف فرمادے، ایک لمحے کی توبہ میں اللہ پاک راضی ہوتا ہے، سارے گناہ معاف فرمادیتا ہے لیکن! حقوق العباد کا معاملہ بڑا حساس ہے۔ وہ کیا ہے کہ اگر بندے نے لوگوں کے حق مارے ہیں تو اب جب تک بندے معاف نہیں کرتے، رب بھی معاف نہیں فرماتا۔ یہ بات ہمیشہ کے لئے یاد رکھئے۔ تو ہمیں بندوں کے حقوق کا زیادہ خیال رکھنا ہے۔

اعلیٰ حضرت اور حقوق العباد کی احتیاط

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ علماء کے امام ہیں، آپ کی اپنے زمانے کے ایک امام کی حیثیت ہے۔ مجددِ دین وملت ہیں، اعلیٰ حضرت بریلی شریف کی ایک مسجد میں معتکف تھے، آپ

انتہائی کم سحری فرماتے تھے، صرف ایک چھوٹے سے پیالے میں فیرنی اور ایک پیالی چٹنی یہ آپ کے لئے آتی تھی، بس! آپ یہی تناول فرماتے تھے اور سنت کے مطابق افطار کرتے، جب نماز اور دیگر عبادت سے فراغت پاتے تو اس کے بعد صرف پان تناول فرماتے تھے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی عادت یہ بھی تھی کہ اگر کبھی کوئی چیز آنے میں تاخیر ہو جاتی یا کھانا نہیں آتا تو کسی کو کچھ نہیں کہتے تھے کہ یہ نہیں آیا، یہ منگواؤ، کسی سے شکایت کرنے کی عادت نہیں تھی، ایک بار افطار کے وقت آپ کے پان نہیں آئے۔ کافی دیر تک اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت انتظار کرتے رہے۔ طبیعت ناگوار ہو گئی تو جو بچہ روز پان لاتا تھا وہ آیا تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے سر پر چپت لگا کر فرمایا اتنی دیر بعد لائے۔ بچہ تو چلا گیا مگر امام اہلسنّت کو خیال آیا کہ میں نے اس بچے سے یہ کیوں کہا اور اس کے سر پر چپت کیوں لگائی۔

غلطی اس کی تو نہیں ہے یہ تو لانے والا ہے، غلطی تو اس کی ہے جس نے بھیجنا تھا، اس نے دیر کر دی۔ اب اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے سحری میں اس بچے کو پھر بلایا کہ جس کو شام کو سر پر چپت لگائی تھی، فرمایا: مجھے معاف کر دو، میں نے غلطی سے تمہارے سر پر چپت لگائی حالانکہ قصور تو بھیجنے والے کا تھا کہ جس نے دیر سے بھیجا۔ اب ایسا کرو تم بھی میرے سر پر چپت مارو۔

بریلی کے تاجدار، امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ اس بچے سے کہہ رہے ہیں، اعتکاف میں لوگ دیکھ رہے ہیں بریلی کے تاجدار مسلسل اصرار کر رہے ہیں کہ بیٹا! اب تم میرے سر

پر چپت لگاؤ اور اپنا عمامہ اتار دیا۔ دوسرے معتکفین بھی حیران ہو گئے اور وہ بچہ بھی پریشان ہو گیا، کہنے لگا: حضور! میں نے آپ کو معاف کیا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: تم نابالغ ہو اور نابالغ کو معاف کرنے کا حق نہیں ہوتا۔ تم میرے سر پر چپت مارو، وہ نہیں مان رہا تھا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سارے پیسے نکالے اور کہا: میں تمہیں سارے تحفے میں دوں گا، پہلے میرے سر پر چپت مارو۔

اللہ اکبر! لوگوں نے یہ منظر دیکھا، حقوق العباد کا اس قدر خیال کہ یہ نابالغ ہے معاف بھی نہیں کر سکتا اور اس کا قصور بھی نہیں تھا۔ اعلیٰ حضرت نے اس کا ہاتھ لیا اپنے سر پر دو تین چپت لگائیں، اس کو تحفہ دیا اور پھر امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کو اطمینان ہوا۔[1]

اے اعلیٰ حضرت کے چاہنے والو! اے امام اہلسنّت سے محبت کرنے والو! اپنے آپ کو بریلی کی نسبت سے بریلی کہلانے والو! میں آپ سب سے مخاطب ہوں اور اپنے آپ سے بھی، اعلی حضرت کو اس بات کا بھی خیال ہے کہ بچے کا حق بھی کسی طرح آپ کے اوپر نہ آجائے اور دوسری طرف ہم ہیں کہ لوگوں کے لاکھوں روپے ہڑپ کر جاتے ہیں، کسی کی زمین پر قبضہ کر لیا، کسی کا دل دکھا دیا، کسی پر ظلم کر دیا اور احساس ہی نہیں کہ اگر وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں کھڑا ہو گیا تو میں کیا جواب دوں گا۔

بعض لوگ تو اپنے ملازم کو تو کچھ بھی نہیں سمجھتے ہیں، کیا اس کے پاس دل نہیں ہے، اسے جو کہنا ہے، جیسا کہنا ہے کہہ دو، اس نے غلطی کیوں کی؟ کیسے گلاس توڑ دیا؟ کیسے

1 ...حیات اعلیٰ حضرت، ص107۔

کپ توڑ دیا؟ کیسے گاڑی چلا رہا تھا کہ گاڑی پر اسکریچ لگ گیا؟ میری موٹر سائیکل لے کر گیا تھا لائٹ کیسے توڑ کر آگیا؟ اب جو منہ میں آیا وہ بول دیا، کیا آپ سے اور مجھ سے غلطی نہیں ہوتی!!! ایک چھوٹی سی غلطی پر ملازمین کے جو دل توڑتے ہیں وہ غور کریں، وہ آپ کا ملازم ہے غلام نہیں ہے۔ اس کے پاس بھی دل ہے۔

اسی طرح جو اپنی بیوی کو دن رات گالیاں بکتے ہیں، جو اپنے بچوں پر بے جا ظلم کرتے ہیں، وہ بھی غور کیجئے۔ جس پر بھی آپ کو قدرت ہے، اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ جو چاہیں اس کے ساتھ کرلیں، خدا کی قسم! اگر قیامت کے دن حقوق العباد نے گھیر لیا، اگر بندوں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں فریاد کردی کہ مولیٰ! اس بندے نے ظلم کیا تھا، اس دن کیا کریں گے؟ اس دن نیکیاں دینی پڑیں گی۔ نیکیاں نہیں ہوں گی تو اس کے گناہ لینے پڑیں گے۔ امید ہے وہ حدیث پاک آپ نے سنی ہوگی کہ ایک بار پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سوال کیا کہ

مفلس کون ہے؟

بتاؤ مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! جس کے پاس درہم و دینار نہیں، جس کے پاس مال نہیں وہ مفلس ہے۔ آقائے مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: نہیں! بلکہ میری امت میں سب سے بڑا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ جیسی نیکیاں لے کر میدان محشر میں آئے گا۔ نماز بھی ہوگی، روزہ بھی ہوگا، زکوٰۃ بھی ہوگی۔

اے نمازیو! اے روزہ دارو! اے حج کرنے والو! پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

فرماتے ہیں: اتنی ساری نیکیاں لے کر آئے گا مگر اس کے ساتھ اس کا حال یہ ہو گا کہ دنیا میں کسی کو گالی دی ہو گی، کسی پر تہمت لگائی ہو گی، کسی کا مال کھایا ہو گا، کسی کا خون بہایا ہو گا، کسی کو مارا ہو گا۔ یہ سارے لوگ اللہ پاک کی بارگاہ میں کھڑے ہو جائیں گے کہ مولیٰ! ہمارا حق دلوا، اب کیا ہو گا، اس بندے کی نیکیاں لے لی جائیں گی، بہت نمازیں پڑھی ہیں، بڑے روزے رکھے ہیں، حج کئے ہیں، زکوٰتیں دی ہیں مگر ساتھ دل بھی دکھائے ہیں، گالیاں بھی دی ہیں، ظلم کئے ہیں۔ اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: اس کی نیکیاں بٹنا شروع ہوں گی، وہ بندے کی نیکیاں لیں گے مگر اتنے دل دکھائے ہوں گے، اتنے حقوق العباد پامال کئے ہوں گے کہ فیصلہ پھر بھی نہیں ہو گا، نیکیاں ختم ہو جائیں گی، اب بھی بندے باقی بچ جائیں گے۔

بزرگوں سے ایک گزارش

پیارے اسلامی بھائیو! میں یہاں ہاتھ جوڑ کر، معذرت کے ساتھ اپنے بزرگوں سے مخاطب ہوں، بعض اوقات کچھ بزرگوں کی جب عمر بڑی ہو جاتی ہے تو گویا ان کی یہ عادت بن جاتی ہے کہ چلتے پھرتے لوگوں کو ڈانٹتے رہتے ہیں۔ ذلیل کرتے رہتے ہیں، بس میں سوار ہوتے ہیں تو بس والے کے ساتھ، مسجد میں آئے تو مسجد میں لوگوں کو ڈانٹنا شروع کر دیتے۔ خدارا! ایسا مت کیجئے، آپ صبح و شام لوگوں کو ڈانٹتے ہیں مگر کوئی آپ کے سامنے کہہ نہیں پارہا تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ ڈانٹتے چلے جائیں یہ عادت چھوڑ دیجئے۔

کچھ لوگ وہ بھی ہوتے ہیں جن کی زبان انگارے اگلتی ہے، وہ روز ہی دل توڑ رہے ہوتے ہیں اور نجانے گناہوں کا اکاؤنٹ کتنا بڑھ گیا ہو گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

فرماتے ہیں: نیکیاں ساری ختم، اب کیا ہو گا۔ اب فرمایا کہ جن لوگوں پر ظلم کیا ہو گا، اس کے گناہ اس کے سر پر ڈالے جائیں گے۔ اب اس کے بعد اس بندے کو ان لوگوں کے گناہوں کے بوجھ سمیت اٹھا کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔[1]

اچھے برتاؤ کی عادت بنائیے

پیارے اسلامی بھائیو! سوچئے کہ کہیں ایسا نہ ہو نمازیں، روزے، زکوۃ، حج، عمرے، نیکی کی دعوت، اجتماع میں شرکت، قافلے میں سفر یہ سب ساتھ ہوں مگر حقوق العباد میں کمزور رہ جائیں۔ خدارا! اپنی زندگی سے دل کو توڑنا نکال دیجئے۔ مسکرانا سیکھئے، ہمت بڑھانا سیکھئے، حوصلہ دینا سیکھئے، لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ سیکھئے، سبحان اللہ! میں بیان کے شروع سے ہی کردارِ اعلیٰ حضرت کی جھلکیاں پیش کر رہا ہوں کہ تکبر کرنے والے سے کب کون خوش ہوا ہے جبکہ عاجزی کرنے والا دل میں جگہ بنالیتا ہے۔ ایثار کرنے والا دل میں جگہ بنالیتا ہے اور اب آپ نے حقوق العباد کے بارے میں سنا اگر غلطی ہو بھی گئی، معافی مانگ لیجئے۔

جب اعلیٰ حضرت، بریلی کے تاجدار ہو کر اپنے معتکفین ساتھیوں کے سامنے بچے سے معافی مانگ رہے ہیں لیکن! آج میں کہوں کہ میں نگران ہو کر معافی مانگوں!! میں والد ہو کر بچوں سے معافی مانگوں!!! میں شوہر ہو کر بیوی سے معافی مانگوں!! میں سیٹھ ہو کر نوکر سے معافی مانگوں!! ٹھیک ہے میرے منہ سے نکل گیا تھا، ٹھیک ہے مجھ سے غلطی

1 ... مسلم، ص1069، حدیث:6579۔

ہو گئی مگر اب معافی کیسے مانگوں؟ خدارا! آج معافی مانگ لیجئے ورنہ قیامت کے دن نیکیاں دینی پڑ جائیں گی، اس دن بڑی شرمندگی اٹھانے پڑے گی۔ اللہ کرے کہ آج ہم دنیا میں اپنے مسلمان بھائیوں کو راضی کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

اعلیٰ حضرت اور خیر خواہی

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کے کس کس وصف کی بات کریں، اعلیٰ حضرت کیسے خیر خواہ تھے، آپ نے اپنے عزیزوں، اقربا، مریدوں کی ایک فہرست بنائی ہوئی تھی۔ خاص فہرست تھی اور آپ روزانہ اس فہرست کو نکالتے اور ان لوگوں کے لئے دعائیں کیا کرتے تھے اور آپ کے مریدوں کی یہ تمنا ہوا کرتی کہ اعلیٰ حضرت اپنی فہرست میں ہمارا بھی نام لکھ دیں۔ اللہ اکبر! اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جنازے میں شرکت کیا کرتے اور جنازے میں جا کر بھی مرحوم کے لئے خوب دعائیں کرتے اور لوگوں کے دل سے آپ کے لئے دعائیں نکلا کرتی تھیں۔[1]

مسلمانوں کے لئے دعا کیجئے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ وَّ مُؤْمِنَةٍ حَسَنَةً[2] جو شخص سب مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار کرے اللہ پاک اس کے لئے ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت کے بدلے میں ایک نیکی لکھے گا تو جب بھی

1 ...حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص552۔
2 ...مجمع الزوائد، 10/352، حدیث:17598۔

اپنے لئے مانگیں تو ساری دنیا کے مسلمانوں کے لئے مانگیں۔

دعا کی قبولیت کا نسخہ

ایک بار نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا وہ دعا کر رہا تھا۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ اے اللہ! میری مغفرت فرما۔ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جب اس کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: سب مسلمانوں کو شامل کرتا تو تیری دعا مقبول ہو جاتی۔[1]

سبحان اللہ! اب ہمیں یہ فارمولا پتا چل گیا کہ اگر ساری دنیا کے مسلمان مرد و عورتوں کے لئے ہم دعا کریں تو اربوں کھربوں نیکیوں کا خزانہ مل سکتا ہے۔ آیئے! مل کر ایک بار یہ دعا ہم سب بھی کر لیتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَۃٍ اے اللہ! میری اور ہر مومن اور مومنہ کی مغفرت فرما۔ تو اب یہ اپنی عادت بنالیں کہ جب دعا مانگیں تو سب کے لئے مانگیں، سب کا بھلا سوچیں۔

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں | شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

ذکرِ اعلیٰ حضرت دلوں کا سرور ہے

بہر حال سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ وہ ذات ہیں کہ جس سمت آگئے ہیں، سکے بیٹھا دیئے ہیں۔ میں سوچ رہا تھا کہ سیّدی اعلیٰ حضرت پر اگر بیان کرنا ہو تو 40-45 منٹ کے بیان میں تشنگی ختم ہی نہیں ہوتی، پیاس ہی نہیں بجھتی کہ اتنی ساری باتیں ہیں۔ اعلیٰ

1 ...ردالمحتار، 2/286۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کردار پر ہی بات کرتے چلے جائیں اس کے علاوہ آپ کی علمی خدمات وہ الگ ہیں۔ اللہ اکبر! آپ نے کیسی کیسی تصانیف کیں۔ قرآن پاک کا وہ شاہکار ترجمہ کیا۔ کنزالایمان شریف جو آج بھی رہتی دنیا کے لئے ایک ایسا سنہرا تحفہ ہے کہ امت آج بھی آپ کی شکر گزار ہے، شاعر لکھتے ہیں :

خدمت قرآنِ پاک کی وہ لاجواب کی
راضی رضا سے صاحبِ قرآں ہے آج بھی
احمد رضا کا تازہ گُلستاں ہے آج بھی
خورشیدِ علم اُن کا دَرخشاں ہے آج بھی

امیر اہلسنّت کیسے عاشق اعلیٰ حضرت ہیں، آپ کا کونسا بیان، آپ کا کونسا مدنی مذاکرہ ہے جس میں ذکر رضا نہ ہوتا ہو بلکہ امیر اہلسنّت نے تو کنزالایمان شریف کو ایسا دعوت اسلامی والوں کو گھول کر پلایا کہ اسے نیک اعمال کے جائزے میں شامل فرمادیا کہ روزانہ کم از کم قرآن پاک کی 3 آیات ترجمہ کنزالایمان اور تفسیر قرآن کے ساتھ پڑھا جائے۔

سبحان اللہ! اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی بات ہو اور عشق رسول کی بات نہ ہو تو پھر بات ادھوری رہ جاتی ہے۔ اگر اعلیٰ حضرت کے عشق رسول کی جھلک دیکھنی ہے تو آپ کی شاندار اور مایہ ناز تصنیف وہ آپ کا نعتیہ دیوان **حدائقِ بخشش** ہے۔ اللہ اکبر! پڑھتے جایئے اور عشق رسول کے سمندر میں غوطے لگاتے جایئے۔ امیر اہلسنّت کئی بار اپنے بیانات میں، مدنی مذاکروں میں اعلیٰ حضرت کے اشعار پڑھا کرتے ہیں، ترغیب دلایا کرتے ہیں بلکہ اعلیٰ حضرت سے کیسا قلبی لگاؤ ہے کہ امیر اہلسنّت نے اپنے نعتیہ دیوان کا

نام **وسائل بخشش** رکھا، یقیناً یہ حدائق بخشش کا ہی فیضان ہے۔

حدائق بخشش کے اگر ایک ایک کلام پر بات کرنے چلیں تو ظاہر ہے وقت بہت تھوڑا ہے، آج بھی اعلیٰ حضرت عشق رسول کی یونیورسٹی ہیں، جی ہاں! اگر آج بھی کسی کو سیکھنا ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت کیسے کرنی ہے، پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر فدا کیسے ہونا ہے۔ مدینے کی حاضری کا انداز کیا ہو۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو پڑھیں کیونکہ آپ امام عشق و محبت ہیں۔

اعلیٰ حضرت کی "شاعری" واہ واہ

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری کو ایک عاشقِ رضا نے کچھ اپنے انداز میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ رنگِ رضا نرالہ ہے، اس امامِ عشق و محبت، فنافی الرسول کو اپنے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر فدا ہوتے ہوئے مختلف رنگوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔ کبھی اپنے آقا کے جلوؤں پر قربان ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ کبھی آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدموں پر، کبھی چہرۂ انور پر اور کبھی سرِ اقدس پر فدا ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کو پڑھیں تو کبھی بارگاہِ مصطفیٰ کی طرف جانے والے **رستے پر واری واری** ہو رہے ہوتے ہیں اور کبھی سرکار کے **نام پر جاں فدا** کرنے کی تمنا نظر آتی ہے، تو کبھی **سگ طیبہ کے قدم چومنے کی تمنا** تو کہیں **سگانِ کوچائے کتوں میں شمار** ہونے کی تمنا ہے، کبھی **طیبہ میں مرنے کے اشتیاق** کا رنگ دکھاتا ہے، کہیں چمک والے آقا سے **دل کو چمکانے** کی التجا ہے تو کہیں **بادِ شفاعت** سے دامنِ تر کی آبرو کی امید ہے، کہیں میدانِ محشر میں **شفیع محشر جیسے حامی کی** آمد کی امید ہے تو کہیں دربارِ رسالت میں **مجرم کی**

طرح حاضری کا انداز ہے۔ کہیں رحمت پر لاڈ کے انداز میں منہ مانگی پانے کی امید، تو کہیں اپنے اَتوار پر شرمندگی کا رنگ نظر آتا ہے۔

کس کس انداز پر گفتگو کی جائے۔ وقت کا امام کہیں تو غمزدوں کو مژدہ شفاعت کا سناتے ہیں اور کہیں شافعِ اُمم سے خبر آوری کی التجا کرتے نظر آتے ہیں۔ کہیں تاجدار ہند اپنے دل کو ناخنِ پا کا شیدہ بتاتے ہیں اور کہیں اپنے رب سے اپنے دل کو مصطفیٰ کی ولا میں گمانے کی التجا کرتے نظر آتے ہیں، کہیں سیّد زادوں کے لیے تعظیم کی انتہا کرتے نظر آتے ہیں، تو کہیں آلِ رسول کا بچہ بچہ نور کا کہتے نظر آتے ہیں۔

کوئی ایک رنگ ہو تو بیان کیا جائے، کبھی نعت لکھنے کو روحِ قدس سے طوبیٰ کی سب سے اونچی شاخ مانگتے نظر آتے ہیں تو کبھی صاحبِ قرآن کو مدح رسول بیان کرتے نظر آتے ہیں، کبھی پل صراط سے وجد کر کے گزرنے کا تصور ہے، تو کبھی محشر کی وحشت میں آقا کو دوہائی دیتے نظر آتے ہیں، کبھی آقا کی مہک سے دل کے غنچے کھلے نظر آتے ہیں، تو کہیں اپنے آقا سے غم بے شمار ہونے کی التجا پیش کرتے نظر آتے ہیں، کبھی غنی کے در پر بستر جمانے کا تذکرہ ہے تو کبھی رخصتِ قافلہ کی آہ وفغاں ہے، کبھی کمالِ حسنِ حضور کی باتیں ہیں تو کہیں مدح اہلِ دول سے بیزاری کا اعلان ہے، کہیں زمین وزمان کیوں بنے یہ بتاتے نظر آتے ہیں، تو کہیں سورج کے اُلٹے پلٹنے کی بات کرتے ہیں، کبھی اولیٰ واعلیٰ نبی کی شان بیان کرتے ہیں، کبھی کون دیتا ہے اس کی وضاحت فرماتے ہیں۔

بریلی کے تاجدار رحمۃ اللہ علیہ ہماری توجہ کبھی تو سچی بات کرنے والے کی طرف مبذول کرواتے ہیں اور کبھی ماں جب اکلوتے کو چھوڑے اس وقت بلانے والے آقا کی یاد

www.dawateislami.net

دلاتے ہیں، کبھی مسندِ رفعتِ رسول اللہ کا تذکرہ ہے تو کہیں قدرتِ رسول اللہ کی بات ہے، کہیں یادِ گل باغِ خلیل ہے، کہیں حیرانگی ہے کہ آقا کو کیا کیا کہا جائے، کبھی بتاتے ہیں کہ محشر میں کس کی رسائی ہے اور کبھی زاہدوں سے کہا جارہا ہے ہم عشقِ بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے۔ جب یادِ مدینہ تڑپاتی ہے تو سفر مدینہ کے تذکرے میں کیسے ڈوبتے ہیں، عشقِ کے بولوں میں نظر آتے ہیں، کبھی ماہِ مدینہ سے تجلی کی التجا کرتے ہیں، تو کہیں بھینی سہانی صبح کا تذکرہ کرتے ہیں، کہیں راہِ مدینہ پر چشم و سر رکھنے کی تمنا ہے، کہیں ستر ہزار فرشتوں کی حاضری کا تذکرہ ہے، کہیں عاصی کو عمر بھر رہنے کی نوید سناتے نظر آتے ہیں اور کہیں طیبہ میں مرنے کی بات کرتے ہیں، کبھی شہر شفاعت نگر کا تذکرہ کیا کرتے ہیں۔

کس کس بات پر، کس کس شعر پر، رضا کے کس کس رنگ پر بات کی جائے۔ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی راہ گزر کی شناخت بتاتے نظر آتے ہیں، تو کہیں بھیک کی تمیز کا انداز بتاتے ہیں، کہیں بے حیائیوں پر منہ چھپانے کا تذکرہ ہے تو کہیں مزے کی بھیک کی گفتگو ہے، کہیں سفر معراج کے تصور میں گم ہیں تو کہیں نوری آقا کے دربار سے پیالۂ نور بھرنے کی التجا ہے۔ جب آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجنے کا موقع آتا ہے تو عاشقوں کا امام کبھی غریبوں کے آقا، فقیروں کی ثروت پر سلام بھیجتے ہیں، تو کبھی شکم کی قناعت، مانگ کی استقامت، کان لعلِ کرامت، بھنوؤں کی لطافت، نیچی نظروں کی شرم و حیاء، اونچی بینی کی رفعت، چمک والی رنگت، لبوں کی نزاکت، دہنِ مبارک، زبان کی نافذ حکومت، بازوؤں کی قوت، دل افروز ساعت اور مصطفی جانِ رحمت پر سلام پیش کرتے نظر آتے ہیں۔

اللہ کریم سے دعا ہے کہ فیضانِ اعلیٰ حضرت سے ہم سب کے دلوں کو مستفید فرمائے۔ ہم سب کو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور امیر اہلسنّت سے یہ جملے بارہا سنے ہیں کہ اعلیٰ حضرت پر ہماری آنکھیں بند ہیں، اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت ہمارے پیشوا ہیں اور دعوت اسلامی پوری کی پوری فیضان اعلیٰ حضرت ہے۔ اللہ کریم ہمیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات پر امیر اہلسنّت کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے، نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبد الحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے "یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس" پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔



30 ستمبر 2021ء حنفیہ مسجد، قائد آباد، کراچی، پاکستان

اعلیٰ حضرت اور علمِ حدیث

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- سب سے افضل علم
- محدثین کے امام
- حدیث کی 400 کتابیں
- مَوْرِدِ نَیْنَاپَار لگا جانا
- تو پھر ٹائم کس کے لئے!!!
- سلام رضا اور اعلیٰ حضرت کی تمنا

نوٹ: یوٹیوب پر یہ بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

درودِ پاک کی فضیلت

پیارے آقا، مکی مدنی مصطفی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِذَا كَانَ یَوْمُ الْخَمِیْسِ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَائِكَةً مَعَهُمْ صُحُفٌ مِّنْ فِضَّةٍ وَاَقْلَامٌ مِّنْ ذَهَبٍ یَكْتُبُوْنَ یَوْمَ الْخَمِیْسِ وَلَیْلَةَ الْجُمُعَةِ اَكْثَرَالنَّاسِ عَلَیَّ صَلَاةً جب جُمعرات کا دن آتا ہے اللہ پاک فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم (Pen) ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ کون یومِ جُمعرات اور شبِ جُمُعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھتا ہے۔[1] یعنی جمعرات کو درودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھنے کا خصوصی اور اسپیشل انتظام ہوتا ہے۔

سبحان اللہ! ایک اور حدیث پاک ہے: جمعرات کو جو دعا مانگی جاتی ہے وہ رد نہیں کی جاتی ہے۔[2] یہ ایسے نہیں کہتے جمعرات **بھری مراد**، یہ مانگنے کی رات ہے، یہ مرادیں ملنے کی رات ہے۔ اب دیکھیں! دعوت اسلامی میں کتنی کمال کی بات ہے کہ جمعرات کی رات، قبولیت کی رات ہے اور اسی رات دعوت اسلامی کا اجتماع بھی ہوتا ہے، بیان بھی

1 ... کنز العمال، 1/250، حدیث: 2174۔
2 ... فردوس الاخبار، 1/377، حدیث: 2797۔

ہوتا ہے، ذکر بھی ہوتا ہے، سب مل کر دعا بھی کرتے ہیں۔ پتا نہیں کس کی آمین کے صدقے کس کا بیڑا پار ہو جائے تو نیت کریں کہ ہر جمعرات پابندی کے ساتھ اجتماع میں شرکت کریں گے۔

جمعۃ المبارک یہ بھی بڑا کمال کا دن ہے۔ خاص درود پاک پڑھنے کا دن ہے۔ میرے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَةَ صَلَاةٍ غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُ مِائَةِ عَامٍ جو کوئی شخص جمعہ کے دن 200 مرتبہ درود پاک پڑھے رب کریم اس کے 200 برس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔[1] درود پاک کو اپنی زندگی کا لازمی حصہ بنالیجئے۔ تو آیئے! میں بھی نیت کرلوں آپ بھی نیت کرلیں کہ آج سے روزانہ کثرت کے ساتھ درود پاک پڑھیں گے۔ آیئے! محبت کے ساتھ درود پاک پڑھ لیں۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

سیدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کیا مبارک شخصیت ہیں، کیا عظیم ہستی ہیں کہ جب بھی ان کا نام لیں تو سر ادب سے جھک جاتا ہے۔ اللہ کریم نے وہ مقام عطا کیا ہے کہ آپ علم کے بھی سمندر ہیں اور عشق میں **عاشقوں کے امام** بھی ہیں۔ آج آپ کی زندگی کا ایک بڑا نرالہ وصف ہم سمجھنے کی اور جاننے کی کوشش کریں گے اور وہ وصف **حدیث پاک** ہے۔

سبحان اللہ! حدیث پاک کسے کہتے اور پھر سیّدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ

---

1 ... جمع الجوامع، 7/199، حدیث: 22353۔

کو حدیث سے کیسا لگاؤ تھا۔ آپ کے پاس کتنا علم حدیث تھا اور ہم امتی ہیں تو امتی ہونے کے ناطے ہم کو حدیث پاک پڑھنا، سمجھنا اور عمل کرنے کا کتنا شوق ہونا چاہئے۔ ان شاء اللہ! آج ہمارا موضوع یہ ہو گا۔

حدیث کسے کہتے ہیں

پہلے تو ہم یہ سمجھ لیتے ہیں کہ حدیث کہتے کس کو ہیں۔ بنیادی طور پر ہمارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زبان مبارک سے ادا ہونے والے الفاظ کو، رسول پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاکیزہ افعال اور مبارک احوال کو **حدیث** کہتے ہیں اس کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے فرامین کو بھی حدیث کہہ دیا جاتا ہے۔ حدیث پاک کا باقاعدہ علم ہے، اسے سیکھا جاتا ہے، مدرسوں میں پڑھا جاتا ہے، پڑھایا جاتا ہے، ہمارے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کو حدیث پڑھنے کا کتنا شوق تھا پھر آپ علمِ حدیث میں مہارت کتنی رکھتے تھے اور دوسروں تک حدیث پہنچانے کا کیسا ذوق و شوق رکھتے تھے۔ اس بارے میں آج ہم کچھ جاننے کی کوشش کریں گے۔

سب سے افضل علم

اصل موضوع پر گفتگو کرنے سے پہلے اپنے دل کے مدنی گلدستے میں ایک بات سجا لیجئے کہ دینی علوم میں قرآن کریم کے بعد سب سے اہم، سب سے بڑا اور سب سے افضل علم **حدیث** ہے۔ جو عالِم دین ہے، جو مفتی ہے، جو اسلام کے متعلق کسی بھی قسم کی تحقیق چاہتا ہے، اس کے لئے لازم اور ضروری ہے کہ وہ قرآنِ کریم کا بھی علم رکھتا ہو اور کسی ماہر عاشقِ رسول، عالِم دین سے باقاعدہ حدیثِ پاک کا علم بھی حاصل کر چکا ہو۔

وہ دہن جس کی ہر بات وحیٔ خُدا

اللہ پاک نے ہمارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یہ شان عطا فرمائی تھی کہ آپ کی مبارک زبان سے نکلا ہوا ایک ایک حرف، ایک ایک لفظ، ایک ایک جملہ علم و حکمت کا گہرا سمندر ہے۔ زبانِ مصطفیٰ وہ مبارک زبان ہے کہ اس زبان سے ادا ہونے والا ہر لفظ حق، حق اور صرف حق ہوتا ہے۔ حق کے سوا اس مبارک زبان سے کچھ ادا نہیں ہوتا۔ اللہ پاک قرآنِ مجید میں اسی مبارک زبان کے بارے میں کیا ارشاد فرماتا ہے، اللہ پاک فرماتا ہے:

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۚ(۳) اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى (پ:27، نجم:3-4)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اور وہ کوئی بات خواہش سے نہیں کہتے۔ وہ وحی ہی ہوتی ہے جو انہیں کی جاتی ہے۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جو فرماتے ہیں وہ اللہ پاک کی طرف سے عطا کی ہوئی بات ہوتی ہے۔ بریلی کے تاجدار، امام عشق و محبت رحمۃ اللہ علیہ اسی مبارک منہ، اسی مبارک زبان کے بارے میں کیا خوبصورت بات لکھتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں:

وہ دہن جس کی ہر بات وحیٔ خُدا

دیکھئے! اس آیت قرآنی کا، اس شعر کا کیسا ترجمہ کیا ہے، قرآن نے کیا کہا:

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۚ(۳) اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى (پ:27، نجم:3-4)	ترجمہ کنزُ العِرفان: اور وہ کوئی بات خواہش سے نہیں کہتے۔ وہ وحی ہی ہوتی ہے جو انہیں کی جاتی ہے۔

اور میرے رضا کہتے ہیں:

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خُدا | چشمۂ عِلم و حکمت پہ لاکھوں سلام
وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں | اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

میں نثار تیرے کلام پر

میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی کیا بات ہے۔ ہر لفظ بے شمار معنی لئے ہوئے، علم و حکمت کا سمندر نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک زبان سے جاری ہوتا ہے۔ ارے یہ وہی آقا ہیں جب گفتگو فرماتے تو سامنے والے حیران ہو جاتے۔ دنیا میں کسی پڑھے لکھے آدمی، دنیا میں کسی ڈگری ہولڈر، کسی دنیاوی تعلیم یا دینی تعلیم والے بندے کے سامنے بیٹھو سمجھ آتا ہے کہ اس نے پڑھا بہت اچھا ہے، مطالعہ بڑا گہرا ہے، استاد بڑا مضبوط ہے اس لئے بڑی اچھی باتیں کر رہا ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے جب بڑے بڑے لوگ کلام کرتے، بڑے بڑے پڑھے لکھے لوگ کلام کرتے تو کہتے تھے کہ یہ فصاحت کہاں سے آئی؟ یہ بلاغت کہاں سے آئی؟ انہوں نے تو کوئی کتاب نہیں پڑھی، کسی مدرسے میں نہیں گئے، کسی استاد سے سیکھا نہیں پھر ایسی زبان کہاں سے پائی؟

سبحان اللہ! رب نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو براہِ راست علوم عطا فرمائے، براہِ راست حکمت عطا فرمائی اور وہی الفاظ، وہی زبان، وہی انداز کے بارے میں امام عشق و محبت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

میں نثار تیرے کلام پر

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! بولنے والے تو بڑے آئے، کلام کرنے والے تو بڑے

آئے مگر یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! جب آپ کلام کرتے ہیں تو بات ہی کچھ اور ہوتی ہے:

میں نثار تیرے کلام پر مِلی یُوں تو کس کو زَباں نہیں
وہ سُخن ہے جِس میں سُخن نہ ہو وہ بَیاں ہے جس کا بَیاں نہیں
ترے آگے یوں ہیں دَبے لچے فُصَحا عَرَب کے بڑے بڑے

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بات کرتے تھے، بیان فرماتے تھے، گفتگو فرماتے تھے، بڑے بڑے فصیح و بلیغ، پڑھے لکھے، وہ حیران ہو جاتے تھے، گم سم ہو جاتے تھے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کہتے تھے:

ترے آگے یوں ہیں دَبے لچے فُصَحا عَرَب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زَباں نہیں نہیں بلکہ جِسم میں جاں نہیں

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! جب آپ کلام کرتے ہیں تو لوگوں کے پاس جواب ہی نہیں بچتا تھا۔ تو میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے الفاظ کی وہ بات ہے۔

سبحان اللہ! آج عاشقانِ رسول علمائے کرام حدیث سیکھنے میں ایک عشق کا پہلو بھی ملحوظ رکھتے ہیں اور وہ پہلو یہ ہے کہ حدیث شریف نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک زبان سے نکلے ہوئے الفاظ ہیں۔ یہ وہ الفاظ ہیں جن میں دہنِ مصطفیٰ کی مہک ہے، یہ وہ الفاظ ہیں جن میں زبانِ مصطفیٰ کی چاشنی بسی ہوئی ہے، یہ وہ الفاظ ہیں جو ہمیں جانِ کائنات، فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اندازِ گفتگو کی یاد دلاتے ہیں لہٰذا عاشقانِ رسول علمائے کرام اپنے سینے کو یادِ مصطفیٰ سے آباد کرنے کے لئے، عشقِ رسول میں اضافے کے

لئے، شوق و ذوق کے ساتھ علمِ حدیث سیکھتے بھی تھے اور اسے آگے پھیلایا بھی کرتے تھے۔

اعلیٰ حضرت کی شانِ علمی

سبحان اللہ! سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شان تو دیکھئے کہ آپ کتنے علوم میں اتھارٹی رکھتے تھے، ماسٹرز رکھتے تھے۔ علماء نے بڑی تفصیل میں بحث کی ہے۔ علمائے کرام نے غور کیا کہ اعلیٰ حضرت کتنے علوم جانتے تھے اور اس کے لئے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فتاوی پڑھے گئے، آپ کی کتابیں پڑھی گئیں، آپ کی سیرت پڑھی گئی اور پھر علماء نے یہ فیصلہ کیا کہ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ 100 سے زیادہ علوم میں مہارت رکھتے تھے۔ اس بات کو یوں سمجھ لیجئے کہ

دنیا میں آپ کو کوئی بہت پڑھا لکھا آدمی ملے گا جس نے PhD کی ہوگی تو وہ کسی ایک Subject یا فیلڈ میں PhD کی ہوگی، کوئی ماسٹرز سائنس میں کرتا ہے، کوئی آرٹس میں کرتا ہے، کوئی کسی Subject میں کرتا ہے، کوئی بہت آگے بڑھے گا تو ریاضی میں بڑھے گا لیکن ایک بندہ جو زیادہ سے زیادہ 3-5 پانچ چیزوں میں PhD کر سکتا ہے وہ بھی تب جب کوئی genius minded ہو مگر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا کمال یہ ہے کہ آپ 100 کے قریب علوم میں اتھارٹی کا درجہ رکھتے تھے۔ آپ ایسے تھے کہ جب قلم اٹھاتے تھے تو اس علم کی انتہا تک بات پہنچاتے تھے۔

عِلْم کا چشمہ ہوا ہے مَوج زن تحریر میں
جب قلم تُو نے اٹھایا اے امام احمد رضا

لوگ حیران ہوتے تھے کہ کس یونیورسٹی میں پڑھا ہے؟ کس ادارے میں پڑھا ہے؟ جس

علم پر قلم اٹھاتے تو لوگ حیران ہو جاتے۔ بڑے بڑے علماء کہتے ہیں:

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شان یہ ہے ❁ آپ سے فقہ کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے فقہ کے بارے میں جواب دیا۔ ❁ آپ سے حدیث کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے حدیث کا جواب دیا۔ ❁ آپ سے ریاضی کا سوال کیا گیا، ریاضی کا Question پوچھا گیا آپ نے اس کے بارے میں جواب دیا۔ ❁ علم میراث کا سوال ہوتا ہے، علم میراث کا جواب دیتے ہیں۔ ❁ تفسیر قرآن کے بارے میں سوال ہوتا ہے اس کے بارے میں جواب دیتے ہیں۔

سنیں! ❁ آپ سے فارسی میں سوال ہوتا ہے فارسی میں جواب دیتے ہیں، ❁ انگریزی میں سوال ہوتا ہے ہاں!! ہاں!! اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے انگریزی میں جواب عطا فرمایا۔ ❁ آپ سے عربی میں سوال ہوئے آپ نے عربی میں جواب دیئے۔ ❁ آپ سے نظم کے ذریعے سوال ہوئے ❁ آپ سے اشعار کے ذریعے سوال کیا گیا، اپنے فتوے میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اشعار کے ذریعے جواب دیئے۔ کونسا علم تھا جس کا جواب آپ کے پاس نہیں تھا۔

اب علماء کا ایک طبقہ کہتا ہے کہ ہم نے جانا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ 100 علوم میں ماہر تھے۔ علمائے کرام نے یہ کیسے جانا؟ وہ کہتے ہیں کہ جو پوچھا اس کا جواب دیا تو یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ قلبِ اعلیٰ حضرت میں اس سے زیادہ علوم موجود ہوں۔ جس نے جتنا پوچھا آپ نے اتنا جواب دے دیا اگر اور پوچھتے وہ اور عطا فرماتے کیونکہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خاص نگاہِ عنایت بریلی کے تاجدار پہ تھی۔ علماء ایسے ہی نہیں کہتے:

وادی رضا کی کوہِ ہمالہ رضا کا ہے | جس سمت دیکھئے وہ علاقہ رضا کا ہے
اگلوں نے لکھا بہت کچھ علمِ دین پر | جو کچھ ہے اس صدی میں وہ تنہا رضا کا ہے

محدثین کے امام

سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا علمِ حدیث میں عالَم کیا تھا، علمِ حدیث میں بڑے بڑے علماء کو کچھ یوں سمجھئے کہ القابات دیئے جاتے ہیں، ان علماء کی درجہ بندی کی جاتی ہے، کسی کو مُحَدِّث کہا جاتا ہے، کسی کو حافِظُ الحدیث کہا جاتا ہے، کسی کو حجۃُ الاسلام کہا جاتا ہے، کسی کو شیخ الحدیث کہا جاتا ہے مگر محدثین کرام میں ایک سب سے اعلی درجہ، سب سے ماہر، سب سے ٹاپ کا درجہ ہوتا ہے، ان کو اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْنَ فِی الْحَدِیث کہا جاتا ہے یعنی وہ تمام علماء میں حدیث کے امیر ہوتے ہیں، لیڈر ہوتے ہیں اور سنیں سیّدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا مرتبہ یہ ہے کہ آپ اپنے زمانے کے سب سے بڑے مفتی، سب سے بڑے مفسر، بلاشبہ بلند رتبہ صوفی ہیں، سائنس دان بھی ہیں، زبردست ریاضی دان بھی ہیں اور حدیث کے معاملے میں اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْنَ فِی الْحَدِیث بھی ہیں۔ یہ مرتبہ بڑے بڑے علماء نے اقرار کیا کہ ہمارے زمانے میں حدیث پر جتنا علم سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھا وہ کسی کے پاس نہیں تھا اور اس بات کو ذرا ایک خوبصورت واقعے سے سمجھئے گا چنانچہ

محدث وصی احمد سورتی کی گواہی

سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے دور مبارک میں ایک بہت بڑے محدث تھے اور ان کا نام علامہ وَصِی احمد سُورتی رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ یہ اعلیٰ حضرت کے دوست بھی تھے۔ وصی احمد

سورتی رحمۃ اللہ علیہ نے 40 سال تک حدیثِ پاک کی خدمت کی اور حدیثِ پاک کی معتبر کتاب بخاری شریف آپ کو زبانی یاد تھی۔ حدیث شریف کا اتنا علم تھا۔ محدث وصی احمد سورتی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شاگرد ہیں، سبحان اللہ! وہ بھی بہت بڑے عالم دین ہیں۔ سیدی محمد اشرفی میاں جیلانی رحمۃ اللہ علیہ یہ خود بھی بعد میں بہت بڑے محدث بنے بلکہ **محدثِ اعظم ہند** کہلائے یعنی وصی احمد سورتی رحمۃ اللہ علیہ ایسے عالم دین تھے کہ جن کے شاگرد محدثِ اعظم ہند کہلائے۔

ایک دن سیدی محمد اشرفی میاں جیلانی اپنے استاد محترم محدث وصی احمد سورتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کہتے ہیں: حضور! آپ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا جب ذکر کرتے ہیں تو بڑی عقیدت سے کرتے ہیں۔ آپ بار بار ان کی باتیں کرتے ہیں، آخر وجہ کیا ہے؟ جب استاد سے شاگرد نے یہ سوال کیا جو اتنا ہونہار شاگرد ہے تو محدث وصی احمد سورتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پتہ ہے کیا کہتے ہیں؟ جواب دینے سے پہلے ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ کہتے ہیں:

الحمدللہ! میرا خاندان پہلے سے مسلمان تھا مگر جب سے میں اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے لگا ہوں، مجھے ایمان کی حلاوت یعنی مٹھاس مل گئی ہے اور بس جن کے صدقے سے ایمان کی حلاوت نصیب ہوئی ہے، ان کی یاد سے میں اپنے دل کو تسکین دیتا رہتا ہوں۔[1]

1 ...ماہنامہ المیزان بمبئی، صفحہ: 247۔

ذرا سنیں تو سہی! محدث وصی احمد سورتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ پر غور کیجئے۔ وقت کا اتنا بڑا عالم، محدث اعظم، 40 سال جس نے حدیث کی خدمت کی ہو وہ کیا کہتا ہے: ایمان کی حلاوت جو ہے، مٹھاس جو ہے، وہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے ملی ہے۔ اللہ اکبر! سیدی اعلیٰ حضرت کا ایمان کیسا ہو گا؟ آپ کا تقوی کیسا ہو گا؟ اور سبحان اللہ! کہتے ہیں: میں اعلیٰ حضرت کا ذکر کرتا ہوں مجھے اس سے تسکین ملنا شروع ہو جاتی ہے۔

ابھی بھی جتنے عاشقانِ رسول مجھے سن رہے ہوں گے، جس کے دل میں عشقِ رسول کی شمع ہے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کرو تو وہ شمع اور روشن ہونا شروع ہو جاتی ہے کیونکہ بریلی کے تاجدار تو لکھتے ہیں:

جان ہے عشقِ مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اٹھائے کیوں

سمجھ نہیں آتی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کہاں سے الفاظ لاتے تھے۔ یہ تخیل کیسا ہے۔ ارے کبھی درد میں بھی مزہ ہوتا ہے۔ بندہ کہتا ہے: درد نہیں ہونا چاہیے۔ درد میں تو تکلیف ہوتی ہے مگر میرے امام سے پوچھئے، کہتے ہیں: عشقِ رسول میں جب درد ہوتا ہے اس کا مزہ ہی اور ہوتا ہے۔ دنیا میں درد ہو تو ڈاکٹر کے پاس سے دوا چاہیے اور امام عشق و محبت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

جس کو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں

مجھے دوا کیوں چاہیے!!! ارے میں تو چاہتا ہوں یہ درد اور بڑھتا رہے۔ یہ درد کبھی ختم نہ ہو۔ یہی بات، یہی تخیل آپ کے برادر شہنشاہ سخن مولانا حسن رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

لکھتے ہیں:

مِرے دل کو دردِ الفت وہ سُکون دے الٰہی

کمال کا خاندان ہے، کمال کی باتیں ہیں، ارے درد میں سکون کدھر سے آگیا، کہتے ہیں: دنیا کہتی ہے: یا اللہ! بے قراری ختم ہو جائے، قرار دے دے، مگر شہنشاہ سخن کہتے ہیں:

مِرے دل کو دردِ الفت وہ سُکون دے الٰہی
مری بیقراریوں کو نہ کبھی قرار آئے

یہ بے قراری بڑھتی رہے، یہ درد بڑھتا رہے کیونکہ جب یہ درد بڑھتا ہے ناں تو بندہ دنیا کے درد بھول جاتا ہے۔ جب یہ تکلیف، یہ بے قراری بڑھتی ہے تو دنیا کے معاملات سے بندہ دور ہو جاتا ہے۔ یہی تخیل اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک اور شعر میں لکھا، مثال کے طور پر ابھی جو عشقِ رسول کی کیفیت میں، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یادوں میں گم ہو گا، جب آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد غالب ہوتی ہے اس کو اپنے اور غم یاد نہیں آتے، اب وہ دنیا کے سارے غم بھول جاتا ہے اور یہی بات بریلی کے تاجدار رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو

آپ کو کوئی بھی تکلیف ہے لیکن جب آپ پر عشقِ رسول کی کیفیت طاری ہوتی ہے، مدینے کی یاد تڑپاتی ہے، آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد دل پر غالب ہوتی ہے تو وہ سارے رنج، ساری تکلیفیں بھول جاتا ہے۔ ذکرِ مصطفیٰ کی یہ شان ہے، کہتے ہیں:

ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو
جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

اب ذرا سوچیں! وہ کیسی شخصیت ہوں گی جن کا ذکر کر کے محدث وصی احمد سورتی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں ذکرِ رضا کرتا ہوں، دل کو تسکین ملنا شروع ہو جاتی ہے۔ اور یہ بڑے بڑے علماء کا بھی کہنا ہے۔

امیر المومنین فی الحدیث

عام طور پر شاگرد کو تو اپنے استاد سے بڑی محبت ہوتی ہے۔ وہ کہتے ہیں: حضور! ایک بات تو بتائیں، آپ نے 40 سال حدیث کی خدمت کی ہے، بخاری آپ کو زبانی یاد ہے، تو کیا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ حدیث میں آپ کے برابر ہیں؟ کیا وہ حدیث میں آپ جتنا رتبہ رکھتے ہیں؟ آپ کے برابر ہیں؟ ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں! محدث وصی احمد سورتی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب سن کر ہو سکتا ہے سیدی محمد اشرفی میاں جیلانی رحمۃ اللہ علیہ خوش ہو گئے ہوں کہ میرے استاد کا مرتبہ بہت بڑا ہے۔

فرمایا: ہرگز نہیں! احمد رضا میرے برابر نہیں ہیں، یہ وصی احمد سورتی کہتا ہے: میں سالہا سال اعلیٰ حضرت سے علمِ حدیث سیکھتا رہوں، ان کی شاگردی اختیار کروں پھر بھی ان کے قدموں کے برابر نہیں پہنچ سکتا۔ وہ امیر المومنین فی الحدیث ہیں۔[1]

اللہ اکبر! یہ بات کون کہہ رہا ہے، اپنے زمانے کا محدث کہہ رہا ہے، جس کے شاگرد

1 ...ماہنامہ المیزان بمبئی، صفحہ: 247۔

محدث اعظم ہند بنتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شاگردی سالہا سال بھی اختیار کرلوں میں اُن کے قدموں کے برابر نہیں پہنچ سکتا۔ اللہ پاک نے ایک ہی شخصیت کو کتنے علوم سے نوازا تھا۔

سبحان اللہ! اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو مکہ مدینہ کے علماء نے سند حدیث دی اور جب میرے رضا خود مکے مدینے پہنچتے ہیں، لوگوں میں خبر پھیل گئی، بریلی کے تاجدار رحمۃ اللہ علیہ مکہ پاک آئے ہیں، عرب و عجم کے ہی نہیں بلکہ دنیا کے کئی ملکوں کے علمائے کرام آتے ہیں اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کرتے ہیں: حضور! آپ ہمیں کوئی حدیث کی سند دیجئے تاکہ اپنی حدیث کی سند میں ہم آپ کا نام بھی ذکر کر سکیں کہ ہمیں احمد رضا نے بتایا ہے۔ سبحان اللہ! آپ کو یہ مقام حاصل تھا۔

حَرَم والوں نے مانا تم کو اپنا قبلہ و کعبہ
جو قبلہ اہلِ قبلہ کا ہے وہ قبلہ نُما تم ہو

درس حدیث میں علمی نکات

1303 ہجری پیلی بھیت کا واقعہ ہے۔ محدث وصی احمد سورتی رحمۃ اللہ علیہ نے مدرسہ الحدیث کی بنیاد رکھی اور وہاں پر ملک کے بڑے بڑے علماء کو دعوت دی، بڑے بڑے محدثین آئے تھے، بڑے بڑے مفتیانِ کرام موجود تھے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف لائے۔ اعلیٰ حضرت کو بیان کی دعوت دی گئی۔ ویسے اعلیٰ حضرت جلسوں میں بہت کم جاتے تھے، اتنا بڑا جلسہ تھا، جس میں بڑے بڑے مفتیان کرام تھے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے علم حدیث پر بیان کرنا شروع کیا۔ سنئے! بیان کیسا کیا، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ

علیہ 3 گھنٹے تک بیان فرماتے رہے، ایسے علمی نکات بیان کیے کہ بڑے بڑے علمائے کرام حیران تھے اور وہ حیرت سے بیان سن رہے تھے، جیسے ہی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بیان ختم کیا، محدث سہارن پوری رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے بے ساختہ آگے بڑھے اور جلدی سے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں کو بوسا دیا اور زبان حال سے گویا یہ اعلان کر رہے تھے۔[1]

سِکّہ بٹھایا ایسا حیرت میں سب ہیں قاسمؔ | جس سمت بھی ہے آیا احمد رضا ہمارا

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

علم حدیث میں مقام و مرتبہ

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو علم حدیث پر ملکہ کیسا تھا۔ حدیثیں کتنی یاد تھیں۔ ایک بار سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: آپ نے حدیثِ پاک کی کون کون سی کتابیں پڑھی اور پڑھائی ہیں؟ اس پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے تو عِلْمِ حدیث کی چند کتابوں کے نام گنوائے مثلاً بُخاری، مُسْلِم، اَبُوْدَاوٗد، تِرْمِذِی، نَسَائِی، اِبْنِ مَاجَہ، یُوں 31 کتابوں کے نام گنوانے کے بعد فرمایا: (یہ اور ان سمیت) عِلْمِ حدیث کی 50 سے زائِد کتابیں میرے دَرْس وتَدْرِیس اور مُطَالعہ میں رہیں۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! 50 سے زائِد کتابیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے دَرْس وتَدْرِیس اور مُطَالعہ میں رہی ہیں۔ شاید سننے والا یہ سوچے بس 50 کتابیں!!!! یہ تو کوئی زیادہ نہیں ہیں مگر

1 ... جامع الاحادیث، 1/407۔
2 ... اظہار الحق الجلی، ص 40۔

ان کتابوں کی تفصیلات میں جائیں تو یہ صِرف نہیں ہے ، 50 کتابوں کا مطلب ہے : ہزاروں صفحات اور لاکھوں حدیثیں۔ ان میں سے صِرف

- بُخاری شریف کے صفحات: 1 ہزار 823 ہیں اور اس میں 7 ہزار 563 احادیث ہیں۔
- مُسلِم شریف کے صفحات: 1 ہزار 157 ، اس میں 3 ہزار 33 احادیث ہیں۔
- ابو داؤد کے صفحات: 820 ، احادیث: 5 ہزار 273
- ترمذی کے صفحات: 884 ، احادیث کی تعداد: 3 ہزار 958
- نَسائی کے صفحات: 905 ، احادیث کی تعداد: 5 ہزار 769
- اِبنِ ماجہ: صفحات: 705 ، احادیث کی تعداد: 4 ہزار 341۔

یُوں ہی ان 50 کتابوں میں سے صِرف 20 کتابوں کی جلدیں، ان کے صفحات اور ان میں ذِکر کی گئی احادیث کی تعداد دیکھی گئی تو یہ ٹوٹل: 49 جلدیں بنیں، ان کے کل صفحات 29 ہزار 903 اور ان میں کل احادیث ہیں: 1 لاکھ 34 ہزار 811۔

یہ ابھی حدیثِ پاک کی صرف 20 کتابوں کی تفصیل ہے اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مطالعہ میں کتنی کتابیں رہی ہیں؟ 50 سے زائد کتابیں۔ اگر ان تمام کتابوں کی تفصیلات پر نگاہ کی جائے تو اندازہ کیجئے! یہ کتنے ہزار صفحات ہوں گے ، کتنی لاکھ حدیثیں ہوں گی جو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے دَرْس وتَدْرِیس میں شامِل تھیں۔

حدیث کی 400 کتابیں

یہاں یہ مدنی پھول بھی ذہن میں رکھنے کا ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ چونکہ ایک سُوال کا جواب دے رہے تھے ، لہٰذا اِجْمَالاً فرمایا: 50 سے زائِد کتابیں۔ **اس زائِد سے کیا مراد**

ہے؟ 55 کتابیں، 60 کتابیں، 70 کتابیں، 50 سے کتنی زائِد کتابیں؟ اس بارے میں تحقیق کی گئی، بعض عاشقانِ اعلیٰ حضرت عُلَمائے کرام نے 8 سال محنت کی، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی ہوئی 350 کتابیں جمع کیں، انہیں پڑھا، ان 350 کتابوں میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جتنی اَحادیث ذِکْر فرمائی ہیں، ان اَحادیث کو الگ کیا گیا تو یہ کل 10 ہزار حدیثیں جمع ہو گئیں، پھر حدیثِ پاک کی اَصْل کتابوں میں ان احادیث کو تلاش کیا گیا تو پتا چلا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ان 350 کتابوں میں جو اَحادیث ذِکْر فرمائی ہیں وہ حدیثِ پاک کی 400 کتابوں سے لی گئی ہیں یعنی اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ حدیثِ پاک کی 400 کتابیں ہیں جو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں رہا کرتی تھیں، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ انہیں دیکھتے تھے، ان سے اَحادیث پڑھتے تھے اور تحریر کے دوران نقل فرمایا کرتے تھے۔

پھر یہ بھی خیال رہے کہ یہ جو تحقیق کی گئی ہے، یہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی صِرْف 350 کتابوں پر کی گئی ہے جبکہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی ہوئی کتابیں 1000 سے زیادہ ہیں اگر تمام کتابوں سے احادیث جمع کی جائیں تو اندازہ کیجئے! حدیث پاک کا کتنا بڑا ذخیرہ جمع ہو جائے گا۔

یہ ہے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا حدیثِ پاک کے ساتھ لگاؤ، احادیث پڑھنے کا شوق و ذوق پھر اس کے ساتھ ساتھ کمال دیکھئے! عِلْمِ حدیث ایک عِلْم ہے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ صِرْف عِلْمِ حدیث کے ماہِر نہیں ہیں بلکہ 100 سے زائِد عُلُوم میں آپ پُوری مہارت رکھتے تھے یعنی یہ اتنا مطالعہ صِرْف ایک عِلْم کے متعلق ہے تو 100 سے زائِد عُلُوم میں ہر عِلْم

کے متعلق اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کتنا مطالعہ کرتے ہوں گے؟ کتنی کتابیں پڑھتے ہوں گے؟ پھر اس کے ساتھ ساتھ تحریری کام بھی ہیں، فتوے بھی لکھے جاتے ہیں، اعلیٰ حضرت پیرِ کامِل بھی ہیں، مُرید بھی حاضِر ہوا کرتے تھے، ان کی تربیت بھی کی جاتی تھی، اعلیٰ حضرت استاد بھی ہیں، مدرسے میں پڑھایا بھی کرتے تھے، اُمَّت کے مَسائِل بھی حل فرمایا کرتے تھے، ان تمام مَصْرُوفیات کے باوُجُود اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جتنا مطالعہ فرماتے تھے، اس سب کو دیکھ کر عقل دَنگ رہ جاتی ہے اور جھنجھلا کر کہتی ہے:

اللہ کی عطا ہے سرکار کی رضا ہے | فیضانِ غوث و خواجہ احمد رضا ہمارا

علم حدیث کی تبلیغ واشاعت

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ اپنی گفتگو میں احادیث پڑھا کرتے، جو بات کہتے اسے قرآنی آیات یا اَحادیث سے ثابت کیا کرتے تھے، آپ سے سُوال ہوتا تو اس کے جواب میں کَثْرت سے احادیث ذِکْر کرتے، اُن اَحادیث کے مَعانی بیان فرماتے، اَحادیث کی شَرْح بیان کیا کرتے تھے۔ آیئے! اب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے علم حدیث کو تھوڑا سمجھتے ہیں اور ان باتوں سے آپ کو سمجھنا آسان ہو جائے گا:

آپ سے ایک سوال ہوا کہ

کسی کو خدا سمجھ کر نہیں بلکہ اسے بندہ سمجھ کر، صرف اس کی تعظیم کے لئے اسے سجدہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے یہ سوال ہوا۔ جواب دو لائنوں میں بھی دیا جاسکتا تھا لیکن اعلیٰ حضرت نے قرآنی آیات اور 40 حدیثوں کی روشنی میں یہ ثابت کیا، یہ فتویٰ لکھا کہ غیر

خدا کی تعظیم کے لئے سجدہ کرنا پہلے کی شریعتوں میں جائز تھا مگر ہماری شریعت میں حرام ہے۔

آپ سے سوال ہوا لوگ کہتے ہیں کہ

مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دافعُ البلا یعنی مصیبت دور کرنے والا کہنا شرک ہے۔اس کے بارے میں آپ بتایئے؟

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا جواب لکھا سنئے! جواب میں 300 حدیثیں ذکر فرمائیں۔

ایک مسئلہ کے جواب میں میرے رضا نے 300 حدیثیں لکھیں اور الحمدللہ !بتایا کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ پاک کی عطا سے دافع رنج وبلا ہیں۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں سوال ہوا

بعض لوگ کہتے ہیں رسول اکرم، نور مجسم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اگر تمام نبیوں سے افضل ہیں تو اس میں قرآن وحدیث سے کوئی دلیل لایئے۔

امام عشق ومحبت رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ایمان افروز جواب لکھا 100 احادیث لکھ کر ثابت کیا کہ اللہ پاک کے فضل سے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تمام نبیوں کے سردار ہیں۔

فرشتوں کی پیدائش کیسے ہوئی؟

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوتا ہے اپنے فتاوی میں قلم اٹھاتے ہیں، جواب لکھتے ہیں اور 24 حدیثیں ذکر فرمائیں۔

ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم روزِ قیامت شفاعت فرمائیں گے، جب اس موضوع پر جواب لکھتے ہیں تو کلام کرتے ہوئے 40 احادیث ذکر کیں۔

داڑھی رکھنے پر سوال ہوا، اس کے جواب میں 56 حدیثوں کا ذکر کیا۔

ایک فتوے میں والدین کے حقوق کے متعلق سوال ہوتا ہے، ایک ہی موضوع پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے 91 حدیثیں تحریر فرمائیں۔

عِلْم کا چشمہ ہوا ہے مَوج زن تحریر میں
جب قلم تُو نے اٹھایا اے امام احمد رضا

حدیث پر عمل کا جذبہ

سنیں! ایک حدیث کا علم ہے، دوسری حدیث پاک سے محبت ہے، تیسرا حدیث شریف پر عمل کا جذبہ کیسا ہے۔ حدیث پاک کو میں بھی سنتا ہوں، آپ بھی سنتے ہیں۔ پہلے تو آج حدیث شریف سے محبت بڑھا لیجئے۔ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی باتیں ہیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ذکر ہے، ہمیں کتنی حدیثیں یاد ہیں؟ ہم کتنی حدیثیں پڑھتے ہیں؟ پتہ نہیں دنیا بھر کے لوگوں کے اقوال پڑھتے ہیں۔ فلاں نے یہ کہا تھا، فلاں فلسفی نے کہا، فلاں کا یہ جملہ ہے، ہمیں دوسروں کے جملے یاد ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! میں خود سے اور آپ سب سے سوال کرتا ہوں، بتایئے ہمیں نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی کتنی حدیثیں یاد ہیں؟ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی باتیں کتنی یاد ہیں؟ جن کا کلمہ پڑھا، جنہوں نے ہماری شفاعت کرنی ہے، ان کی باتیں یاد ہی نہیں ہیں، ہم پڑھتے ہی نہیں ہیں۔ ایسا نہ کریں، ہمارے سینے میں نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی باتیں ہونی چاہئیں۔ یہ سینہ مدینہ بنالیجئے، آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یادوں کا خزینہ بنالیجئے، سنیں! اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو حدیثیں تو ہزاروں، لاکھوں یاد تھیں مگر عمل کیسا تھا!!!

بارش میں طواف

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک بار مکہ پاک میں آئے اور طبیعت خراب ہوگئی۔ دواو غیرہ لی جیسے ہی تھوڑا سا باہر نکلے تو دیکھا بادل آگئے ہیں۔ طبیعت ٹھیک نہیں تھی مگر فوراً حرم پاک میں پہنچ گئے اور حرم میں پہنچے تو بارش شروع ہوگئی۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مجھے حدیث یاد آگئی کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: **جو بارش میں طواف کرے، وہ رحمت الٰہی میں تیرتا ہے**۔ طبیعت ٹھیک نہیں ہے، اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو ہوتا ہے ہو جائے، بس! آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان ہے: مجھے رحمت میں تیرنا ہے۔[1] آپ نے طواف شروع کر دیا۔ حدیث پڑھی بھی ہے، عمل کا جذبہ بھی ہے۔ حدیث پر یقین بھی ہے۔

مصیبت زدہ کو دیکھ کر دعا پڑھنا

ایک بار اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں کچھ بیماری ہوگئی۔ ڈاکٹروں نے کہا: کتاب چھوڑ دیجئے، پڑھنا چھوڑ دیجئے، لکھنا چھوڑ دیجئے، ورنہ بینائی چلی جائے گی، اتنے اتنے سال بعد آپ کی بینائی ختم ہو جائے گی۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو کسی نے کہا: 15 دن تو چھوڑ دیجئے، آپ کہتے ہیں: میں 15 منٹ کتاب نہیں چھوڑ سکتا، مجھے فتوے دینے ہیں، امت کی رہنمائی کرنی ہے، نیکی کے کاموں کا انبار ہے، ڈاکٹر منع کرتے ہیں، حکیم منع کرتے ہیں، کہا: نہیں مانو گے تو آنکھیں چلی جائیں گی۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو حدیث یاد آئی کہ میرے

1 ...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص209۔

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کسی بیمار کو دیکھ کر جو کوئی یہ دعا پڑھ لے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰى كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا

وہ مصیبت اُسے نہیں ہو گی، وہ مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے موتیے کی بیماری والے ایک شخص کو دیکھ کر یہ دعا پڑھ لی، قلم نہ چھوڑا، کتابیں نہ چھوڑیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ڈاکٹر کہتے ہیں کہ بینائی چلی جائے گی۔ جب سے دعا پڑھی ہے 30 سال ہو گئے ہیں، آنکھیں سلامت ہیں۔[1] حدیث پر یقین بھی تو ہو ناں، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت کا دعویٰ بھی ہے اور دل میں یقین بھی نہیں ہے۔

مَوْرِیْ نَیَّا پار لگا جانا

سنیں اور اعلیٰ حضرت سے یقین سیکھیں۔ حج کا موسم تھا اپنی والدہ کے ساتھ سمندری جہاز میں مدینے جا رہے تھے، سمندر میں طوفان آ گیا۔ اتنا خطرناک طوفان کہ لوگوں نے جہاز میں ہی کفن پہن لئے کہ اب تو گئے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ بھی آپ کے ہمراہ تھیں۔ آپ نے والدہ ماجدہ کو تسلی دیتے ہوئے عرض کی: ماں جی! گھبرائیں نہیں، کچھ نہیں ہو گا۔ ماں بھی پریشان تھیں، آپ کی والدہ ماجدہ بڑی عمر کی تھیں۔ کہا: ماں! میں خدا کی قسم کھاتا ہوں! ہماری کشتی نہیں ڈوبے گی۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پُر سکون تھے، ماں کے سامنے قسم بھی کھالی۔ کچھ دیر ہوئی اور طوفان چلا گیا، کشتی ٹھیک ہو گئی تو ماں نے کہا: بیٹا! یہ تو بتاؤ یہ قسم کیسے کھائی تھی؟ ماں بھی جانتی تھی ناں یہ مفتی ہے، عالم ہے ایسی قسم

1 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص 70۔

کیسے کھالی۔ کہا: میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی وہ حدیث پڑھی ہے جس کا مضمون ہے کہ جو کوئی کشتی میں سوار ہو اور یہ دعا پڑھ لے:

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

اس کی کشتی نہیں ڈوبے گی، ماں! میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا تھا کشتی کیسے ڈوب سکتی ہے۔[1] ہو سکتا ہے بریلی کے تاجدار نے اسی طوفان کے عالم میں وہ شعر لکھا ہو کہ

آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک اور جگہ ارشاد فرماتے ہیں:

اَلْبَحْرُ عَلَا وَ الْمَوْجُ طَغٰی مَنْ بے کَس و طُوفاں ہَوْش رُبا
مَنْجدھار میں ہُوں بِگڑِی ہے ہَوا مَوْرِیْ نَیَّا پار لگا جانا

شعر کا مطلب: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! سمندر میں طُوفان برپا ہے، پانی کی لہریں بپھر رہی ہیں، میں بے کَس ہوں اور طوفان ایسا کہ بندے کے ہوش اُڑ جائیں، یارَسُول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! ایسی حالت میں میری کشتی منجدھار میں پھنس گئی ہے، ہوا بھی مُخالف سَمت کی چَل رہی ہے، اب بَس آپ ہی کا سہارا ہے، میری کشتی پار لگا دیجئے۔

یقین رکھیں برکت پائیں

اللہ اکبر! یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی باتوں پر یقین تھا، فضائل تو میں بھی سنتا ہوں،

1 ...ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص 181۔

www.dawateislami.net

آپ بھی سنتے ہیں، ہمارا مسئلہ ہی یہی ہے۔ ہم وظیفہ تو پڑھتے ہیں مگر یقین نہیں ہوتا بلکہ یہ یقین ہوتا ہے کہ **کچھ نہیں ہوگا**۔ جی ہاں! ایسا ہی ہوتا ہے، تعویذ لے کر آئیں گے اور یہ بھی کہیں گے کہ چلو پہن لیتے ہیں **ہوتا تو کچھ نہیں ہے**، ایسا مت کیجئے، یقین رکھئے بلکہ علماء فرماتے ہیں: جس کو وظیفے، تعویذ، دعا پر یقین نہ ہو اس کی نہ دعا قبول ہوتی ہے نہ اس کا وظیفہ عمل کرتا ہے۔ یہ یقین یہ عمل کرواتا ہے۔

بارش تو ہوگی

اللہ سے مانگ رہے ہیں اور یقین بھی نہیں ہے تو پھر ملنا کدھر سے ہے۔ جو دینے والا خالق ہے، بندے کو رب پر ہی بھروسہ نہیں ہے تو کام کیسے ہوگا؟ کوئی آپ کو کہے: مدد کر دیں لیکن لگتا نہیں آپ کرو گے۔ آپ یہی بولیں گے: جب آپ کو لگتا ہے میں کروں گا ہی نہیں پھر مانگنے کیوں آئے ہو۔ دعا مانگ رہے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں ہوتا تو کچھ نہیں ہے، اپنی دعا پر یقین ہی نہیں ہوتا۔ یہ واقعہ سنیں:

ایک گاؤں میں بارش نہیں ہو رہی تھی۔ بہت ٹائم گزر گیا، گاؤں والوں نے فیصلہ کیا کہ بارش نہیں ہو رہی، سب مل کر میدان میں جمع ہوتے ہیں اور اللہ پاک سے دعا کرتے ہیں، گاؤں والے جب جمع ہوئے تو ایک نوجوان چھتری لے کر آیا تو لوگوں نے اس کا مذاق اڑایا اور کہا: اللہ کے بندے! کتنے سال ہوگئے، آج تک بارش کا ایک قطرہ نہیں برسا۔ مویشی پیاسے، کنویں سوکھ گئے، کھیتیاں برباد ہوگئیں اور تم چھتری لے کر آگئے۔ وہ نوجوان کہتا ہے: مانگنے کس سے آیا ہوں؟ اللہ سے مانگنے آیا ہوں ناں، بارش دینے والا وہی ہے، بارش ہوگئی تو کیا بھیگتا ہوا جاؤں گا؟

سبحان اللہ ! علماء کہتے ہیں: اس نوجوان کے یقین کی برکت سے دعا شروع ہوئی اور بارش بھی شروع ہو گئی۔ اس نوجوان نے چھتری کھولی، وہ چھتری کے نیچے گیا باقی سارا گاؤں بھیگتا ہوا گیا۔ اپنے اندر یقین تو لائیے۔

آج بھی ہو جو براہیم سا ایماں پیدا | آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

آج بھی آپ کے لئے آگ گلزار بن جائے گی مگر وہ یقین، وہ ایمان، حضرت ابراہیم علیہ السلام والا یقین دل میں لانا ہو گا۔ ہمارے دل میں یقین ہی نہیں ہے تو کہاں سے وظیفہ کام کرے گا۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: طوفان سے کچھ نہیں ہونا، طوفان سے کچھ نہیں ہوا۔ آنکھیں ضائع نہیں ہوں گی تو آنکھیں ضائع نہیں ہوئیں کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وعدوں پر، سچے وعدوں پر بریلی کے تاجدار کو یقین تھا۔ ان سے سیکھیں، ان سے سمجھیں کہ یہ حدیث پاک اور میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زبان سے جو نکلا اس پر کیسا یقین ہوتا تھا۔

سبحان اللہ ! باتیں تو بہت ساری ہیں بہر حال ہمیں بھی چاہئے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حدیثوں کو ہم غور سے پڑھیں، سنیں، اس کے لئے ٹائم نکالیں۔ پہلے کے زمانے میں لوگ حدیث کے لئے کیا کرتے تھے۔ اور اس واقعے سے حدیث شریف کی اہمیت کو سمجھئے چنانچہ

سال بھر روزے کی شرط

حضرت ابو العباس مُسْتَغْفِرِی ایک حدیث کے لئے مصر گئے تو وہاں کے محدث صاحب نے

کہا کہ اگر حدیث سننی ہے تو پہلے ایک سال کے روزے رکھ کے آؤ۔ آپ نے ایک سال کے روزے رکھے اس کے بعد انہوں نے آپ کو ایک حدیث سنائی۔[1] ذرا سوچئے تو سہی! ہمارے بزرگان دین ایک حدیث کے لئے ایک ملک سے دوسرے ملک کا سفر کرتے تھے۔

تو پھر ٹائم کس کے لئے!!!

پیارے اسلامی بھائیو! یہ سفر ہوائی جہاز کا نہیں ہوتا تھا بلکہ گھوڑوں کا، اونٹوں کا ہوتا تھا اور ایک شہر سے دوسرے شہر مہینوں میں پہنچتے تھے اور ایک حدیث سنتے تھے کیونکہ جن کے پاس سننے کے لئے جاتے تھے ان کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حدیث ہوتی تھی یا پھر ان کے پاس کسی دوسرے صحابی کے واسطے سے کوئی حدیث ہوتی تھی اور ان کی یہ خواہش ہوتی تھی کہ میں ان سے وہ حدیث سن لوں۔

آج ہمارے پاس حدیث کی کتابیں ہیں، سافٹ ویئرز ہیں، ارے جناب بہت ساری چیزیں موجود ہیں مگر ہمارے پاس کہانیاں پڑھنے کا، ڈائجسٹ پڑھنے کا، ناول پڑھنے کا ٹائم ہے۔ موبائل پر گھنٹوں پتہ نہیں کون کون سے پیج گھوم رہے ہوتے ہیں، ٹائم نہیں ہے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی باتیں پڑھنے کا ٹائم نہیں۔ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پیارے فرامین پڑھنے کا ٹائم نہیں، خدا کی قسم! براہ راست حدیث پڑھو وہ دل میں اتر جاتی ہے کیونکہ باتیں کس کی ہیں۔

1 ... جامع الاحادیث، 19/405۔

اللہ اللہ حضور کی باتیں مرحبا رنگ و نور کی باتیں

صلوۃ وسلام میں تو ہم پڑھتے ہیں کہ نبی پاک کی باتیں کیسی تھیں لیکن کتاب میں کب پڑھیں گے ؟دل میں کب اتاریں گے ؟

اللہ اللہ حضور کی باتیں مرحبا رنگ و نور کی باتیں

چاند جن سے ضیائیں لیتا ہے اور تارے سلام کہتے ہیں

میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی باتیں پڑھیں، عمل کرنا شروع کر دیجئے، آپ کی دنیا بھی اچھی ہو جانی ہے، آخرت بھی اچھی ہو جانی ہے اور سبحان اللہ ! دعوتِ اسلامی کے علمی و تحقیقی شعبے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامک ریسرچ سینٹر) نے حدیثِ پاک کی بہت ساری اُردو کتابیں تیار کر دی ہیں، جس کی وجہ سے حدیثیں پڑھنا آسان ہو گیا، سمجھنا آسان ہو گیا۔[1]

علما سے سیکھیں

آج کل ایک اور بڑا مسئلہ ہے، لوگ دین بھی سیکھتے ہیں تو کہتے ہیں: میں تو سب کی سن رہا ہوتا ہوں۔ انٹرنیٹ پر سرچ کریں گے جو نظر آیا کیا اس کی سننا شروع کر دیں گے ؟ مجھے آج تک ایک بات سمجھ نہیں آئی آپ کو اپنا گھر بنانا ہو تو کبھی آپ نے گھر کا نقشہ کسی موچی سے بنوایا ہے ؟ گھر کے پاس موچی ہے، یہ چپل بڑی اچھی سیتا ہے، اس سے گھر کا نقشہ بھی بنا لیتے ہیں۔ لوگ پاگل ہی کہیں گے، بھئی ! وہ چپل سینا جانتا ہے، گھر بنانا نہیں جانتا۔

---

1 ...دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے احادیث پر مشتمل شائع ہونے والے چند کتب و رسائل کے نام یہ ہیں: (1) فیضان ریاض الصالحین (2) انوار الحدیث (3) فیضان اہل بیت (4) اربعین عطار۔ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے انہیں ہدیۃً طلب کیا جاسکتا ہے اور دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے فری میں ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے۔ سگِ عطار عبدُ الحبیب عطاری

کبھی ایسا ہوا کہ لوہار کی دکان پر گئے، کہا: لوہار بڑا اچھا کاٹتا ہے، ہڈی بھی کاٹ کے سیٹ کر دے۔ ارے بھئی! یہ ڈاکٹر کا کام ہے، لوہار کا کام نہیں ہے۔

اسی طرح آپ نے کپڑے سلوانے ہیں تو آپ کہیں یار وہ میرا ایک دوست ہے اس کی میڈیسن کی دکان ہے اس کو کہہ دیتا ہوں کپڑے بھی سی دے۔ کپڑے درزی سلائی کرے گا، ڈاکٹر دوا دے گا، نقشہ بلڈر بنا کر دے گا، جب سب چیزوں کے لئے ایکسپرٹ کے پاس جاتے ہیں تو کیا دین کسی سے بھی سیکھ لیں گے ؟؟؟ اور جو وہ سکھانا چاہے ہم سیکھ لیں گے ؟؟؟ کیا یہ دین کے ساتھ مذاق نہیں ہے ؟؟؟ باقی ہر چیز کے لئے ماہر چاہئے، ایکسپرٹ چاہیے لیکن دین کے معاملے میں !!! جس کی جو مرضی وہ قرآن کی تفسیر بیان کرے، حدیث کی شرح بیان کرے۔

عاشق رسول عالم دین

یاد رکھیں! یہ آسان معاملہ نہیں ہے۔ ہم نے سنی اسی کی ہے جس نے باقاعدہ علم حاصل کیا ہے، جو باقاعدہ عالم دین ہے اور عاشقِ رسول عالم دین ہے۔ جس نے اللہ اور اس کے رسول، صحابہ واہلِ بیت کی محبت ہمیں پلانی ہے، ہم نے اسی کے قدم کو تھامنا ہے۔ ورنہ بے شک کتنی بڑی باتیں کر لے، اس کو لاکھوں حدیثیں یاد ہوں۔ ارے فرشتوں کا استاد بھی تو شیطان ہی تھا ناں، اس کے پاس کتنا علم تھا، تو اس کی بھی باتیں سن لیں گے کیا؟ علم ہونا یہ دلیل نہیں۔ دل میں عشقِ رسول ہونا یہ ضروری ہے۔ جی ہاں! ہمارا امام وہی ہے جس کے دل میں اللہ اور اس کے رسول کی، صحابہ اور اہلِ بیت کی محبت ہے۔

ہر کسی کی سن کر پھر ٹینشن میں رہتے ہیں، فلاں نے تو یہ بات کر دی، اس نے تو یہ جملہ

کہہ دیا، اب جناب اپنے عقیدے پر وسوسے پیدا ہو جاتے ہیں، سب کی کیوں سنّی ہے؟ ہمیں صرف عاشقانِ رسول کی سنّی ہے، بریلی کے تاجدار موجود ہیں ناں۔ آج بھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کیسے پیمانے ہیں، نام ہی کافی ہے۔ کسی کے سامنے اعلیٰ حضرت کا نام لیجئے، چہرہ کھل اٹھے، چہرے پر خوشی آجائے تو سمجھ لیں دل میں عشقِ رسول موجود ہے، چہرہ تبدیل ہو گیا تو سمجھ لیں دال میں کچھ کالا ہے۔

یہ رضاؔ کے نیزے کی مار ہے جو عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

خود اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

کلکِ رضاؔ ہے خنجرِ خونخوار برق بار | اعدا سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

اعلیٰ حضرت نائبِ شاہِ امم

اللہ پاک نے وہ مرتبہ دیا ہے، ان کا نام ہی کافی ہے۔ ذکر کرو چہرے پر مسکراہٹ ہے تو سمجھ لو نبی کا دیوانہ ہے۔ مسئلہ ہے تو خود سمجھ جایئے دل میں کالا ہے۔ میرے شیخ طریقت، امیر اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطار قادری ایسے ہی نہیں کہتے، امیر اہلسنت کمال کی ہستی ہیں، کہتے ہیں: جو اعلیٰ حضرت والا ہے وہ ہمارا ہے اور ہم بھی اعلیٰ حضرت والے ہیں۔ اعلیٰ حضرت کا دامن تھام لو یہ غوث پاک کے پاس لے جائیں گے۔ غوث پاک ہمیں نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدموں میں لے جائیں گے اور ان شاء اللہ! آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمیں جنت میں لے جائیں گے۔

سلامِ رضا اور اعلیٰ حضرت کی تمنا

ان شاء اللہ! ابھی انتظار تو کیجئے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو تو وہ مرتبہ ملنا ہے، اعلیٰ حضرت نے ایک تمنا کی ہوئی ہے، وہ تمنا کیا ہے؟ اعلیٰ حضرت نے کیا تمنا کی ہے۔ سلامِ رضا پڑھتے ہیں:

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

یہ کلام جو اس طرح مقبول ہو جاتے ہیں ناں یہ ایسے نہیں ہوتے۔ یہ اللہ پاک کی طرف سے خاص عطا ہوتی ہے۔ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہو گا کہ ساری دنیا میں مشرق و مغرب کہیں بھی چلے جائیں اذان کے بعد جو سب سے زیادہ نغمہ گنگنایا جاتا ہے، جو کلام پڑھا جاتا ہے، وہ ہے:

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام | شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

اب صلوۃ وسلام ایسا ہے کہ کونسی محفل، کونسی جگہ، کونسا ملک، افریقہ، امریکہ، یورپ وہاں جا کر دیکھئے، عرب ملکوں میں جا کر دیکھئے کہ وہ افریقی لوگ جن کو اردو سمجھ نہیں آتی، نمازیں جمعہ پڑھتے ہیں، اس کے بعد کھڑے ہو کر کہتے ہیں:

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

عربوں کی محفل میں دیکھئے جنہیں اردو سمجھ نہیں آتی۔ جب محفل ختم ہوتی ہے، کہتے ہیں

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

یہ وہ سلام ہے کہ جس کی دن بدن مقبولیت بڑھتی جا رہی ہے۔ علمائے کرام نے کتابیں لکھی ہیں کہ سلامِ رضا کو ایسی مقبولیت کیسے ملی ہے؟ بہت سارے کلام لکھے جاتے ہیں، کوئی

1 سال مقبول ہوتا ہے، کوئی 2 سال بڑا مشہور رہتا ہے، کوئی 4 سال تک یاد رکھا جاتا ہے پھر کوئی نیا کلام آجاتا ہے، لوگ اسے بھول جاتے ہیں مگر سلامِ رضا کی قبولیت کا عالَم یہ ہے کہ دن گزرتے جارہے ہیں۔ محافل کی تعداد بڑھتی جارہی ہیں، مساجد کی تعداد بڑھتی جارہی ہیں یعنی مسجدیں بڑھتی گئیں سلام بڑھتا گیا، محفلیں بڑھتی گئیں یہ سلام بڑھتا گیا۔ یہ ایسے نہیں بڑھتا، جس کلام کو بارگاہِ رسالت سے مقبولیت ملتی ہے، وہ بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔ جس رضا کے قلم نے کبھی دنیادار کی مدح نہ کی ہو، جس رضا کے قلم نے کبھی دنیا کے مال کمانے کے لئے کوئی کلام نہ لکھا ہو، جب ایسا فنافی الرسول کلام لکھتا ہے تو پھر بارگاہِ رسالت سے مقبولیت ہی ملا کرتی ہے۔ کلامِ رضا میں ایک امید ضرور ہے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ایک التجا پیش کی ہے، کیا لکھتے ہیں؟

مجھ سے خدمت کے قُدسی کہیں ہاں رضاؔ

لکھتے ہیں: مولا! ایک تمنا ہے، جب قیامت کا دن ہو، محفل سجی ہوئی ہو، انبیائے کرام علیہم السلام بھی موجود ہوں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی موجود ہوں، اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم بھی موجود ہوں، اے رب کریم! میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی جلوہ فرماہوں اور وہاں "قدسی" یعنی فرشتے مجھ سے کہیں، اے رضا! اب تیری باری ہے اور میں وہاں پڑھوں

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

جو مانگنا ہے مانگو جو لینا ہے لے لو

ایک ایسا حُسنِ ظن ہے کہ جس سلامِ رضا کو رب نے اتنی مقبولیت دی ہے، اس سلام کے

لکھنے والے نے ایک تمنا اپنے رب سے کی ہے۔ انعام اپنے رب سے مانگا ہے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی بھی دنیا سے نہیں مانگا۔ پڑھ کر، کتابیں لکھ کر کبھی پیسہ نہیں کمایا کہ ان چیزوں سے پیسہ بنایا جائے۔ امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ نے جو مانگا ہے، وہ اپنے رب سے مانگا ہے۔ رب کی عطا سے مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے مانگا ہے۔ اور ہمیں سمجھاتے ہیں:

رب ہے مُعْطِی یہ ہیں قاسم

اللہ پاک دینے والا ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بانٹنے والے ہیں۔

رب ہے مُعْطِی یہ ہیں قاسم | رِزْق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

ایک اور جگہ لکھتے ہیں ناں،

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے

بلاوجہ اِدھر اُدھر مانگنے جاتے ہیں، کبھی اِس کے پاس، کبھی اُس کے پاس، سیٹھ جی راضی ہو جائے، فلاں آدمی راضی ہو جائے، ارے ان کو چھوڑو۔

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے | دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

ہمارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے در سے ملتا ہے، خوامخواہ اِدھر اُدھر کیوں جائیں۔ تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے **دینے والا ہے سچا ہمارا نبی** سے التجا کی ہے، انعام مانگا ہے تو رب سے مانگا ہے۔ اے اللہ! یہاں تو صلوۃ وسلام لکھا ہے۔ ایک تمنا ہے:

مجھ سے خدمت کے قُدسی کہیں ہاں رضاؔ

ہاں رضا! اور رضا اس دن کھڑا ہو کر کیا پڑھے؟

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مجھے تو بہت حسن ظن ہے کہ ان شاء اللہ! قیامت کا دن ہو گا اور ایک محفل ضرور سجے گی۔ جب فرشتے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے کہیں گے، ہاں رضا اور اعلیٰ حضرت وہاں کھڑے ہو کے صلوۃ وسلام پڑھیں گے۔ اللہ کریم سے دعا ہے کہ اُس صلوۃ وسلام کی محفل میں ہم سب کو شرکت کی توفیق عطا ہو جائے۔

صلوٰۃ وسلام کی عادت بنایئے

ان شاء اللہ! ہم وہاں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو بھی دیکھیں گے اور اگر اُس محفل میں شامل ہونا ہے ناں تو یہاں صلوۃ وسلام پڑھنا اپنی عادت رکھنا۔ یہاں کبھی صلوۃ وسلام مت چھوڑنا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد میں درود وسلام کے گجرے پڑھتے رہنا۔ جس کی عادت ہو گی اس کے بارے میں شاعر لکھتا ہے:

لائیں گے میری قبر پر تشریف مصطفٰی | عادت بنا رہا ہوں درود و سلام کی

جس کی عادت ہو گی وہ درود وسلام پڑھے گا، جس نے دنیا میں نہیں پڑھا، وہ پھر قبر میں جا کر کیسے پڑھے گا؟ تو جو دیوانۂ مصطفٰی ہو گا، سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد میں جس نے زندگی گزاری ہو گی، اُسے قبر میں نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو پہچاننے میں دشواری نہیں ہو گی۔ البتہ اُس کو پہچاننے میں دشواری ہو گی، جس نے زندگی اُن کی یاد میں نہیں گزاری، جس نے زندگی اُن کی سنتوں سے دور رہ کر گزاری، نہ نمازیں پڑھیں، نہ سنتیں اپنائیں، نہ اپنا کردار اچھا کیا، نہ اُنہیں یاد کیا، وہ قبر میں پریشان ہو سکتا ہے کہ پتا نہیں کون ہیں؟ مگر جس نے عمامہ باندھا تو نبی کی یاد میں باندھا۔ داڑھی سجائی تو نبی کی یاد میں سجائی، ہر جمعہ کے بعد صلوۃ وسلام اُن پر پڑھتا رہا۔ چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے درود پاک پڑھتا رہا۔ کھاتے وقت

یہ سوچتا کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کیسے تناول فرماتے تھے؟ پیتے وقت یہ سوچتا نبی پاک کیسے پیتے تھے؟ آرام کرتے وقت یہ سوچتا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کیسے آرام فرماتے تھے؟ اُس کی تو زندگی اس طرح گزری تو پھر آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم قبر میں تشریف لائیں گے تو پریشانی کیسی؟ وہ تو جھوم کر کہے گا کہ

قبر میں سرکار آئیں تو میں قدموں میں گروں
گر فِرِشتے بھی اٹھائیں تو میں ان سے یوں کہوں
اِنکے پائے ناز سے میں اے فِرِشتو کیوں اُٹھوں
مر کے پہنچا ہوں یہاں اِس دلرُبا کے واسطے

ارے میں تو پہنچا ہی اس دل رُبا کے واسطے ہوں، میں تو جی اسی آس پہ رہا تھا کہ جب قبر میں جاؤں گا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار ہو گا۔ اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں ناں:

جان دے دو وعدۂ دیدار پر

مرنے کے بعد دیدار کا وعدہ ہے، عاشق مرے گا تو قبر میں نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نظر آئیں گے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

جان دے دو وعدۂ دیدار پر | نقد اپنا دام ہو ہی جائے گا

ارے یہ جان دینا نقد ہو جانا ہے کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار ہونا ہے۔ ان شاء اللہ! اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو قیامت کے دن اس صلوۃ وسلام کی محفل میں ضرور ضرور دیکھیں گے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا دامن تھامے رکھیں، ان شاء اللہ! قیامت کے دن یہ محفل ہونی ہے۔ ان شاء اللہ! میرے رضا کو یہ مقام ملنا ہے اور جو ان کا دامن تھامے

ہوئے ہو گا ان شاء اللہ! اس محفل میں کھڑے ہو کر پڑھیں گے۔

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام | شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

عاصیو! تھام لو دامنِ اُن کا | وہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے جو شیدائی ہیں وہ ان شاء اللہ! نوازے جائیں گے اور ہمیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے صرف اس لئے ہی پیار ہے کہ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے والہانہ محبت کرتے ہیں اور ہمیں دین متین پر چلنے کا صحیح سلیقہ سکھاتے ہیں۔

دین علما سے سمجھیں

بہر حال یہ ہر کسی کی باتیں سننے والا جو معاملہ ہے مہربانی کر کے اس کو چھوڑ دیجئے کیونکہ حدیث پاک میں آتا ہے: مَنْ یَقُلْ عَلَیَّ مَالَمْ أَقُلْ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ جس نے میری طرف اُس بات کی نسبت کی جو میں نے نہ کہی وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔[1] جھوٹی جھوٹی حدیثیں گھڑ کر، حدیث کا اپنی مرضی کا مطلب بنا کر، ٹائی پینٹ پہن کر حدیثیں بیان کرنی شروع کر دیں۔ اُس کا چہرہ اسلامی نہیں اور اُس سے آپ اللہ و رسول کی باتیں سن رہے ہیں۔ ہمیں وہ چاہیے جو سچا عاشق رسول اور با عمل عالم دین ہو۔ خدارا! اپنے قبلے کو درست کیجئے۔

موچی سے گھر کیوں نہیں بنواتے کیونکہ وہ گھر کا بیڑا غرق کر دے گا تو پھر اس سے دین کیوں سیکھتے ہیں جو آپ کے ایمان کا بیڑا غرق کر دے گا۔ ہم نے ایسے سے دین کی

1 ...بخاری، 1/57، حدیث:109۔

www.dawateislami.net

باتیں نہیں سیکھی لہٰذا سمت درست کریں اور عاشقانِ رسول علماء کا دامن تھامیں۔

حدیث سننا، یاد کرنا اور پھیلانا

ایک بڑی پیاری حدیث شریف بیان کر دیتا ہوں، آج سے ایک اور نیت کریں کہ ان شاء اللہ حدیث پاک پڑھیں گے۔ اُس کے لئے ٹائم نکالیں گے۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ اللہ پاک اُس شخص کو تر و تازہ رکھے جو میری حدیث سنے، اُسے یاد کرے اور دوسروں تک پہنچائے۔[1] آپ تر و تازہ ہو جائیں گے۔ آپ کے چہرے پہ رونق آجائے گی۔ فریش فیل کریں گے، آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حدیثیں یاد کریں اور دوسروں کو پہنچانا شروع کر دیں۔ ان شاء اللہ! آقا کی دعا ہے کہ اللہ پاک اُسے تر و تازہ رکھے۔

سبحان اللہ! تو ہمیں حدیث پاک سے محبت ہونی چاہیے اور حدیث شریف پڑھنے کے کتنے آسان ذرائع ہیں۔ دعوت اسلامی کے مکتبۃ المدینہ سے احادیث کی کتنی ساری کتابیں ملتی ہیں۔ ہر حدیث کا حوالہ بھی ہوتا ہے، اس کی شرح بھی ہوتی ہے، آپ حدیثوں کی کتابیں لیجئے اور پڑھنا شروع کیجئے۔ درسِ نظامی کیجئے، ان شاء اللہ! آپ بھی طالبِ علمِ دین بن جائیں گے۔ اب تو آن لائن درسِ نظامی شروع ہو گیا۔ جگہ جگہ دعوت اسلامی کے جامعۃ المدینہ کھل رہے ہیں۔ خود داخلہ لیں، اپنے بچوں میں سے کسی کو درسِ نظامی کروائیں۔

---

1 ...ترمذی، 4/298، حدیث: 2665۔

ہر گھر میں عالم دین ہو

ایک جملہ مشہور ہے، کہتے ہیں: گھر میں، فیملی میں، ایک ڈاکٹر ہونا چاہیے۔ خاندان میں ایک وکیل ہونا چاہیے۔ سچی بات یہ ہے کہ ہر گھر میں ایک عالمِ دین ہونا چاہیے۔ ایک حافظ قرآن ہونا چاہیے۔ یہ ان شاءاللہ! ہمیں جنت میں لے جائیں گے، تو اپنے بچوں کو حافظ، عالم اور حدیث کا عالم بنائیں۔

سبحان اللہ! میں ایک مشورہ دیتا ہوں، ایک بڑی پیاری موبائل ایپلی کیشن ہے Islamic E-Book Library پیسے خرچ نہیں کرنے، کتاب پر خرچہ نہیں کرنا تو موبائل میں ڈاؤن لوڈ کر لیجئے۔ اس میں دعوت اسلامی کی بہت ساری کتابیں فری میں مل جائیں گی۔ آپ موبائل پہ ہی پڑھنا شروع کر دیں اور اس کی برکتیں لوٹنا شروع کر دیں۔ اللہ پاک ہم سب کو دعوت اسلامی کے دینی ماحول میں استقامت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبد الحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے "یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس" پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔



22 ستمبر 2022ء عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ، کراچی، پاکستان

اعلیٰ حضرت اور نیکی کی دعوت

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- قطب کسے کہتے ہیں
- قُطبُ الاِرشاد کا سہرا
- اصلاح کا دروازہ کھلا رکھئے
- صدیوں میں کوئی ثانی نہیں آیا
- عشق ادب سکھاتا ہے
- نبی کے عشق کا تقاضا

نوٹ: یوٹیوب پر یہ بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

درودِ پاک کی فضیلت

درود پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل وبرکات ہیں۔ فرمانِ آخری نبی، رسول ہاشمی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: روز قیامت اللہ پاک محدثین یعنی علم حدیث کے ماہرین اور علمائے کرام کو اٹھائے گا ان کی سیاہی (Ink) جس سے وہ دنیا میں علم دین لکھتے رہے اس سے خوشبو مہک رہی ہو گی، ان علما و محدثین کو بارگاہِ الٰہی میں حاضر کیا جائے گا۔ رب کائنات فرمائے گا: تم لمبے عرصے تک میرے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر درود پڑھتے رہے ہو، اے فرشتو! انہیں جنت میں لے جاؤ۔[1]

سبحٰن اللہ! درود پاک پڑھنا اور پھر کثرت سے پڑھنا یہ جنت کا راستہ ہے، یہ اللہ پاک کی رضا کا راستہ ہے، یہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نگاہِ رحمت حاصل کرنے کا راستہ ہے۔ میں بھی نیت کروں آپ بھی نیت کریں کہ ان شاء اللہ! روزانہ کثرت کے ساتھ درود پاک پڑھیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... سعادۃ الدارین، ص103۔

آج اس ہستی کی بات کرنی ہے جس سے ہمیں بڑا پیار ہے، جن سے بڑی محبت ہے اور محبت کیوں نہ ہو کہ جس نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے ایسی محبت کی ہے کہ آج بھی اس محبتِ رسول کا جب ذکر سنتے ہیں، دل مچل اُٹھتا ہے اُس ہستی سے میری مراد امام عشق ومحبت، مجدد دین وملت، پروانۂ شمع رسالت، میرے آقائے نعمت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ہیں، شاعر کیا خوب کہتے ہیں:

ہزاروں سے اعلیٰ ہمارا رضا ہے — ہزاروں میں یکتا ہمارا رضا ہے
کوئی ایسا پابندِ سُنّت بھی دیکھا؟ — بتاؤ تو جیسا ہمارا رضا ہے
عجم ہی نہیں بلکہ سارے عرب میں — ہُوا جس کا شُہرہ ہمارا رضا ہے
خودی کو مٹاتا خُدا سے مِلاتا — ہمارا رضا ہے ہمارا رضا ہے

ایک اور جگہ کیا خوبصورت اشعار ہیں:

تفسیرِ عشقِ احمدِ مختار کس کی ذات؟ — لاریب وہ ہمارا رضا ہے امام ہے
مقبولِ آستانِ رسولِ کریم ہیں — احمد رضا کا اَرفع و اعلیٰ مقام ہے
اَئمۂ سُنن کا پیشوا ابنِ نقی علی — عشقِ نبی کے چرخ کا ماہِ تمام ہے
منطق مُناظرہ ہو کہ تفسیر ترجمہ — ہر عِلم میں رضا ہی مکمل امام ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ذات میں اتنی خوبیاں ہیں کہ عقل حیران ہو جاتی ہے، بندہ جب بیان کرنے لگتا ہے یا سوچتا ہے کہ مجھے اعلیٰ حضرت کی سیرت پر بیان کرنا ہے تو اس کے لئے واقعی یہ بڑا مشکل ہوتا ہے کہ کہاں سے بات کرے اور کہاں سے شروع کرے۔ اعلیٰ حضرت کی زندگی کا ایک بہت ہی خوبصورت پہلو کہ

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو کس حکمت عملی کے ساتھ نیکی کی دعوت دیا کرتے تھے اور آپ میں نیکی کی دعوت کا کتنا جذبہ تھا۔

قطب کسے کہتے ہیں

سبحان اللہ! اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شان کتنی اعلیٰ ہے کہ جہاں آپ کے بہت سارے مناصب اور مراتب ہیں، وہاں آپ **قُطبُ الاِرْشاد** بھی تھے۔ جی ہاں! مگر قطب کیا ہوتا ہے؟ **قُطب** اصل میں ولایت کا ایک درجہ ہے، ولی کامل جو طریقت کے تمام مقامات کا جامع ہو، **قطب** کہلاتا ہے۔ قطب اپنے اولیاء میں انفرادی شان والا ہوتا ہے اسے **غوث** بھی کہتے ہیں اور ارشاد کا معنی ہے **نیکی کی دَعوت دینا**، بُرائی سے منع کرنا، لوگوں کے اعمال کی اصلاح کرنا۔

سبحان اللہ! تو سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اولیاء کے بھی بہت بڑے مرتبے پر فائز تھے اور نیکی کی دعوت کے ایسے شاندار داعی اور مبلغ تھے کہ آپ اپنے زمانے کے **قطب الارشاد** بن چکے تھے اور یہ کیسے پتہ چلا؟ چنانچہ علّامہ اَرْشَدُ القادری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قُطبُ الاِرْشاد کا سہرا

ایک مرتبہ بریلی شریف کے اسٹیشن پر ایک سرحدی پٹھان کہیں سے اُترا، اس نے اسٹیشن کے قریب ہی نُوری مسجد میں فجر کی نماز ادا کی اور اس کے بعد جاتے ہوئے نمازیوں میں سے کسی کو روک کر پوچھا کہ یہاں مولانا احمد رضا خان نامی کوئی بزرگ رہتے ہیں؟ ان کا پتا ہو تو بتا دیجئے! نمازی نے کہا: وہ یہاں سے 2-3 مِیل دور محلہ سوداگران ہے، وہاں رہتے

ہیں، اس نے سیّدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کا پتا بتادیا۔

سرحدی پٹھان ابھی ایڈریس پوچھ کر اُٹھنا ہی چاہ رہا تھا تو نمازی نے روک دیا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں یہ تو بتائیں؟ تو وہ پٹھان کہتا ہے: میں سرحد کے قبائلی علاقے سے آیا ہوں۔ نمازی نے پوچھا کہ یہ تو بتادیں کہ مولانا احمد رضا خان سے کیوں ملنا چاہتے ہیں؟ بس! یہ کہنا تھا کہ اس کے دل کی کیفیت بدل گئی، آنکھوں میں آنسو آگئے، بھیگی پلکوں سے کہتا ہے: نہ ہی پوچھئے تو بہتر ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہیں یہ تو راز کی بات ہے، اب تو آپ کو بتانا پڑے گا کہ ہمارے بریلی میں رہنے والی ایک علمی شخصیت، ایک دینی شخصیت سے آپ اتنے دور سے ملنے کیوں آئے ہیں؟

وہ سرحدی پٹھان کہتا ہے: پچھلے جمعے کی بات ہے، مَیں رات کو سویا، ابھی کچی پکی نیند میں تھا کہ میں نے ایک خواب دیکھا، اس خواب کی لذّت کو میں کبھی نہیں بھولوں گا۔ میری خوش نصیبی تھی کہ میں خواب میں دیکھتا ہوں اولیائے کرام اور آئمّہ کرام کی نورانی محفل سجی ہے، جس میں احمد رضا نامی بزرگ بھی موجود ہیں، ان بلند رُتبہ اولیائے کرام کی موجودگی میں احمد رضا صاحِب کے سر پر دستار باندھی گئی اور انہیں **قُطبُ الاِرشاد** کے منصَب پر فائز کر دیا گیا، اعلان کر دیا گیا کہ یہ وہی شخصیت ہیں جو **قطب الارشاد** ہیں، میری نگاہ سے اب تک وہ منظر نکلا نہیں ہے۔ اُس دِن سے تلاش میں ہوں کہ مولانا احمد رضا خان کا آنکھوں سے دیدار کرلوں۔[1]

1 ... فیضان اعلیٰ حضرت، ص324۔

پیارے اسلامی بھائیو! امام عشق ومحبت، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایسے داعی ہیں، ایسے مبلغ ہیں اور ہر حال میں بلکہ بچپن سے آپ مبلغ تھے اور انداز کتنا نرالہ ہے آپ کے بچپن کے بارے میں آتا ہے:

بچپن میں نیکی کی دعوت

استاد صاحب مدرسے میں بچوں کو سبق پڑھا رہے تھے۔ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بھی اُنہی بچوں میں سبق پڑھ رہے تھے، اِتنے میں ایک بچہ کلاس میں داخِل ہوا، اُس نے اُستاد صاحِب کو سلام کیا تو اُستاد صاحب نے جواباً کہا: **جیتے رہو بیٹا**۔ اب سلام کا جواب تو **وَعَلَیْکُمُ السَّلَام** بنتا ہے ناں۔ سیّدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت نے استاد صاحب کی بارگاہ میں عرض کی: استاد محترم! یہاں تو آپ کو **وَعَلَیْکُمُ السَّلَام** کہنا چاہئے تھا۔

سبحان اللہ! استاد صاحب بھی بڑے نیک آدمی تھے، انہوں نے ننھے مبلغ یعنی سیّدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کا جو اصلاحی جملہ سنا تو آپ سے ناراض نہیں ہوئے بلکہ خوش ہو کر آپ کو بہت ساری دعاؤں سے نوازا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اب یہاں ہمارے لئے بڑا سبق ہے، ایک تو نیکی کی دعوت کا موقع، اصلاح کا موقع ملے تو ادب کے ساتھ، پیار کے ساتھ، حکمت عملی کے ساتھ، وہاں نیکی کی دعوت بھی دینی ہے لیکن! اگر کوئی ہمیں نیکی کی دعوت دے رہا ہے تو اب ہمارا انداز کیا ہوگا، مثال کے طور پر ہماری کوئی غلطی بتائے کہ آپ نے ٹھیک نہیں کیا اور ہم

1 ...حیات اعلیٰ حضرت، ص107۔

آگے سے یہ کہیں کہ تمہیں کیا پتہ جمعہ جمعہ آٹھ دن ہوئے ہیں، عمر دیکھی ہے اپنی مجھے سمجھانے آئے ہو۔ بعض اوقات سمجھانے والے سے بندہ الجھ جاتا ہے۔

اگر ہمارا یہ ذہن بن جائے، مائنڈ بن جائے کہ مجھے جو بھی سمجھا رہا ہے۔ چاہے میرے بیان کے بارے میں، میرے انداز کے بارے میں، میرے کردار کے بارے میں، وہ میرا بھائی ہے، وہ میری اصلاح کر رہا ہے، مجھے اور آگے بڑھتا دیکھنا چاہ رہا ہے۔ اب میں مثال دیتا ہوں:

اب ہماری پیٹھ پر بچھو ہو یا کوئی زہریلا جانور ہو اور کوئی آکر بتادے کہ آپ کے پیچھے بچھو یا کوئی زہریلی چیز ہے، آپ فوراً اسے کیا بولیں گے، شکریہ ادا کریں گے یا غصہ ہو جائیں گے کہ کیوں بتایا کہ میرے پیچھے بچھو ہے، وہ بھلائی کر رہا ہے جبھی تو آپ کے اوپر سے وہ بچھو ہٹا رہا ہے۔ اس بات کو غور سے سنیں کہ جب بھی ہمیں کوئی سمجھائے اس کو دشمن نہ جانیں۔ شاعر کہتے ہیں:

ناصحا مت کر نصیحت دل مرا گھبرائے ہے
دشمن اس کو جانتا ہوں جو مجھے سمجھائے ہے

سمجھانے والے کو، اصلاح کرنے والے کو دشمن نہیں جاننا ہے بلکہ دوست جاننا ہے۔ جی ہاں! اور جو سمجھا رہا ہے اسے بھی اچھے طریقے سے سمجھانا چاہئے، بعض اوقات ایسے سمجھاتے ہیں جیسے ڈانٹ رہے ہیں، ذلیل کر رہے ہیں، یہ دونوں طرف والوں کو سمجھایا گیا کہ سمجھانے والا پیار سے سمجھائے اور جس کو سمجھایا جارہا ہے وہ اس کو مثبت انداز میں لے۔

منافقوں کا ایک طریقہ

قرآن مجید فُرقانِ حمید میں منافقین کا ایک وصف بیان ہوا ہے، ذرا غور سے سنیئے گا۔ رب کریم ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَ لَبِئْسَ الْمِهَادُ (پ:2، بقرہ:206)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور جب اس سے کہا جائے کہ اللہ سے ڈرو تو اسے ضد مزید گناہ پر ابھارتی ہے تو ایسے کو جہنّم کافی ہے اور وہ ضرور بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: منافق آدمی کی ایک علامت یہ ہوتی ہے کہ اگر اسے سمجھایا جائے تو اپنی بات پر اڑ جاتا ہے، دوسرے کی بات ماننا اپنے لئے توہین سمجھتا ہے، نصیحت کی بات کو اپنے لئے عزت کا مسئلہ بنالیتا ہے۔ افسوس! ہمارے ہاں ایسے لوگوں کی بھرمار ہے، گھروں میں دیکھ لیں تو لڑکی والے لڑکے یا اس کے گھر والوں کو نہیں سمجھا سکتے، چھوٹے خاندان والے بڑے خاندان والوں کو نہیں سمجھا سکتے، عام آدمی کسی چودھری کو نہیں سمجھا سکتا، عوام کسی دنیوی منصب کے بڑے آدمی کو نہیں سمجھا سکتے، مسجدوں میں کوئی نوجوان عالم یا دینی مُبلغ کسی بوڑھے کو نہیں سمجھا سکتا، جسے سمجھایا وہی گلے پڑ جاتا ہے۔[1] یہ کیوں ہے؟ صرف! سمجھا ہی تو رہا ہے۔

اصلاح کا دروازہ کھلا رکھئے

شیخ طریقت، امیر اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطار قادری کا ایک کمال کا جملہ ہے، اللہ کرے

1 ... صراط الجنان، 1/323۔

www.dawateislami.net

یہ بات میں سمجھا سکوں۔ آپ فرماتے ہیں: **بد نصیب ہے وہ شخص جس نے اپنے اوپر اپنی اصلاح کے دروازوں کو بند کر دیا ہے**۔ یہ پتہ ہے کون لوگ ہوتے ہیں؟ جن کو کوئی نہیں سمجھاتا۔ آپ کبھی کہیں: ارے بھائی! اس کو سمجھائیں گے تو لڑنے ہی آئے گا۔ الٹا ہمیں ہی ڈانٹے گا، اب اس کا نتیجہ کیا نکلا، اب انہیں کوئی بھی نہیں سمجھاتا اور جب ان کو کوئی بھی نہیں سمجھاتا تو اب وہ غلطیوں پر غلطیاں کرتے چلے جاتے ہیں۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہماری غلطی نہیں ہوتی ہے، سمجھانے والا ہی غلطی پر ہوتا ہے، اسے پتا نہیں ہوتا مگر ہمارا انداز کیسا ہونا چاہئے، ہم نے کیسا رویہ اختیار کرنا ہوگا: **جزاک اللہ، بہت شکریہ**، میں ان شاء اللہ پڑھ لونگا، میں مزید دیکھ لیتا ہوں، **آپ کی بڑی مہربانی**۔ اچھے انداز سے بھی تو ہینڈل کیا جاسکتا ہے۔ اگر آپ نے اس کو اچھے انداز سے سمجھایا تو آئندہ بھی وہ آپ کی غلطی پر آپ کو بتائے گا، آپ اچھے ہوتے چلے جائیں گے۔ سیّدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کا یہ واقعہ ہمارے لئے کتنے پیارے مدنی پھول لئے ہوئے ہے کہ کیسے شاندار استاد صاحب تھے، چھوٹا بچہ بتا رہا ہے، آپ نے اس کو دعاؤں سے نوازا۔

سمجھانے کا اعلیٰ انداز

سیّدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کس پیارے انداز میں دوسروں کی تربیت فرماتے تھے۔ **مارہرہ شریف** جو اعلیٰ حضرت کا پیر خانہ ہے، وہاں کے سجادہ نشین حضرت مہدی حَسَن میاں رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں: میں جب بھی بریلی آتا تو اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت میرے لئے خُود کھانا لاتے، ہاتھ بھی دُھلایا کرتے۔ ایک مرتبہ میں بریلی پہنچا تو

ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی اور چھلّے پہنے ہُوئے تھے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ معمول کے مُطابق ہاتھ دُھلوانے لگے، اب مرد کے لئے سونے کے زیور پہننا جائز نہیں ہے، آپ نے کیا احسن انداز اختیار کیا، آپ نے کہا: حضور! ایسا کریں کہ یہ انگوٹھی اور چھلے مجھے دے دیجئے۔ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے ان کا بڑا پیار تھا۔ انہوں نے اتار کر آپ کو تحفہ دے دیا۔

بریلی شریف میں جب ان کا قیام پورا ہوا تو وہ اپس ممبئ چلے گئے، کہتے ہیں: جب میں ممبئ پہنچا تو میری بیٹی نے کہا: حضور! بریلی سے اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت کے یہاں سے پارسل آیا تھا، جس میں چھلّے بھی ہیں، سونے کی اَنگُوٹھی بھی ہے اور ایک خَط بھی ہے اور خط میں لکھا تھا شہزادی صاحِبَہ! یہ دونوں زِیورات آپ کے لئے ہیں۔ (1)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی صاحبزادی کے لئے تحفہ بھجوادیا کیونکہ مرد کے لئے ہر قسم کا زیور منع۔

اللہ اکبر! کیسی حکمت عملی سے سجادہ نشین کی اصلاح فرمائی۔ یہ حکمت ہوتی ہے، ہم سب نے اس پر غور کرنا ہے کہ کس کا مرتبہ کیسا ہے اور اس سے کیسے بات کرنی ہے۔ اس کی اصلاح کیسے کرنی ہے، مرتبے کا خیال اور لحاظ کرتے ہوئے اصلاح کریں گے تو ان شاء اللہ! کامیابی ملے گی۔

---

1 ...حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص149۔

چین، لاکٹ اور چھلے

یہاں ایک شرعی مسئلہ بھی سمجھ لیجئے کہ مرد کے لئے سونے کا، چاندی کا کسی طریقے کا زیور جائز نہیں ہے، ہم کسی دھات کا چھلا نہیں پہن سکتے کہ ناجائز، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ آج کل نجانے نوجوان کبھی گلے میں چین پہنتے ہیں، ہاتھوں میں کڑے پہن رہے ہیں، انگوٹھیاں پہن رہے ہیں، کانوں میں بالیاں ہیں اور پتہ نہیں کہاں کہاں کیا کچھ پہن رہے ہیں، خدا کے واسطے یہ مردوں کا کام نہیں ہے۔

یاد رکھیں! مردوں کے لئے چاندی کی ایک ہی انگوٹھی جائز ہے، جس کا وزن ساڑھے چار ماشے سے کم ہو اور اس انگوٹھی میں ایک پتھر یا نگینہ بھی ہو، اگر ایک سے زیادہ پتھر ہوں گے تب بھی وہ جائز نہیں ہے، چاندی، وزن، اور ایک نگینہ یہ سب چیزیں یاد رکھیں صرف ایسی انگوٹھی جائز ہے باقی اس کے علاوہ مرد کے لئے کسی قسم کا زیور جائز نہیں۔

سید صاحب کی اصلاح کا انوکھا انداز

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سیدوں کا بہت ادب واحترام کیا کرتے تھے اور آپ نے ہمیں سکھایا ہے کہ سیدوں کا ادب کس طرح کرنا ہے، آپ سیدوں کو بھی بڑے پیار اور ادب سے سمجھایا کرتے تھے، چنانچہ ایک بار ایک سید صاحب اعلیٰ حضرت کے پاس آئے اور انہوں نے آکر غربت اور پیسوں کی کمی پر شکوہ وشکایت شروع کر دی، میں بہت تنگدست ہوں، کام کاج نہیں ہے، جس طرح عام طور پر لوگوں کا انداز ہوتا ہے، انہوں نے بھی ویسے ہی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے بات کی۔

اب اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے کیسی حکمت عملی سے انہیں سمجھایا۔ آپ نے کہا: صاحبزادے! ایک بات بتایئے، جس عورت کو باپ نے طلاق دیدی ہو کیا وہ بیٹے کے لئے حلال ہو سکتی ہے؟ یعنی چاہے سگی ماں نہ ہو مگر باپ نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی ہو تو کیا بیٹا اپنی باپ کی بیوی سے شادی کر سکتا ہے؟ سید صاحب نے کہا: حضرت! یہ تو جائز نہیں ہے۔ سیّدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: آپ کے جد اعلیٰ، مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم نے تنہائی میں اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے یہ فرمایا تھا: اے دُنیا! کسی اور کو دھوکا دے، میں نے تجھے ایسی طلاق دی کہ اس کے بعد دوبارہ صلح کی راہ نہیں۔

جب شیر خدا آپ کے جد اعلیٰ ہیں، وہ دنیا کو طلاق دے چکے ہیں تو اب دنیا اگر آپ کی طرف نہیں آرہی، افلاس اور غربت ہے تو پھر اس پر شکوہ کیسا!! اللہ اکبر! شہزادہ کہتے ہیں: یہ بات سن کر پر دل پر ایسا سکون طاری ہوا کہ کبھی غربت کا شکوہ نہیں کیا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے سے ہمیں یہ سیکھنے کو مل رہا ہے کہ نرمی کے ساتھ، شفقت کے ساتھ، محبت کے ساتھ، لوگوں کو سمجھانا ہے، ڈانٹ کر، جھڑک کر نہیں سمجھانا، کچھ لوگ نیکی کی دعوت کا بہت جذبہ رکھتے ہیں، خاص طور پر جب دعوت اسلامی کے ماحول میں آتے ہیں، ایک سوچ ہوتی ہے کہ میں بھی محلے میں جاکر درس دوں گا، میں بھی قافلے میں جاکر لوگوں کو نماز کی طرف بلاؤں گا مگر ہمیں یہ بھی سمجھنا ہے

1 ...ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص127۔

کہ یہ سارا کام پیار سے کرنا ہے، اس بات کو اس واقعے سے سمجھنے کی کوشش کیجئے:

سختی نہیں نرمی اختیار کیجئے

ایک پولیس والا کہیں جارہا تھا اور ایک شخص آیا جس کے سر پر ایک بہت بڑی بوری یا گٹھڑی کہہ لیں موجود تھی، پولیس والا چیکنگ کرنا چاہ رہا تھا، اس نے گٹھڑی پر ڈنڈا مارا اور کہا: بتاؤ اس میں کیا ہے؟ وہ شخص کہتا ہے: صاحب! تھوڑی دیر پہلے تو اس میں کانچ کی چوڑیاں تھیں اب تو کچھ بھی نہیں ہے، پولیس والے نے ڈنڈا مار کے ساری چوڑیاں توڑ دی ناں۔ تو آپ کسی کو ڈنڈا مار کر یا جھڑک کر، ڈانٹ کر، دین کی طرف اور اچھی بات کی طرف نہیں لاسکتے۔

ہمیشہ یاد رکھیں! پیار سے، محبت سے قریب لائیے۔ ہماری نیت یہی ہونی چاہئے اور انداز بھی یہ ہونا چاہئے کہ اگر کوئی مسلمان کام غلط کر رہا ہے اور مجھے اسے سمجھانا ہے تو اسے ذلیل نہیں کرنا ہے۔ پیار سے، محبت سے، حکمت سے، موقع دیکھ کر، تنہائی میں اسے سمجھائیں، ان شاء اللہ! اس کا اثر پڑے گا۔ اللہ پاک سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے صدقے ہمیں بھی حکمت عملی اور نرمی سے نیکی کی دعوت دینے والا بنادے۔

صدیوں میں کوئی ثانی نہیں آیا

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کیا شان ہے، آپ جیسی شخصیات صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں اور امام اہلسنت کا ثانی تو صدیوں میں نظر نہیں آتا، اعلیٰ حضرت پر جتنا بیان کرتے جائیں بات آگے بڑھتی چلی جائے گی، لیکن! امامِ عشق و محبت کی بات ہو اور آپ کے عشقِ رسول کی بات نہ ہو تو بات ادھوری رہ جاتی ہے اگر کوئی کہے کہ اعلیٰ حضرت کو ایک لفظ میں، ایک

جملے میں بیان کر دو تو آپ کا ایک ہی شعر پیش کروں گا کہ اعلیٰ حضرت کیا تھے ؟ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ایک بڑا خوبصورت شعر ہے، فرماتے ہیں:

اُنہیں جانا اُنہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام

آپ کی زندگی کا بس ایک ہی مقصد تھا:

اُنہیں جانا اُنہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام | لِلّٰہِ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں کچھ اور نہیں تھا، اعلی حضرت اسی لئے جئے کہ بس

اُنہیں جانا اُنہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام

فنا فی الرسول کے مرتبے پر ایسے فائز رہے کہ زندگی اپنے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نام پر کر دی۔ کیا لکھتے ہیں:

اُنہیں جانا اُنہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام | لِلّٰہِ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

عشق رسول سکھاتے یہ ہیں

یہ امام عشق و محبت ہیں، آج اپنے مزار میں موجود ہیں مگر دنیا کو سکھاتے ہیں کہ اگر کسی کو آج سیکھنا ہے کہ اپنے نبی سے محبت کیسے کی جاتی ہے ؟ اپنے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر قربان کیسے ہوا جاتا ہے ؟ اگر کوئی نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر اپنا سب کچھ قربان کرنا سیکھنا چاہتا ہے تو درِ رضا پر حاضری دے، یہ سبق پڑھاتے ہیں، یہ بتاتے ہیں کہ اپنے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے در پر قربان کیسے ہوا جاتا ہے۔ امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ ایسے عاشقِ رسول ہیں کہ آپ کے واقعات پڑھ کر دل میں عشقِ رسول کی شمع فروزاں ہوتی ہے۔ امیر اہلسنت فرماتے ہیں: اگر عشق رسول کی شمع کو بڑھانا ہے، اگر سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے

عشق میں تڑپنا ہے تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری پڑھنا شروع کر دیجئے، حدائق بخشش پڑھنا شروع کر دیجئے یہ آپ کو عشق کی سیڑھیوں پر چڑھانا شروع کر دے گی۔

جان ہے عشق مصطفیٰ

ہو سکتا ہے کسی کو یہ وسوسہ آئے یا کوئی یہ سوچے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت اور عشق اچھی بات ہے مگر کیا یہ محبت اور عشق بہت ضروری ہے؟ کلمہ پڑھنا، نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، عبادت کرنا، یہ زیادہ ضروری ہونا چاہئے، لیکن یہاں پر تو عشق پر زور دیا جارہا ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت پر اتنا زیادہ زور کیوں دیا جارہا ہے؟ زور اس لئے دیا جارہا ہے کہ مسلمان ہونے کا تقاضا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت یہ ایمان کی بنیاد ہے، اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم خود فرماتے ہیں:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کیا فرماتے ہیں: تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا۔ یہ شرط ہے کہ کامل مومن نہیں ہو سکتا، کب تک نہیں ہو سکتا؟ حَتّٰۤی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ جب تک وہ مجھ سے اتنی محبت نہ کرلے کہ میں اس کے نزدیک اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ اس کی اولاد، اس کے والد اور تمام لوگوں سے زیادہ جب تک زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا۔

حضور کی محبت شرطِ اوّل ہے

اللہ پاک کی وحدانیت کا اقرار تو بہت سارے مذہب کرتے ہیں۔ اگر آپ دنیا کے مذاہب کی تاریخ اٹھائیں، ہسٹری اٹھائیں تو بہت سارے لوگ رب کو مانتے ہیں، بہت سارے

مذہب رب کو مانتے ہیں مگر جب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے بعد مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ ملتا ہے تب ایمان مکمل ہوتا ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رسالت پر، آپ کے خاتم النبی ہونے پر اور پھر آپ سے محبت ہونے پر یہ ایمان مکمل ہوتا ہے۔ جس دل میں محبتِ رسول نہیں، جس دل میں عشق رسول نہیں وہ دل ایمان سے خالی ہے۔

آپ جمعے کے خطبے میں ایک اعلان بار بار سنتے ہیں: اَلَا لَآ اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّۃَ لَہ تو کبھی اس کا مطلب سمجھنے کی کوشش کی؟ ہر جمعہ سر جھکا کر سنتے ہیں کبھی اس خطبے کا مطلب جانا ہے کہ آخر اَلَا لَآ اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّۃَ لَہ کا مطلب کیا ہے؟ اَلَا لَآ اِیْمَانَ لِمَنْ لَّا مَحَبَّۃَ لَہ کا مطلب ہے: خبر دار! اس کا اِیمان نہیں جس کو سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت نہیں تو پتا چلا کامل ایمان ہونے کے لئے، سچا مومن ہونے کے لئے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سچی محبت ہونا ضروری ہے۔

محبت کے مختلف طریقے

اب محبت کیسی ہونی چاہئے؟ کتنی ہونی چاہئے؟ محبت کا انداز کیا ہونا چاہئے؟ طریقہ کیا ہونا چاہئے؟ آیئے! کچھ امام اہلسنت کے واقعات سناتا ہوں۔ امام اہلسنت سے سیکھتے ہیں کہ اے بریلی کے تاجدار! اے امام عشق و محبت! آپ کو امام عشق و محبت کہا جاتا ہے، ہم آپ کے طالب علم بن کر، آپ کے عشق کے مدرسے کے تلامذہ بن کر سیکھنے حاضر ہوئے ہیں کہ حضور! بتایئے کہ اپنے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت کی کیسے جاتی ہے؟ انداز کیا اپنایا جائے؟ طریقہ کیا اپنایا جائے؟

سونے کا عجیب انداز

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے اس قدر محبت تھی کہ آپ جب آرام کرتے یا سوتے تو اس انداز میں سوتے کہ آپ کے جسم سے محمد لفظ بن جایا کرتا تھا۔ سیدھے ہاتھ کو اگر آپ اپنے سر کے نیچے رکھیں اور پیروں کو موڑ لیں اب غور کریں تو لفظ **محمد** بن جاتا ہے اور پھر آپ اپنی انگلیاں اس طرح رکھتے تھے: ہاتھ کے انگوٹھے کو شہادت کی انگلی پر رکھ لیتے تاکہ انگلیوں سے لفظ **اللہ** بن جائے اور جسم سے لفظ **محمد** بن جائے۔[1] جب آنکھیں بند ہو رہی ہیں تب بھی اللہ اور اس کے رسول کا نام گویا ساتھ جڑا رہے۔ کیا لکھتے ہیں:

نامِ خدا ہے ہاتھ میں نامِ نبی ہے ذات میں
مہرِ غلامی ہے پڑی لکھے ہوئے ہیں نام دو

دل پر خدا اور رسولِ خدا

امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر میرے قلب کو کوئی دو ٹکڑے کر دے تو ایک حصے پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور دوسرے حصے پر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ لکھا ہوا پائے گا۔[2]

خدا ایک پر ہو تو اک پر محمد
اگر قلب اپنا دو پارہ کروں میں

1 ...حیات اعلیٰ حضرت، 1/99۔
2 ...تذکرہ امام احمد رضا، ص13۔

نبی کے عشق کا تقاضا

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے عشق کا تقاضا بھی یہ ہے کہ آپ کی یاد تڑپائے، کبھی ہمارے ساتھ ایسا ہوا ہے کہ محفل میں جا کر بڑے نعرے لگاتے ہیں غلامیٔ رسول میں موت بھی قبول ہے، عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی بڑا اچھا کلام آجائے تو سب رو رہے ہوں تو ہماری بھی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں، کیا کبھی اکیلے میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد نے تڑپایا ہو؟ کیا کبھی تنہائی میں نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد میں آنسو بہے ہیں؟ کیا عشق نبی میں آپ اکیلے میں رویا کرتے ہیں؟ فراقِ رسول میں آہیں بھرا کرتے ہیں؟

دل میں ہو یاد تیری گوشۂ تنہائی ہو

اے کاش! اکیلے میں اپنے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یاد کریں۔ برادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

دل میں ہو یاد تیری گوشۂ تنہائی ہو | پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ اکیلے میں فراقِ رسول میں آہیں بھرا کرتے، روتے روتے ہچکیاں بندھ جایا کرتیں۔

کروں تیرے نام پر جاں فدا

جب نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان میں پیشہ ور گستاخوں کی گستاخی دیکھتے تو تڑپ اُٹھتے، زار و قطار روتے اور اتنی شدت کے ساتھ ان گستاخوں کا رد کرتے کہ وہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی گستاخی کو کچھ دیر کے لئے چھوڑ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف لکھتے اور آپ

کہتے: مجھے اس بات سے بڑا سکون ملتا ہے کہ مجھے اللہ پاک نے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ناموس کے لیے سِپَر بنایا ہے، یہ گستاخ جتنی دیر مجھے بُرا بولیں گے اتنی دیر تک میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی گستاخی سے رکے رہیں گے، وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو کچھ نہ کہیں، بس! مجھے ہی کہتے رہیں۔

اعلیٰ حضرت، عاشق ماہ رسالت رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں: میں اس لئے ان کا شدت سے رد کرتا ہوں کہ ان کا رخ، ان کا قلم، ان کی تلواروں کا، ان کے طعنوں کا، ان کی گالیوں کا، انہیں جو برائیاں کرنی ہیں وہ میری کریں، میرے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بارے میں کچھ نہ کہیں۔[1] امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کے عشق کا ایسا مرتبہ ہے۔

عشق مصطفیٰ کا درد نرالا ہے

آج لوگ دنیا کے عشق میں گرفتار ہوتے ہیں۔ کوئی کسی خوبصورت کے عشق میں گرفتار ہوتا ہے، کسی کو کون اچھا لگ جاتا ہے، یہ بات طے ہے کہ دنیا کا عشق اپنے ساتھ ہمیشہ درد لاتا ہے۔ جس سے محبت ہو جائے گی، عشق ہو جائے گا، وہ درد میں رہے گا، تکلیف میں رہے گا لیکن نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے عشق کے درد کی بات ہی نرالی ہے، یہ درد بھی بہت اچھا ہے اور یہ عشق کی جو آگ ہے یہ آگ بھی بہت اچھی ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ خود بتاتے ہیں:

1 ... تذکرۂ امام احمد رضا، ص 13۔

www.dawateislami.net

اے عشق ترے صدقے جلنے سے چھُٹے سَستے
جو آگ بُجھادے گی وہ آگ لگائی ہے

یعنی میرے دل میں آگ ہے مگر یہ آگ ایسی ہے جو وہ آگ بجھا دے گی، خود ہی کہتے ہیں: یہ عشق بڑھتا رہے، درد بھلے بڑھے لیکن یا اللہ! یہ کم نہ ہو، ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

جان ہے عشقِ مصطفٰے روز فُزُوں کرے خدا

اے اللہ! یہ عشق بڑھتا رہے، یہ درد ہے مگر کوئی بات نہیں کیونکہ یہ درد بہت اچھا ہے۔ اس درد کی دوا نہیں چاہیے، فرماتے ہیں:

جان ہے عشقِ مصطفٰے روز فُزُوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اٹھائے کیوں

عشق اور محبت میں بے قراری بھی ہوتی ہے۔ میں اور آپ عشق میں سکون چاہتے ہیں کہ یا اللہ! سکون مل جائے، بے قراری دور ہو جائے مگر امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ سے سیکھئے، یہ عشق کی بے قراری ختم نہیں ہونی چاہیے۔ کیا لکھتے ہیں:

مِرے دل کو دردِ الفت وہ سُکون دے الٰہی!

بہت باریک بات ہے اگر آپ سمجھ جائیں تو طبیعت اچھی ہو جائے گی۔ ایک طرف درد کی بات کر رہے ہیں اور ساتھ ہی سکون کی بھی بات کر رہے ہیں۔ یا اللہ! میرے دل کو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت کا درد دے دے، لیکن یہ درد اصل میں سکون ہے۔

مِرے دل کو دردِ الفت وہ سُکون دے الٰہی
مری بیقراریوں کو نہ کبھی قرار آئے

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے عشق میں بس تڑپتا رہوں، بے قرار ہی رہوں۔ یہ ہے امام اہلسنت کا عشق، یہ ہے اس عشق کی معراج، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت کا عالم تو جدا بات ہے، میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے نسبت والی چیزوں سے امام اہلسنت کتنا پیار کرتے ہیں۔

عشق ادب سکھاتا ہے

ایک بار اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنے رفقاء کے ساتھ بیٹھے تھے، آپ کے شاگرد بھی بیٹھے تھے، اچانک ایک بچہ کھیلتا ہوا آتا ہے، امام اہلسنت کھڑے ہو جاتے ہیں پھر بیٹھ جاتے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد پھر آپ کھڑے ہو جاتے ہیں پھر بیٹھ جاتے ہیں۔کسی نے کہا: حضور! بات کیا ہے؟ ہر تھوڑی دیر بعد آپ اس محفل سے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں: برابر گلی میں ایک سیّد زادہ رہتا ہے، میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آل ہے، وہ دوڑتے دوڑتے سامنے آتا ہے، اس کے ادب میں کھڑا ہو جاتا ہوں۔[1] تو یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت ہے جبھی تو لکھا:

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا | تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نور کا

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے سکھایا کہ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم وہ نور ہیں کہ آپ کی آل کا بچہ بچہ نور ہے، اس عقیدے کو بھی تھوڑا سا واضح کر لیجئے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نور والے، آپ کی آل بھی نور والی، چلیں اس کو اور آسان کر دیتے ہیں۔

1 ... جہان رضا، ص152۔

عثمانِ غنی "ذُوالنُّورَین" ہیں

مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ، خلیفۃ المسلمین، امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ آپ کا ایک لقب بڑا مشہور ہے، آپ کو **ذُوالنُّورَین** کہا جاتا ہے۔ عرب و عجم، افریقہ سے لے کر امریکہ تک ہر مسلمان آپ کو ذُوالنُّورَین کہتا ہے۔ اب ذُوالنُّورَین کا مطلب کیا ہے، اس کا مطلب ہے **دو نور والا**۔ دو نور کہاں سے ملے؟ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی ایک شہزادی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دی، ان کا انتقال ہو گیا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دوسری صاحبزادی بھی عطا فرمادی یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دو شہزادیاں جس کے نکاح میں آجائیں وہ **دو نور والا** ہو جائے، وہ **ذُوالنُّورَین** ہو جائے تو میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نور کا عالَم کیا ہو گا اور یہ بات امام اہلسنت بڑے خوبصورت انداز میں سمجھاتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نور کی سرکار سے پایا دو شالہ نور کا | ہو مبارک تم کو ذُوالنُّورین جوڑا نور کا

آلِ رسول کا ادب کیجئے

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آل سے محبت یہ میرے اور آپ کے لئے درس ہے۔ ہمارے اِرد گرد، ہمارے آس پاس میں سیّد صاحبان ہوتے ہیں، کیا ہم ادب کرتے ہیں؟ کیا ان سے اس طرح بات کرتے ہیں؟ امام اہلسنّت کے بارے میں آتا ہے، دینی کام کی کثرت کی وجہ سے آپ کبھی کبھی طے کر لیتے کہ میں نے کھانا نہیں کھانا، ابھی کام کروں گا، فتوے لکھوں گا، اب آپ کے گھر والے یا آپ کے رفقاء کوشش کرتے کہ آپ کچھ کھا پی لیں، لیکن! آپ کسی کی نہیں مانتے تھے پھر جب گھر والوں نے منانا ہوتا تو کسی سیّد

زادے کو لے آتے اور امام اہلسنّت کے پاس جا کر کہتے کہ سیّد زادہ یہ کہہ رہا ہے یا وہ سیّد زادہ خود عرض کر دیتا کہ حضور! آج کھانا پڑے گا۔ اب امام اہلسنّت سیّد زادے کو منع نہیں کر سکتے کہ میں آپ کے نانا جان صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو قیامت کے دن کیا جواب دوں گا۔ آپ کے گھر والوں کو پتا تھا کہ ان کے دل میں نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے اتنی محبت ہے کہ اگر کوئی بات منانی ہے تو آقا کی آل کے کسی فرد کو ساتھ لے جاؤ۔

عشق اطاعت کرواتا ہے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے عشق رسول پر بات ہو رہی ہے۔ آپ کا ایک خوبصورت انداز تھا یعنی آپ عشق کے قائل تھے مگر بغیر اطاعت کے عشق کے قائل نہیں تھے۔ ہم نعرے لگاتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ نعرے لگانا، محفل نعت کرنا، جھنڈے لگانا، لائٹیں لگانا یہ بڑے عشق رسول کی نشانی ہے۔ یہ بہت اچھے کام ہیں بالکل کرنے چاہئیں مگر اس کے ساتھ ساتھ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جو فرمایا ہے اس پر عمل بھی تو کرنا چاہیئے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ زندگی کے آخری وقت تک، طبیعت خراب ہوتی تھی پھر بھی باجماعت نماز پڑھنے آتے تھے۔ آپ جماعت نہیں چھوڑتے تھے اور آج عاشق رسول کہلانے والا نماز نہیں پڑھتا۔

نماز کے لئے ٹرین بک کروالی

سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا گیا کہ آپ ٹرین میں جائیں گے تو آپ کی ٹرین نہیں رُکے گی، آپ کی نماز قضا ہو جائے گی۔ تو آپ نے فرمایا: طریقہ کیا ہے؟ کہا: ایک طریقہ ہے کہ پوری بوگی بُک کروالیں تو ٹرین سے وہ بوگی ایک اسٹیشن پر کھول دی جائے گی اور

جب آپ اپنی نماز ادا کرلیں گے پھر دوسری ٹرین میں وہ بوگی لگادی جائے گی، آپ آگے سفر پورا کرلیں۔ اس زمانے میں 4-5 روپے کا ٹکٹ ہوتا تھا مگر اعلیٰ حضرت نے تقریباً 235 روپے کا ٹکٹ لیا۔

یہ 100 سال پرانی بات ہے اور آج کے حساب سے تقریباً 2-3 لاکھ روپے بنتے ہوں گے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بوگی بک کروائی کہ نماز قضا نہ ہو۔ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کی بوگی اسٹیشن پر کھول دی گئی آپ نے نماز ادا کی، اُسی اسٹیشن سے گھر والوں کو خط لکھا کہ نماز ہوگئی ہے، پیسے وصول ہوگئے ہیں، اب اگلا سفر فری میں کر رہا ہوں۔[1] کیونکہ نماز ادا ہوگئی، پیسے وصول ہوگئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! آج ہمارا کیا حال ہے۔ یار! آج نہیں کل سے پڑھ لوں گا۔ ابھی نہیں بس! جمعے سے نماز شروع کردیں گے، بس! رمضان سے پکی نماز شروع کریں گے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے چاہنے والے کی نماز کیسے قضا ہوسکتی ہے؟ بس! آج پکی سچی نیت کرکے جانا ہے۔ فیضانِ رضا لے کر جانا ہے کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی، سفر میں بھی قضا نہیں ہوگی۔ نماز کی اہمیت سمجھئے، یہ نہ کہو کہ طبیعت ٹھیک نہیں، آج موڈ صحیح نہیں، آج busy ہوں، ہر حالت میں نماز پڑھنی ہے اور آپ نماز کا دامن تھام لیں پھر دیکھیں نماز آپ کو کیا کیا عطا فرماتی ہے۔

ملتا ہے کیا نماز میں سجدے میں جا کے دیکھ

---

1 ... حیات اعلیٰ حضرت، ص 411۔

نماز کو نہ چھوڑیں، پکی نیت کریں کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی۔

ساری ککڑی کیوں کھائی؟

امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو سنت سے کتنا پیار تھا، ایک بار دستر خوان لگا ہوا تھا اور کھانا لگایا گیا، دستر خوان پر ککڑی بھی موجود تھی۔ امام اہلسنت نے ایک ککڑی کا ٹکڑا کھایا پھر دوسرا کھایا اور اس کے بعد اعلان کر دیا کہ کوئی بھی دستر خوان سے ککڑی نہیں کھائے گا۔ لوگ حیران ہو گئے کہ یہ کیسا اعلان ہے؟ آپ تو بڑے مہمان نواز ہیں پھر کیوں کسی کو ککڑی کھانے نہیں دے رہے اور پھر جب کسی نے پوچھا تو وضاحت فرمائی کہ جب میں نے پہلی ککڑی کھائی تو وہ کڑوی تھی۔

آپ سوچ سکتے ہیں کہ کڑوی ککڑی کھانا کتنا مشکل ہے، ایک تو بندہ غلطی سے کھالے وہ الگ بات ہے۔ امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے سوچا کہ ککڑی کھانا یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنت ہے۔ اب کسی اور نے کھائی اور تھوک دیا، ککڑی سے نفرت کا اظہار کیا۔ اعلیٰ حضرت کا عشق کب یہ گوارا کرتا ہے۔ بس! ساری ککڑی لے کر آپ خود ہی کھا گئے۔[1] اعلیٰ حضرت کا سنت سے اس طرح پیار ہے۔

اے میلاد منانے والو! اے نیازیں کرنے والو! اپنے گھروں کو سجانے والو! یہ سارے کام ضرور کرنا مگر یہ بھی سوچنا کہ سنت پر عمل بھی ہے؟ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت کا تقاضا یہ ہے آپ کی سنتوں پر عمل کیا جائے۔ ہم سنتوں سے دور رہ کر عشق

1 ... فیضانِ سُنّت، ص457۔

رسول کا کیسے دعویٰ کر سکتے ہیں؟

اپنے قدم اور یہ خاک پاک

امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا ایک اور بڑا خوبصورت واقعہ ہے، ایک بار آپ مدینہ منورہ گئے، میں کبھی کبھی سوچتا ہوں جب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مدینہ پہنچے ہوں گے، آپ کا مدینے شریف جانے کا انداز کیسا ہو گا؟ عشق کس انتہا پر ہو گا؟ آپ کا عشق کتنی بلندی پر ہو گا کہ آج جن کے کلام سن کر مدینہ پاک کی گویا حاضری کا طریقہ پتا چلتا ہے۔ ان کی حاضری کا انداز کیا ہو گا، اعلیٰ حضرت خود ہی سمجھاتے ہیں:

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے
معراج کا سماں ہے کہاں پہنچے زائرو!
کُرسی سے اونچی کُرسی اِسی پاک گھر کی ہے
بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے
کلیاں کھلیں دلوں کی ہوا یہ کدھر کی ہے

اللہ پاک آپ کو بار بار مدینے کے راستے جانا نصیب فرمائے۔ خدا کی قسم! جب مدینے کے راستے میں ہو تو یہ نعت ضرور سننا اور پھر جو یہ شعر ہے:

واروں قدم قدم پہ کہ ہر دم ہے جانِ نو
یہ راہِ جاں فزا مرے مولیٰ کے در کی ہے

یہ جو راستہ ہے یہ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے در کا راستہ ہے۔ اس راستے پر تو اپنی

جان نچھاور کر دوں۔

اللہ اکبر اپنے قدم اور یہ خاک پاک
حسرت ملائکہ کو جہاں وضع سر کی ہے

کہتے ہیں: تیرے قدم اس راہ پر ہیں جہاں ملائکہ اپنا سر رکھنا سعادت سمجھتے ہیں۔ امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری پڑھیں تو آپ سے ویسے ہی پیار ہو جاتا ہے۔ کئی احادیث کی طرف کیا خوبصورت اشارہ کرتے ہیں۔ مدینہ منورہ وہ مقام ہے اگر کسی کو فرشتوں کا قرب چاہیے تو وہ روضہ رسول پر چلا جائے کیونکہ احادیث میں ہے: 70 ہزار صبح حاضری دیتے ہیں، 70 ہزار فرشتے میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے در پر شام کو حاضری دیتے ہیں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اب میرے ساتھ رہیں گے تو بات بہت اچھی طرح سمجھ آجائے گی۔ فرشتوں کی تقریباً 12 گھنٹوں کی حاضری ہے۔ 70 ہزار صبح، 70 ہزار شام اور مزے کی بات یہ ہے زندگی میں فرشتوں کو ایک ہی حاضری ملتی ہے، دوسرا کوئی موقع نہیں ہے۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اس دنیا سے پردہ فرمائے ہوئے تقریباً ساڑھے چودہ سو سال ہونے کو ہیں، کبھی کیلکولیٹر لے کر بیٹھئے گا کہ ساڑھے چودہ سو سال میں کتنے دن ہوتے ہیں؟ پہلے دن بنایئے گا پھر ایک دن میں کتنے فرشتے حاضری دیتے ہیں؟ 1 لاکھ 40 ہزار، 1 لاکھ 40 ہزار کو ساڑھے چودہ سو سال سے ضرب دیجئے گا پھر اسے 365 دن سے ضرب دیجئے گا۔ اللہ پاک کے فرشتے کتنے ہیں۔ یہ سلسلہ صبح قیامت تک چلتا رہے

1 ... مشکوۃ المصابیح، 2/401، حدیث: 5955۔

www.dawateislami.net

گا اور ہمیں نہیں پتہ قیامت کب آنی ہے

فرشتوں کی صرف ایک بار ہی حاضری کیوں ہے، دوبارہ حاضری کیوں نہیں ہے، اس کی وجہ بڑی پیاری ہے، اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ستّر ہزار صبح ہیں ستّر ہزار شام
یوں بندگیِ زلف و رُخ آٹھوں پہر کی ہے

ان کی یہ ذمہ داری ہے۔

جو ایک بار آئے دوبارہ نہ آئیں گے
رخصت ہی بارگاہ سے بس اس قدر کی ہے

اتنی حاضری ہے، اس کی وجہ کیا ہے؟ فرماتے ہیں:

یہ بدلیاں نہ ہوں تو کروڑوں کی آس جائے

کہتے ہیں: اللہ پاک کے فرشتے اتنے ہیں کہ اگر یہ بدلیاں نہ ہوتی تو کروڑوں فرشتے رہ جاتے اور آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا در کیسا ہے:

یہ بدلیاں نہ ہوں تو کروڑوں کی آس جائے
اور یہ بارگاہ مرحمتِ عام تر کی ہے

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ تو سب کے لئے ہے، کوئی ایک فرشتہ بھی کیوں محروم رہتا۔ اس لئے سب کو حاضری دینی تھی۔ اس لئے 12 گھنٹے کی کم و بیش 70 ہزار فرشتوں کی حاضری ہوتی ہے، 70 ہزار صبح فارغ، 70 ہزار شام فارغ، سب کی ڈیوٹی لگی ہوئی ہے۔ لیکن اے غلامو! آپ پر کتنی بڑی مہربانی ہے۔ وہ فرشتے ہیں، گناہ نہیں کرتے، ہم گنہگار

ہیں مگر نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے امتی ہیں، کیا کہتے ہیں:

معصوموں کو تو عمر میں صرف ایک بار بار

فرشتوں کو عمر میں ایک بار باری ملتی ہے:

معصوموں کو تو عمر میں صرف ایک بار بار
عاصی پڑے رہیں تو صلا عمر بھر کی ہے

ہمیں تو زندگی بھر پڑے رہو، واپس نہیں بھیجا جاتا کہ نکلو! 12 گھنٹے پورے ہو گئے اور ایک بار نہیں، بار بار حاضری دو، یہ ہم غلاموں پر کرم ہے۔

تو اب جس اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اشعار لکھے ہیں، وہ اعلیٰ حضرت سفر مدینہ میں لکھتے ہیں:

لب وا ہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے در کی بھیگ کا کیا خوبصورت منظر بیان کرتے ہیں، واللہ! یہ اشعار یاد کر لینا۔ ابھی سے نیت کر لیں کہ جب مدینہ پاک جائیں گے، ان شاء اللہ! وہاں جا کر پڑھیں گے۔

لب وا ہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں
کتنے مزے کی بھیک ترے پاک در کی ہے
مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ "لا" ہے نہ حاجت "اگر" کی ہے

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں اعلیٰ حضرت کیا عاجزی کے ساتھ عرض کرتے ہیں:

اُف بے حیائیاں کہ یہ منہ اور ترے حضور
ہاں تو کریم ہے تری خو درگزر کی ہے
جاؤں کہاں پکاروں کسے کس کا منہ تکوں
کیا پرسشِ اور جا بھی سگِ بے ہنر کی ہے

سرکار ہم غریبوں کے اَطوار پر نہ جائیں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! اپنے کرم پر نظر کریں۔

مدینے کے سگ سے محبت

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کلام سن کر ہمیں مدینے سے محبت ہو جاتی ہے مگر امام اہلسنت کی مدینے سے محبت کا عالَم کیا تھا وہ الگ بات ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مدینے کے کتوں سے کتنا پیار تھا۔ ایک جگہ پر بڑا خوبصورت سا شعر لکھتے ہیں، تھوڑا مشکل شعر ہے، سمجھانے کی کوشش کروں گا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

خوف ہے سمع خراشیٔ سگِ طیبہ کا

ادبی لفظ ہے، جو کچھ اردو سمجھتے ہیں، وہ سمجھ گئے ہوں گے، سمع خراشی یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب کسی معزز سے بات چیت کرنی ہو، یہ عام طور پر بزرگوں کے لئے استعمال کرتے ہیں کہ **آپ کی سمع خراشی نہ ہو** اس لئے عرض کرنا چاہتا ہوں یعنی بڑا ادب کا لفظ ہے۔ اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مدینے کے کتوں کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں: مجھے خوف ہے کہ مدینہ کے جو سگ ہیں، جو کتے ہیں ان کے آرام میں خلل نہ پڑ جائے۔

خوف ہے سمع خراشیٔ سگِ طیبہ کا | ورنہ کیا یاد نہیں نالۂ افغاں ہم کو

کہتے ہیں: مجھے بھی بڑی بڑی آواز سے رونا آتا ہے۔ مجھے بھی پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے عشق میں بڑی آواز سے رونا آتا ہے مگر مدینے جاکر اس لئے اونچی آواز سے نہیں روتا کہ کہیں مدینے کے کتوں کے آرام میں خلل نہ پڑ جائے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو جاگتی آنکھوں سے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار نصیب ہوا۔ بیداری کے عالَم میں اپنے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار کیا اور وہ کلام ہے:

یاد میں جس کی نہیں ہوشِ تن و جاں ہم کو پھر دکھا دے

علماء کہتے ہیں: یہاں جو لفظ پھر ہے یہ اشارہ کر رہا ہے کہ دیکھ چکے ہیں، اب دوبارہ دیکھنے کی تمنا ہے۔

یاد میں جس کی نہیں ہوشِ تن و جاں ہم کو
پھر دکھا دے وہ رخ اے مہرِ فروزاں ہم کو
دیر سے آپ میں آنا نہیں ملتا ہے ہمیں
کیا ہی خود رفتہ کیا جلوہ جاناں ہم کو

مسلکِ اعلیٰ حضرت، تعلیماتِ اعلیٰ حضرت ہمارے لئے زندگی کی راہ ہے، بہر حال جب آپ نے دنیا سے پردہ فرمایا گویا اس شعر کے مصداق تھے۔

جب تیری یاد میں دنیا سے گیا ہے کوئی

دنیا سے ایسے ہی لوگ جاتے ہیں مگر نبی پاک کی یاد میں جائیں تو پھر کیا ہوتا ہے۔

جب تیری یاد میں دنیا سے گیا ہے کوئی | جان لینے کو دلہن بن کے قضا آئی ہے

پھر موت بھی دلہن بن کے آتی ہے پھر وہ زندگی بھی اس شان سے جاتی ہے، امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کا وہ شعر ہے کیسا قبول ہوتا نظر آتا ہے، کیا لکھتے ہیں:

یاالٰہی جب رضاؔ خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدار عشقِ مصطفی کا ساتھ ہو

پیارے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں مزید عشق رسول کو بڑھایئے۔ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت کو مزید اُبھاریئے اور محبت کی حِدَّت وہ مجھے گناہ سے بچائے، مجھے سنتوں پر عمل کرنے میں کامیاب کر دے۔ یہ ہے اصل عشق رسول اور یہ سب ملتا کہاں ہے۔ اللہ پاک کی رحمت سے دعوت اسلامی کے دینی ماحول میں ملتا ہے۔

الحمدللہ! میں اپنی بات کروں، آج میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت پر بول رہا ہوں، سچی بات بتاؤں، جب تک دعوت اسلامی کا دینی ماحول نہیں ملا تھا، مجھے تو نہیں پتا تھا کہ اعلیٰ حضرت کون ہیں؟ اللہ پاک عاشقِ اعلیٰ حضرت، میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری کو سلامت رکھے، جب ان کا دامن تھاما، انہوں نے اعلیٰ حضرت کا دامن پکڑا دیا۔ انہوں نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے در پر ڈال دیا کہ یہ وہ ہستی ہیں جن کے پیروکار بننا ہے، جن کی باتوں پر عمل کرنا ہے اور آج الحمدللہ! میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شان بیان کرنے کی سعادت پا رہا ہوں۔

عاشقوں کے امام

مجھے اور آپ کو کوئی تو چیک کرے گا کہ بھئی! عاشقِ رسول ہے کہ نہیں جبکہ اعلیٰ حضرت

رحمۃ اللہ علیہ کے عشقِ رسول کا مرتبہ یہ ہے کہ آج وہ خود پیمانہ بن گئے ہیں۔ کسی کو چیک کرنا ہو، کسی کو ٹیسٹ کرنا، عام طور پر کرنٹ چیک کرنے کے لئے ٹیسٹر لگاتے ہیں۔ کسی کو چیک کرنا ہو کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے عشق ہے کہ نہیں اُس کے سامنے اعلیٰ حضرت کا نام لے لیں۔ جی ہاں! اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ وہ ٹیسٹر ہیں، وہ پیمانہ بن گئے ہیں۔ ان کا نام لیں اگر چہرے پر مسکراہٹ آجائے تو سمجھ لیں عشقِ رسول کا کرنٹ آرہا ہے۔ وہ ٹھیک شخصیت ہیں۔

الحمدللہ! دعوت اسلامی کا دینی ماحول عشقِ رسول کے جام بھر بھر کر پلاتا ہے۔ اللہ پاک مسلکِ اعلیٰ حضرت کو، فیضانِ اعلیٰ حضرت کو شاد و آباد رکھے۔ ہمیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک پر، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات پر زندگی گزارنا نصیب فرمائے اور اسی مسلک پر، اسی تعلیمات پر اُن کے نقشِ قدم پر ایمان اور عافیت کے ساتھ موت نصیب فرمائے اور آج کے اجتماع کی برکتیں نصیب فرمائیں۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبد الحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے "یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس" پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔



14 جنوری، 2011 مسجد جیلان، کلفٹن، کراچی، پاکستان

اعلیٰ حضرت کی علمی خدمات

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- میرے رضا، پیارے رضا
- کم عمر مفتی صاحب
- تیرا کھاواں میں تیرے گیت گاواں
- غلطی سے بھی "غلط" نہیں پڑھا
- سائنس میں مہارت
- آلِ رسول کا ادب واحترام

نوٹ: یوٹیوب پر یہ بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

درودِ پاک کی فضیلت

درود پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل وبرکات ہیں بلکہ کئی احادیث مبارکہ درود پاک پڑھنے کے فضائل وبرکات پر مشتمل ہیں، احادیث پڑھتے چلے جائیں تو دل جھومتا چلا جاتا ہے مگر جہاں احادیث طیبہ میں درود پاک پڑھنے کی بہت ساری برکتیں ملتی ہیں، روایتیں ملتی ہیں وہاں درود پاک نہ پڑھنا یہ کتنی بڑی محرومی ہے، اس کے بارے میں بھی ہمیں احادیث مبارکہ کے ذریعے علم ملتا ہے اگر درود پاک پڑھنے کی عادت نہیں ہے تو آج سے اپنی زندگی کا معمول بنا لیجیے کہ ہم نے درودِ پاک کی کثرت کرنی ہے۔ اب میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ایک فرمان سنئے:

کعبہ کے بدرالدجیٰ، طیبہ کے شمس الضحیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: مَنْ نَسِیَ الصَّلَاۃَ عَلَیَّ خَطِئَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ[1] جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

پیارے اسلامی بھائیو سوچیے! ایک مسلمان کی، خوف خدا رکھنے والے کی سب سے

1 ...ابن ماجہ، 1/490، حدیث: 908۔

بڑی خواہش یہ ہوتی ہے کہ مرنے کے بعد میری بخشش ہو جائے۔ میرا رب مجھ سے راضی ہو جائے اور مجھے جنت میں داخلہ مل جائے مگر وہ کتنا بدنصیب ہو گا کہ جو اس کی آخری خواہش ہے، جو اس کا آخری ٹھکانہ ہے، اس کا ہی راستہ بھولا دیا جائے، وہ جنت کی طرف پہنچ ہی نہ سکے، وہ راستہ ہی بھٹکتا رہے۔ ارے دنیا کے راستے یاد ہوں اور جنت کا راستہ بھول جائے یہ کتنی بڑی محرومی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہماری تو تمنا ہے، یقیناً ہم سب دعا بھی کرتے ہیں کہ مولائے کریم جب گنہگاروں کا جنت میں جانے کا اعلان کیا جائے تو اس اعلان میں ہمیں بھی نوازے، ہمیں بھی جنت میں داخلہ عطا ہو، بلا حساب و کتاب ہمیں بھی جنت میں داخلہ مل جائے اور وہ جو نیکوں کی دعوت کا وعدہ ہے، کریم کے در سے جنت میں جو نیکوں کاروں کی ضیافت ہو گی، اللہ پاک اس میں بھی ہمیں حصہ عطا فرمائے۔ امامِ عشق و محبت، امامِ اہلسنت مولانا امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اس منظر کو اپنے نعتیہ کلام میں کس پیارے انداز میں لکھتے ہیں:

صَفِ ماتم اُٹھے خالی ہو زِنداں ٹوٹیں زَنجیریں
گنہگارو چلو مولیٰ نے دَر کھولا ہے جنت کا
گدا بھی منتظر ہے خُلد میں نیکوں کی دعوت کا
خدا دِن خیر سے لائے سخی کے گھر ضیافت کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیت کر لیجئے کہ ان شاء اللہ! ہم کثرت کے ساتھ درود پاک پڑھتے رہیں گے۔

میرے رضا، پیارے رضا

آج جس عظیم ہستی کا مجھے تذکرہ کرنا ہے، سچی بات تو یہ ہے کہ نہ تو اوقات ہے، نہ ہمارے پاس وہ الفاظ ہیں کہ اس عظیمُ الشان بزرگ اور اللہ پاک کے سچے ولی کا تذکرہ کیا جائے مگر جب بھی صفر المظفر کا مہینہ آتا ہے تو اکابر اور عمائد علماء کی آنکھوں کی ٹھنڈک، زمانے کی برکت، آفتابِ معرفت، محمود سیرت، حجۃُ اللہ فی الارض، فخرُ السلف، بقیۃُ الخلف، جامع علوم و فنون، عالم جمیل و جلیل، فاضل نبیل، یکتائے روز گار، خلاصۂ لیل و نہار، دریائے زَخّار، محدثِ عصر، فقیہ دہر، شیخُ الاسلام والمسلمین، مجدد اعظم، شاہ ملک سخن، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت پروانۂ شمع رسالت، مجدد دین وملت، حامی سنت، ماحی بدعت، پیر طریقت، رہبر شریعت، باعث خیر و برکت، مؤید ملت طاہرہ، مجدد ملت حاضرہ، صاحب حجت قاہرہ، مجدد و محدث بریلوی حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ جھوم جھوم کر کیا کرتی ہے۔ اسی مناسبت سے کہ صفر المظفر کا مہینہ ہے، آج عظیم الشان ہستی کے بارے میں کچھ جان سکیں۔

سچی بات تو یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت پر کچھ کلام کرنا سورج کو چراغ دکھانے جیسا ہے مگر اپنی جھولی میں کچھ برکاتِ اعلیٰ حضرت حاصل کرنے کے لئے، کچھ اس بریلی کے تاجدار کی نگاہِ عنایت کو حاصل کرنے کے لئے تذکرہ کرتے ہیں کہ ہم نے یہ کتابوں میں پڑھا ہے کہ جہاں صالحین کا ذکر ہوتا ہے، جہاں اللہ والوں کا تذکر ہوتا ہے، وہاں رب کی رحمتوں کا نزول ہوا کرتا ہے[1] ہم مولائے کریم سے یہ دعا کرتے ہیں:

1 ... کشف الخفاء، 2/65، رقم: 1770۔

اے مولا! ہم ایک عاشق رسول، تیرے ولی کا تذکرہ کرنے جارہے ہیں۔ ان کے تذکرے کی برکت سے ہم سب پر اپنی رحمتوں کی بارش برسا۔ میرے شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں منقبت لکھتے ہیں:

تُو نے باطل کو مٹایا اے امام احمد رضا
دین کا ڈنکا بجایا اے امام احمد رضا
دَورِ باطل اور ضَلالت ہند میں تھا جس گھڑی
تُو مجدِّد بن کے آیا اے امام احمد رضا
عِلم کا چشمہ ہُوا ہے مَوج زَن تحریر میں
جب قلم تُو نے اُٹھایا اے امام احمد رضا

ولادت اور نام

امام عشق و محبت، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت بریلی شریف کے محلہ جسولی میں 10 شوال المکرم 1272 ہجری بروز ہفتہ بوقت ظہر بمطابق 14 جون 1856 کو ہوئی۔ سن پیدائش کے اعتبار سے آپ کا تاریخی نام **المختار** ہے۔ آپ کا لقب **اعلیٰ حضرت** ہے اور اللہ پاک نے اس لقب کو اتنی شہرت عطا فرمائی ہے کہ آپ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہی کے نام سے پہچانے جاتے ہیں۔ آج غور سے سنیئے کہ آپ کا نام مبارک کیا ہے۔ آپ کا نام مبارک **محمد** اور آپ کے دادا نے **احمد رضا** کہہ کر پکارا، اور اسی نام سے امام عشق و محبت مشہور ہوئے۔[1]

1 ... تذکرۂ امام احمد رضا، ص 2۔

پیارے اسلامی بھائیو! عموماً دیکھا جاتا ہے جب ہم اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کی تاریخ پڑھتے ہیں تو ان میں سے بعض اولیائے کرام مادر زاد ولی ہوتے ہیں، پیدائشی ولی ہوتے ہیں۔ بچپن ہی سے معرفتِ الٰہی کا نور ان کے ذہنوں میں، ان کے دلوں میں چمک رہا ہوتا ہے کہ وہ عام بچوں سے الگ زندگی گزارتے ہیں مگر ایسا بھی نہیں ہے کہ اگر کسی کا بچپن یا کسی کا لڑکپن یا کسی کی جوانی گناہوں میں گزری ہو تو وہ ولایت کے مرتبے پر نہیں پہنچتا بلکہ میرا رب جسے چاہے، جب چاہے ولایت عطا فرما دیتا ہے لیکن امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ اُن اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم میں شامل ہیں جو بچپن ہی سے راہ سلوک، راہ علم اور راہ معرفت کی منزلیں طے کرتے چلے گئے۔ جب جب ان کے بچپن کے بارے میں سنتے ہیں تو عقلیں حیران ہو جاتی ہیں۔ آیئے! توجہ سے سماعت کیجئے:

غلطی سے بھی "غلط" نہیں پڑھا

مولانا ابو ایوب علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بچپن میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو گھر پر ایک قاری صاحب پڑھانے آتے تھے۔ آج ہمارے بچوں کو بھی قاعدہ وغیرہ پڑھانے قاری صاحب آتے ہیں، ایک دن کیا ہوا کہ قاری صاحب کسی آیتِ کریمہ کی آپ کو بار بار تکرار فرماتے کہ بیٹا! یہ آیت پڑھو مگر آپ کی زبانِ مبارک سے جو قاری صاحب پڑھاتے تھے وہ نہیں نکلتا تھا۔ آپ اس سے الگ پڑھتے تھے، کئی بار ایسا ہوا وہ زبر پڑھاتے تو آپ زیر پڑھتے تھے۔ کافی دیر تک جب ہی کیفیت رہی تو آپ کے دادا جان مولانا رضا علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ یہ ماجرہ کیا ہو رہا ہے؟ تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پاس بلا لیا اور کلامِ پاک منگوا کر دیکھا تو کاتب کی غلطی تھی کہ وہاں پر زیر کی جگہ زبر لکھ دیا گیا تھا۔

یعنی جو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے نکل رہا تھا وہی قرآنِ پاک میں صحیح طور پر موجود تھا۔ اب آپ کے دادا نے پوچھا: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی عمر ابھی بہت چھوٹی ہے، دادا جان نے پوچھا بیٹا! ماجرہ کیا ہے؟ قاری صاحب تمہیں زبر پڑھا رہے تھے اور تم زیر پڑھ رہے تھے وجہ کیا ہے؟ تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسئلہ یہ ہے دادا جان کہ میں بار بار وہی پڑھنے کی کوشش کرتا جو قاری صاحب پڑھاتے تھے مگر میری زبان سے صحیح لفظ ہی نکلتا رہا۔[1]

اس واقعے کے بعد علما فرماتے ہیں: امام اہل سنت، مجدد دین و ملت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کو رب نے اتنے بڑے کام کے لئے چن لیا تھا کہ میرے رب کو یہ گوارا نہ تھا کہ بچپن میں بھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زبان غلطی کرے، وہی جاری کیا جو رب کے کلام میں تھا۔

بچپن کا حافظہ

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو پڑھانے والے استاد صاحب وہ حیران ہوتے تھے، یہ عجیب بچہ ہے ایک لائن سبق پڑھاتا ہوں، دوسرے دن پورا سبق یاد کر کے آ جاتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے استاد صاحب یہ کہتے تھے: بیٹا! مجھے پڑھانے میں جتنا وقت لگتا ہے تمہیں یاد کرنے میں اتنا وقت نہیں لگتا، سچ سچ بتاؤ تم انسان ہو یا جن ہو؟ تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بچپن میں اپنے استاد صاحب کو کہتے ہیں: اللہ کا شکر ہے میں انسان ہی ہوں، ہاں! اللہ

1 ... تذکرۂ امام احمد رضا، ص4۔

پاک کا فضل و کرم شامل حال ہے۔[1] امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کا بچپن بڑا نرالہ تھا، جس طرح آج کل بچے کھیل کود اور دیگر مستیوں میں مصروف ہوتے ہیں، آپ کا بچپن ایسا نہیں تھا بلکہ آپ نیک طبیعت تھے۔

4 سال عمر اور فقہی مسئلہ

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک ابھی 4 سال تھی، استاد صاحب کے پاس ایک اور بچہ آیا اور بچے نے آکر سلام کیا تو استاد صاحب نے کہا: جیتے رہو۔ اب اتنا چھوٹا بچہ جب یہ سارا ماجرہ دیکھ رہا ہے، میری مراد امام اہلسنت سے ہے تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاد صاحب سے عرض کرتے ہیں کہ حضور! سلام کا جواب جیتے رہو کہنا تو نہیں ہے۔ استاد صاحب اب سمجھ تو گئے کہ ماجرہ کیا ہے، کہا: اچھا! آپ بتایئے جواب کیا ہونا چاہیے؟ تو کہا: حضور! جب بھی کوئی سلام کرے تو جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَام کہا جاتا ہے۔ استاد صاحب بڑے خوش ہوئے اور سینے سے لگا لیا[2] تو پتہ چلا کہ بچپن ہی سے آپ کی پیشانی درخشندہ اور علم کے دریا اللہ پاک نے آپ کے قلب پر منکشف فرمائے تھے۔

کم عمر مفتی صاحب

آپ کو جان کر حیرت ہوگی کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے صرف 13 سال 10 ماہ اور 4 دن کی عمر میں تمام مروجہ علوم کی تکمیل اپنے والد ماجد رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان

1 ... تذکرہ امام احمد رضا، ص 4۔
2 ... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص 107۔

رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کر کے سند فراغت لے لی تھی۔ 13 سال کتنی عمر ہوتی ہے!!! آپ نے درس نظامی، عالم کورس مکمل کر لیا، عالم دین بن گئے اور یہی نہیں بلکہ اسی دن آپ کی بارگاہ میں ایک سوال پیش ہوا آپ نے اس پر فتویٰ تحریر فرمایا اور وہ فتویٰ صحیح پا کر آپ کے والد ماجد نے اپنی مسند افتاء آپ کے سپرد کر دی اور آخری وقت تک اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ تحریر فرماتے رہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! 13 سال 10 ماہ اور 4 دن کی عمر میں مفتی بن جانا آپ تاریخ کی کتابیں اٹھا کر دیکھ لیں کوئی ایسا واقعہ نہیں ملتا، اللہ پاک نے اتنی چھوٹی عمر میں ایسا علم عطا فرمایا۔ امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کوئی عام مفتی نہیں تھے، شاید آپ میں سے کسی کے ذہن میں خیال آئے کہ باپ نے بچے کو مسند پر بٹھا دیا ہے تاکہ مشق ہوتی رہے، پریکٹس ہوتی رہے اور آہستہ آہستہ جناب وہ ترقی پاتا رہے۔ ایسی بات ہرگز نہیں ہے بلکہ امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کے فتوؤں کی دھوم پورے ہند میں مچ گئی تھی کہ ایک نوجوان ہے جس کو مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند افتاء پر بٹھا دیا ہے اور وہ فتویٰ لکھتا ہے تو علماء حیران ہو جاتے ہیں۔ یہ بہت طویل بحث ہے اگر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے صرف فتاویٰ ہی میں گفتگو کی جائے تو کئی بیان درکار ہیں مگر پھر بھی ایک دلچسپ واقعہ سماعت فرمائیے:

حق وہی ہے جو آپ نے لکھا

ایک مرتبہ علامہ مفتی ارشاد حسین رام پوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک فتوی لکھا اور اس فتوے

1 ... تذکرہ امام احمد رضا، ص 5۔

www.dawateislami.net

پر رام پور کے نواب نے مختلف مفتیانِ کرام سے تصدیقات وغیرہا لیں اور ہر جگہ سے اس فتوے کی تصدیق بھی ہوگئی، لیکن جب بریلی شریف سے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا تحریر کردہ فتویٰ آیا تو وہ مفتی ارشاد حسین رام پوری رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے کے برخلاف تھا۔ اب واقعے کی تفصیل سنئے۔

علامہ ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ مولوی اعجاز ولی خاں صاحب کا بیان ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی عمر کا چودھواں سال تھا، افتاء کا کام حضرت نے اپنے ذمے لے لیا تھا۔ ایک شخص رام پور سے حضرت امام المحققین مولانا نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت سن کر بریلی تشریف لائے اور جناب مولانا ارشاد حسین صاحب مجددی کا فتوی جس پر اکثر علماء کی مواہیر و دستخط ثَبت تھے، پیشِ خدمت کیا۔ حضرت نے فرمایا: کمرے میں مولانا صاحب ہیں، اُن کو دے دیجیے، جواب لکھ دیں گے۔ وہ کمرے میں گئے اور آکر عرض کیا کہ کمرے میں مولانا صاحب نہیں ہیں، فقط ایک نوعمر صاحبزادے ہیں۔ فرمایا: انہیں کو دے دیجیے، وہ لکھ دیں گے۔ انہوں نے کہا: حضور! میں تو جناب کی شہرت سن کر آیا تھا۔ حضرت نے فرمایا: آج کل وہی فتوی لکھا کرتے ہیں، انہیں کو دے دیجیے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جو اس فتوی کو دیکھا، تو ٹھیک نہ تھا چنانچہ اِس جواب کے خلاف جواب تحریر فرمایا اور اپنے والد ماجد کی خدمت میں پیش فرمایا، حضرت نے اُس فتوے کی تصدیق فرمائی پھر وہ صاحب اس فتوے کو دوسرے علماء کے پاس لے گئے، اُن لوگوں نے حضرت مولانا ارشاد حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت دیکھ کر فتوے کی تصدیق کی۔ جب رام پور کے نواب کلب علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں وہ جواب

پہنچا، آپ نے شروع سے آخر تک اس فتوے کو پڑھا اور تمام لوگوں کی تصدیقات دیکھیں۔ چنانچہ سب علماء کی ایک رائے ہے، صرف بریلی کے دو عالموں نے اختلاف کیا ہے۔

نواب صاحب نے حضرت مولانا شاہ ارشاد حسین رام پوری کو یاد فرمایا، حضرت تشریف لائے، نواب صاحب نے فتوی اُن کی خدمت میں پیش فرمایا۔ حضرت رام پوری رحمۃ اللہ علیہ کی دیانت اور انصاف پسندی کہیے کہ صاف فرمایا: حقیقت میں وہی حکم صحیح ہے، جو اِن دو صاحبوں نے لکھا۔ نواب صاحب نے پوچھا: پھر اتنے علماء نے آپ کے فتوے کی تصدیق کس طرح کی؟ فرمایا: ان لوگوں نے مجھ پر اعتماد اور شہرت کی وجہ سے تصدیق کی اور حق وہی ہے، جو انہوں نے لکھا ہے۔[1]

سبحان اللہ! اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اِس عمر میں بھی جو جواب لکھا، وہی جواب درست اور صحیح تھا۔ آپ کے ابتدائی دور کے فتاوی کی عمدگی و پختگی ایسی تھی اور اللہ پاک کے کرم سے وقت کے ساتھ ساتھ اس میں مزید پختگی اور بلندی آتی گئی چنانچہ پھر فتاوی میں آپ کی شانِ علم ساری دنیا نے دیکھی۔ جو اِس وقت فتاوی رضویہ کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو تو پتا چلا! اللہ پاک نے علوم و فنون مسلکِ اعلیٰ حضرت کے امام، امامِ عشق و محبت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے دل پر منکشف فرمائے کہ بریلی

1 ...حیاتِ اعلیٰ حضرت، ص219۔

www.dawateislami.net

کے تاجدار نے اپنے علم کا جو دریا اُس زمانے میں بہایا، آج بھی علمائے کرام اس سے فیض یاب ہو رہے ہیں، آج بھی علمائے کرام فتاویٰ رضویہ کے محتاج ہیں کہ فتاویٰ رضویہ کی طرف رجوع کرنا آج بھی علماء کے لئے ضروری ہے۔

100 سے زیادہ علوم

اللہ پاک نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو کیسے کیسے علوم سے نوازا، آپ نے کم و بیش 100 علوم پر قلم اُٹھایا۔ آج اگر آپ کسی سے ملیں تو کوئی جناب ایک ٹاپک میں PhD کرتا ہے کوئی ماسٹر اِن انگلش ہوتا ہے کوئی سائنس میں ماسٹر ہوتا ہے، کوئی کیمسٹری میں ماسٹر کرتا ہے۔ آپ کو بہت کم لوگ ملیں گے جنہوں نے دو تین چار فیلڈز میں ماسٹر کیا ہو گا مگر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شان یہ ہے کہ آپ کو 100 علوم پر مکمل دسترس تھی اور کئی علوم پر نہ صرف مہارت حاصل تھی بلکہ ان پر کتابیں لکھ دیں اور وہ کتابیں آج بھی ان علوم کو سیکھنے والوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔ آپ کو ہر فن میں کافی دسترس حاصل تھی۔

سورج ستاروں سے ٹائم معلوم کرنا

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ علم توقیت اور علم نجوم میں ماہر تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس قدر کمال حاصل تھا کہ دن کو سورج دیکھ کر اور رات کو ستارے دیکھ کر اپنی گھڑی کو ملا لیا کرتے تھے اور جب وقت کو چیک کرتے تو وقت بالکل درست ہوتا حتی کہ ایک منٹ بھی آگے پیچھے نہ ہوتا تھا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سورج کو دیکھ کر وقت ملاتے وہی وقت گھڑی میں ہوا کرتا تھا۔[1] آپ رحمۃ اللہ علیہ علم تکثیر، علم ہیئت، علم جفر وغیرہ میں بھی کافی مہارت

1 ... تذکرہ امام احمد رضا، ص6۔

www.dawateislami.net

رکھتے تھے۔

بے مثال قوت حافظہ

اللہ پاک نے آپ کو ایسا حافظہ عطا فرمایا، ذہن میں چیزیں محفوظ ہو جایا کرتی تھیں چنانچہ حضرت ابو حامد سید محمد محدث کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تکمیل جواب کے لئے جب جزئیات فقہ کے لئے یعنی یہ جب اپنے جواب کو فائنل کرنے کے لئے علماء یا مفتیان کرام جزئیہ کو تلاش کرتے کہ یہ عبارت یا یہ بات ہمیں کس کتاب سے ملے گی اور جب تلاش کرکے تھک جاتے پھر امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں اور عرض کرتے کہ حضور! کچھ مدد فرمایئے، حوالہ جات عطا فرمایئے، قربان جایئے! امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ پر، آپ فرماتے: ایسا کرو ردالمختار کی جلد نمبر فلاں، صفحہ فلاں اور لائن نمبر فلاں پر دیکھ لو یہ مسئلہ مل جائے گا۔ کبھی کسی کو فرماتے: درمختار کے فلاں صفحے پر، اس لائن پر یہ عبارت موجود ہے وہاں جاکے دیکھ لو، عالمگیری کے فلاں صفحے، فلاں جلد پر یہ عبارت موجود ہے وہاں جاکے دیکھ لو۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ اس طرح عبارتوں کے حوالے دیا کرتے اور جب کتابوں میں دیکھا جاتا تو صفحہ بھی وہی ہوتا، جلد بھی وہی ہوتی، لائن بھی وہی ہوتی جو امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمائی ہوتی۔ اس سے زیادہ ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ اللہ پاک نے آپ کو قوت حافظہ ایسا عطا فرمایا کہ 1300 سالوں کی کتابیں حفظ ہو چکی

1 ... تذکرۂ امام احمد رضا، ص 7۔

www.dawateislami.net

تھیں۔

30 دن میں حفظ قرآن

اب کس کس قوت حافظہ کی بات کی جائے۔ امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے کہ ایک بار آپ کو کسی نے خط کے اندر حافظ لکھ دیا۔ اچھا! یہ بڑا مشہور ہے کہ بچپن میں حفظ کرنا بڑا آسان ہے، بچہ فارغ ہوتا ہے اس کا ذہن صاف ہوتا ہے، اس کے لئے حفظ کرنا آسان ہوتا ہے۔ امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ اُس وقت ایک نوجوانی کی عمر میں تھے، بہت سارے مشاغل ساتھ تھے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اب میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی امت حُسنِ ظن کی بنا پر مجھے حافظ کہتی ہے تو امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ نے روز قرآن پاک یاد کرنا شروع فرمایا اور کتنی دیر کرتے؟ عشاء کا وضو فرمانے کے بعد سے جماعت قائم ہونے تک، اس دوران کتنا وقت ہوتا ہے؟ شاید 15 سے 20 منٹ ہوتے ہیں، آپ روزانہ ایک پارہ یاد فرما لیتے تھے۔ 30 دن پورے ہوئے اور امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ حافظ بن چکے تھے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ رب کی عطا ہے، یہ اس ولی کامل کی کرامتیں ہیں، یہ قوت حافظہ عقل میں آنے والی چیز نہیں ہے، لیکن بات وہی ہے جو میں نے شروع میں کی، جس سے رب نے بڑا کام لینا ہوتا ہے، جس کو رب نے منتخب کر لیا، جس کو اس صدی کا امام بنایا تو پھر اس کی صلاحیتیں اور ہوتی ہیں، اس کو رب کریم کی طرف سے برکتیں بھی اور عطا کی

1 ... تذکرۂ امام احمد رضا، ص 8۔

جاتی ہیں۔

مفتی بھی ریاضی دان بھی

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے علوم پر بات ہو رہی ہے تو وہ واقعہ جو آج بھی ریاضی دانوں، Mathematicians کے لئے بڑا ہی انوکھا ہے، بڑا ہی نرالہ ہے۔ ماجرہ یہ تھا کہ علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب۔ وہ بہت بڑے Mathematician تھے بلکہ اپنی فیلڈ میں آپ اتھارٹی مانے جاتے تھے اب جناب ان کو ایک ایسا مسئلہ یا Question درپیش ہوا اور اس کو بہت حل کرنے کی، Solve کرنے کی کوشش کی مگر جناب سے اس کا حل نہ نکلا اب انہوں نے فیصلہ کیا کہ مجھے جرمن (Germany) جانا پڑے گا، برلن (Berlin) کے لئے انہوں نے سفر کرنے کا ارادہ کیا کہ برلن میں ایک بہت بڑے پروفیسر تھے ان سے جا کر اس سوال کو، اس Question کو حل کروں گا مگر ابھی وہ جانے کی تیاری کر رہے تھے کہ حضرت علامہ سید سلیمان اشرف بہاری رحمۃ اللہ علیہ اسی یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات کے دینیات کے پروفیسر تھے، انہوں نے کہا میرا مشورہ ہے کہ آپ جرمنی جانے سے پہلے ایک بار بریلی چلے جایئے۔

اب وہ پڑھا لکھا آدمی، بڑا پروفیسر ہے، اپنے زمانے کا اتھارٹی ہے، وہ کہتا ہے: میں وہاں کیوں جاؤں؟ تو انہوں نے کہا کہ وہاں ایک مولانا صاحب ہیں، ایک مفتی صاحب ہیں، اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان ان کا نام ہے، آپ ایک بار اپنا Question پہلے وہاں پیش کر لیجئے، وہ کہتا ہے: مولانا صاحب! کیا باتیں کرتے ہو، میں جرمنی سے پڑھا لکھا، میں نے یہ علم حاصل کرنے کے لئے دنیا بھر کا سفر کیا ہے، آپ مجھے ان مولانا صاحب کے پاس جانے

کا کہہ رہے ہیں جو اپنے شہر سے باہر نہیں نکلے۔ وہ اس علم کو حاصل کرنے کے لئے کبھی دنیا کے کسی اور ملک میں بھی نہیں گئے۔

بہر حال آپس میں کولیگز تھے، ایک جگہ کام کرتے تھے، بہت اصرار ہوا کہ آپ ایک بار میری بات مان لیں، سوال واقعی بڑا مشکل ہو گا، آپ سے حل نہیں ہو رہا، میری التجاء ہے کہ آپ ایک بار امام اہلسنت کے دربار میں چلے جائیں۔ انہوں نے شاید دل میں یہ سوچا ہو گا کہ ایک سفر ہو جائے گا، ایک شخص سے ملاقات ہو جائے گی، اس کی اتنی تعریف ہے میں بھی دیکھ لوں کہ اتنا بڑا مسئلہ ایک مدرسے کا مولانا کیسے حل کرے گا۔

اللہ اکبر! سفر اختیار کیا، بریلی پہنچے، امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ اس وقت کچھ کام میں مصروف تھے۔ طبیعت بھی کچھ ناساز سی لگ رہی تھی۔ اب یہ جناب جو ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب ہیں جن کو سر ضیاء الدین کہا جاتا تھا، وہ کہتے ہیں: مجھے مولانا سید سلیمان اشرف صاحب نے کہا ہے آپ کے پاس چلے جائیں، حضرت! میں ایک مسئلہ لے کر آیا ہوں، بڑا مشکل مسئلہ ہے اور میں تو اس کے لئے جرمن جانے کی تیاری کر رہا ہوں۔ امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ نے کام کے دوران ہی کہا: ٹھیک ہے اپنا مسئلہ بیان کریں، وہ کہتے ہیں: حضرت! مسئلہ ایسا نہیں ہے کہ میں اس طرح سب کے سامنے اور عامیانہ انداز میں بیان کر دوں، بڑا سفر کر کے آیا ہوں، بہت ہی پیچیدہ مسئلہ ہے، آپ الگ سے کوئی وقت دیجئے، کوئی الگ سے بات ہو گی۔

امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: آپ اپنا مسئلہ تو بیان کیجئے، اب وہ مسئلہ بیان کر رہے ہیں، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلہ بیان کرنے کے دوران بھی کام کر رہے ہیں۔

ابھی وہ کہتے ہیں کہ میں نے مسئلہ ختم کیا ہی تھا کہ امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ نے ایک پرچہ مجھے پکڑا دیا اور میرا جواب اس میں تھا۔ وہ کہتے ہیں: میں حیران ہو گیا۔ ایک ایسا شخص جو اپنے شہر سے باہر علم حاصل کرنے کے لئے کہیں نہیں گیا اور میں نے اس علم کو حاصل کرنے کے لئے کتنے پروفیسرز کی جوتیاں سیدھی کی ہیں۔ ڈاکٹر ضیاء الدین کا بیان ہے: آج تک علم لدنی کے بارے میں سنا تھا آج اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔

پیارے اسلامی بھائیو! اسی پر بس نہیں ہوا، اب جناب وہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کرتے ہیں کہ حضور! میں نے تو بہت سارے ملکوں کا سفر کیا ہے، آپ نے یہ علم کہاں سے سیکھ لیا؟ میں اپنے آپ کو اتنا ماسٹر سمجھتا تھا مگر آج آپ کی بارگاہ میں آکر پتا چل رہا ہے میں تو طفل مکتب ہوں، مجھے تو کچھ نہیں آتا، آپ علم کے سمندر ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرا کوئی استاد نہیں ہے۔ اس علم کو میں نے کسی استاد سے نہیں سیکھا۔ اپنے والد سے جمع، تفریق، ضرب کے قاعدے سیکھ لیے تھے کیونکہ وہ وراثت کے مسائل میں قائم ہوتے تھے پھر میں نے اس علم کو مزید سیکھنے کے لیے شرح چغمینی اُٹھائی تو والد صاحب نے کہا: بیٹا! وقت کیوں ضائع کرتے ہو، تمہیں یہ سارے علوم دربارِ رسالت سے خود سکھا دیئے جائیں گے۔ فرماتے ہیں: میرا کوئی کمال نہیں مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عطا ہے۔ اس طرح اس علم پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو مہارت حاصل ہوئی۔ (1)

مسائل زیست کے جتنے بھی تھے پیچیدہ پیچیدہ
نبی کے عشق نے حل کر دیئے پوشیدہ پوشیدہ

1 ... تذکرۂ امام احمد رضا، ص5۔

علم کا چشمہ ہُوا ہے مَوج زَن تحریر میں

اللہ پاک نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے دلِ مبارک پر علم کے وہ دروازے کھولے کہ آج بھی عقلیں حیران ہیں۔ اعلیٰ حضرت کی تصانیف کی بات کرتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کیسی کیسی تصانیف فرمائیں۔ آپ نے مختلف عنوانات پر کم و بیش ایک ہزار کتابیں لکھی ہیں۔ یوں تو آپ نے 1286 ہجری سے 1340 ہجری تک لاکھوں فتاویٰ لکھے مگر بد قسمتی سے سب کو محفوظ نہ کیا جاسکا، نقل نہ کیا جاسکا جو نقل کر لیے گئے، جن کو کاپی کر لیا گیا اس کا نام **العطایہ النبویہ فی الفتاویٰ رضویہ** رکھا گیا۔ فتاویٰ رضویہ جدید کی 30 موٹی موٹی جلدیں ہیں جن کے کُل صفحات 21 ہزار 656 ہیں۔ اس کے اندر کل 6 ہزار 847 سوالوں کے جوابات دیئے گئے ہیں اور اس کے اندر 206 رسائل ہیں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! قرآن و حدیث، فقہ، منطق اور کلام وغیرہ میں آپ کی وسعت نظری کا اندازہ آپ کے فتاویٰ کے مطالعے سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ آپ کی چند مشہور کتب کے نام یہ ہیں:

سُبْحٰنَ السُّبُّوح عَن عیبِ کِذبٍ مَقْبُوح یعنی سچے خدا پر جھوٹ کا بہتان باندھنے والوں کے رد میں آپ نے یہ رسالہ تحریر فرمایا۔ جس نے مخالفین کے دم توڑ دیئے اور قلم نچوڑ دیئے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی چند تصانیف کے نام یہ ہیں:

مَقامِعُ الْحَدِید اَلْاَمْنُ وَالْعُلٰی تَجَلِّی الْیقین اَلکَوکَبَۃُ الشَّھَابِیۃ

1 ... تذکرۂ امام احمد رضا، ص16۔

www.dawateislami.net

سَلّ السُّیُوف الھِندیہ حیاتُ الموات۔

آپ نے قرآنی آیات سے زمین کو ساکن ثابت کیا۔ سائنسی اصطلاحات اور اس طرح کے علوم میں مہارت رکھنے والے یہ کتاب پڑھ کر حیران ہیں اور سائنس دانوں کے اس نظریئے کا رد کیا کہ زمین سورج کے گرد گردش کرتی ہے اس کتاب کا نام ہے:

نزول آیات فرقان بسکون زمین و آسمان۔

اس کے علاوہ اعلیٰ حضرت کی علم سائنس پر چند تصانیف کے نام یہ ہیں:

البیان شافیاً لفونو غرافیاً الکلمۃ الملھمۃ فی الحکمۃ لوھاء فلسفۃ المشئمۃ

فوز مبین در حرکت زمین معین مبین بھر دو رشمس و سکون زمین۔

سائنس میں مہارت

چودھویں صدی عیسوی کے بعد والے زمانے کو عہدِ جدید سے تعبیر کیا جاتا ہے، مغربی دنیا اِسی دور میں علم و فن سے آشنا ہوئی جبکہ مسلمان سائنسدان اس سے کئی صدیاں پہلے ہر طرح کے علوم سے نہ صرف آراستہ تھے بلکہ کائنات کے بہت سے سَربستہ راز کھول چکے تھے، وقت کے ساتھ ساتھ بڑے بڑے سائنٹسٹ پیدا ہوئے اور ایک آدھ نظریہ یا کسی ایجاد کا سہرا اپنے سر سجاتے رہے پھر ربِّ کریم نے مسلمانوں میں امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کو پیدا فرمایا جن کی پرورش خالص دینی ماحول میں ہوئی اور آپ نے دین ہی کو اپنا نصبُ العین بنایا مگر آپ اسلامیات کی جملہ شاخوں پر عُبُور کے ساتھ ساتھ حیاتیات (Biology) حیوانیات (Zoology)، نباتات (Botany)، جغرافیہ (Geography)، طبقات الارض (Geology)، ہیئت (Astronomy)، ارثماطیقی (Arithmetic)، شماریات (Statistics)،

www.dawateislami.net

ریاضی (Mathematics)، لوگارتھم (Logarithm)، اُقْلِیْدَس (Geometry)، طبیعیات (Physics)، کیمیا (Chemistry)، صوتیات (Acoustics)، اشعیات (Radiology)، مناظر ومَرایا (Optics)، توقیت، موسمیات (Metrology)، موجودات (Natural Science) وغیرہ سائنسی علوم پر بھی کامل دَسْتَرَس رکھتے تھے۔

ترجمہ قرآن کنزالایمان

امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کی بات ہو اور کنزالایمان کی بات نہ ہو تو بات ادھوری رہ جاتی ہے۔ اللہ پاک نے امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ سے بہت سارے کام لئے لیکن آپ نے امت پر جو احسان عظیم فرمایا کہ **ترجمہ قرآن کنزالایمان** ہمیں عطا فرمایا جو آج بھی رہتی امت کے لئے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ ایک عاشق صادق کے قلم سے لکھا گیا ترجمہ اپنے گھر میں ضرور رکھئے۔ الحمدللہ! کنزالایمان ایک عاشق اور ایک ولی کامل کا لکھا ہوا ترجمہ قرآن ہے۔ اس پر آپ کے شاگرد اور خلیفہ حضرت صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ نے مختصر تفسیر بھی لکھی ہے۔ کنزالایمان کی تو کیا بات ہے کہ جب پڑھیں تو بندہ عشق رسول میں گم ہو جاتا ہے۔

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی
خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی
سب ان سے جلنے والوں کے گل ہوگئے چراغ
امام احمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی

خدمت قرآنِ پاک کی وہ لاجواب کی
راضی رضا سے صاحبِ قرآں ہے آج بھی

وقت کم ہے مگر تذکرۂ رضا تو ایسا ہے کہ بندہ کرتا چلا جائے، دل تھکتا نہیں، زبان تھکتی نہیں بلکہ سچی بات یہ ہے کہ عاشقِ ماہِ رسالت کا تذکرہ کرتے چلے جائیں دل میں عشقِ رسول کی شمع فروزاں ہوتی چلے جاتی ہے۔ اب اپنے بیان کے آخر میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے اس وصف کا تذکرہ کرتے ہیں جس کی وجہ سے پوری دنیا میں آپ کو شہرت ملی کہ آپ فنافی الرسول کے مرتبے پر ایسے فائز ہیں، عشقِ رسول کی وہ شمع آپ نے فروزاں کی ہے کہ آج بھی آپ کا کلام ہو، آپ کے فتاویٰ ہوں، آپ کی تحریریں ہوں تو پڑھنے والوں کے دلوں میں عشقِ رسول زندہ ہو جایا کرتا ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کس کس کلام کا تذکرہ کیا جائے اور عشقِ رسول کے کس کس واقع کی بات کی جائے۔

سونے کا نرالا انداز

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے اس قدر محبت فرماتے کہ جب رات کو سوتے تھے تو شہادت کی انگلی انگوٹھے پر رکھ لیتے تاکہ انگلیوں سے لفظ اللہ بن جائے اور آپ پیر پھیلا کر کبھی نہ سوتے بلکہ سیدھی کروٹ پر اس طرح دونوں ہاتھوں کو ملا کر سر کے نیچے رکھ لیتے اور پاؤں مبارک سمیٹ لیتے تاکہ جسم سے لفظ محمد بن جائے۔[1] یہ ہے اللہ پاک کے چاہنے والوں اور رسول پاک کے سچے عاشقوں کی مثالیں۔

1 ...تذکرۂ امام احمد رضا، ص14۔

نامِ خدا ہے ہاتھ میں نامِ نبی ہے ذات میں
مہرِ غلامی ہے پڑی لکھے ہوئے ہیں نام دو
تیرا کھاواں میں تیرے گیت گاواں

امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ کے عشقِ رسول پر بات کرنے کے لئے بہت سارے واقعات ہیں۔ ایک بار ریاست نان پارہ یہ پہلے ہند میں ریاستیں ہوتی تھیں ان کے نواب ہوا کرتے تھے۔ ریاست نان پارہ کے نواب کی مدح میں، اس کی تعریف میں لوگوں نے قصیدے لکھے، شاعروں نے کلام لکھے اور جو کلام لے کر جاتا، جس کا کلام پسند آتا تو نواب صاحب اس کو انعام و اکرام سے نوازتے تھے۔ اب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں کسی نے عرض کی کہ حضور! آپ بھی کوئی کلام لکھ دیں، آپ کا قلم تو بڑا اچھا کلام لکھتا ہے، کوئی ایسی مدح لکھ دیں، کوئی ایسا کلام لکھ دیں کہ وہ نواب صاحب خوش ہو جائیں۔ آپ کو بہت سارے تحفے مل جائیں گے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فنافی الرسول کے مرتبے پر تھے۔ اپنے نبی پر فدا تھے۔ قلم اٹھایا سوچنے والے نے سوچا ہو گا کہ جناب اب ریاست نان پارہ کے نواب کے لئے جو کلام آئے گا وہ کلام سب کو پیچھے چھوڑ دے گا کیونکہ وہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کو جانتے تھے مگر امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ نے قلم تو اٹھایا، کلام بھی لکھا، لاجواب بھی لکھا مگر کلام وہ ہے جس کو سننے والوں کی آنکھوں سے عشق رسول میں آنسو بہہ نکلتے ہیں۔ جب کمال کی بات کرنی ہے، کسی کی بڑائی بیان کرنی ہے، کسی کا مرتبہ بیان کرنا ہے تو کسی نواب کا بیان کیوں کروں؟ میں تو شہنشاؤں کے شہنشاہ کا مرتبہ بیان کروں گا۔ امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ

قلم اٹھا کر لکھتے ہیں:

وہ کمالِ حُسنِ حضور ہے کہ گُمانِ نَقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دُور ہے یہی شَمع ہے کہ دُھواں نہیں
ترے آگے یُوں ہیں دَبے لچے فُصَحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

یہ نعتیہ کلام بہت طویل ہے آخری شعر میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

کروں مَدحِ اَہلِ دُوَل رضاؔ

اے رضا! میں مالداروں کی مدح کروں!!!!

کروں مَدحِ اَہلِ دُوَل رضاؔ پڑے اِس بَلا میں مِری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مِرا دین "پارۂ ناں" نہیں

میں اپنے کریم کا گدا ہوں، اب اسے نان پارہ کا نواب کہا کرتے تھے۔ امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کی فصاحت پر قربان جایئے، اس نان پارہ کے لفظ کو کیسے شعر میں لائے، **پارۂ ناں** کا مطلب ہے روٹی کا ٹکڑا، کیا فرماتے ہیں: میرا دین کوئی روٹی کا ٹکڑا نہیں ہے، **پارۂ ناں** نہیں ہے کہ میں کسی مالدار کی ثنا کروں۔[1]

میں گدا ہوں اپنے کریم کا مِرا دین "پارۂ ناں" نہیں

1 ... تذکرۂ امام احمد رضا، ص9۔

www.dawateislami.net

عاشق مدینہ کی حاضریٔ مدینہ

امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے ایسے بہت سارے واقعات ہیں، آپ کے سفر حج کی بات کی جائے، عشقِ رسول کے عالَم میں مدینے پہنچ رہے ہیں۔ ایک عاشق ہے، سچا عاشق ہے، دل میں تمنا ہے کہ مدینے والے کا دیدار کرنا ہے، دل میں ٹھان لی ہے مگر عاشق کو تڑپایا بھی جاتا ہے، عاشق کو آزمایا بھی جاتا ہے، امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ روضۂ رسول پر حاضر ہوتے ہیں، رحمت عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر درود و سلام کے نذرانے پیش کرتے ہیں، کرم نہیں ہوتا، دیدار نہیں ہوتا، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر کرم کے تو دریاں بہہ رہے ہوں گے مگر اس وقت دیدار کی سعادت نہ ملی، وہ رات غمگین غمگین گزاری اور قلم اُٹھایا، بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم میں کلام لکھتے ہیں:

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں | تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں
اُس گلی کا گدا ہوں میں جس میں | مانگتے تاجدار پھرتے ہیں
ہر چراغِ مزار پر قُدسی | کیسے پروانہ وار پھرتے ہیں

کلام لکھنے کے بعد انتہائی انکساری کے عالم میں، انتہائی فُرقت کے عالم میں مقطع لکھتے ہیں، آخری شعر لکھتے ہیں:

کوئی کیوں پُوچھے تیری بات رضاؔ | تجھ سے کتّے ہزار پھرتے ہیں

اللہ اکبر! اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس قدر انکساری فرمائی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو عاشقِ صادق پر کیسا پیار آیا، خواب میں نہیں بلکہ جاگتی آنکھوں سے اعلیٰ حضرت کو دیدارِ مصطفیٰ نصیب ہو گیا۔ پھر لکھتے ہیں:

یاد میں جس کی نہیں ہوشِ تن و جاں ہم کو
پھر دِکھا دے وہ رُخ اے مہرِ فروزاں ہم کو

آلِ رسول کا ادب واحترام

جو سچا عاشق ہوتا ہے، اس کو ادائے نبی سے محبت ہوتی ہے، اس کو نسبت رسول سے محبت ہوتی ہے، اس کو آلِ نبی سے محبت ہوتی ہے، ارے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے آلِ نبی سے محبت کی کیسی مثالیں قائم کیں۔ امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے آپ کی محفل میں کوئی سیّد آجاتا، آپ اس کے ہاتھ چوم لیا کرتے اگر وہ سیّد چاہے نیکو کار بظاہر داڑھی والا نہ بھی ہوتا اس کو بڑی عزت سے بٹھاتے، جب کوئی تحفہ تقسیم کرتے پتا چلتا یہ سیّد صاحب ہیں انہیں ڈبل پیش کرتے۔ کبھی کسی سیّد کی بات اس لئے نہ ٹالتے کہ میرے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آل ہے، میرے مصطفیٰ سے اسے نسبت ہے۔

اللہ اکبر! آج کے دور میں علماء کو لے جانے کے لئے گاڑیاں بھیجی جاتی ہیں، اس زمانے میں پالکی بھیجی جاتی تھی، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ایک جگہ بیان ہے، پالکی بھیجی گئی، امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ کو اس پالکی میں بٹھایا گیا، جس کو ڈولی بھی کہا کرتے ہیں، 4 لوگ اٹھا کر جارہے ہیں، تھوڑا آگے چلے۔ ارے فنافی الرسول ہو تو ایسا، نبی کی آل کی خوشبو سونگھ لینے والا امامِ اہلِ سنت ہے۔ بریلی کا تاجدار ہے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: پالکی کو روکو، پالکی روک دی گئی۔ بریلی کا بازار ہے، سرِ راہ یہ پالکی روکی گئی۔ امامِ اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ باہر آتے ہیں، آنکھیں پُرنم ہیں، پالکی اٹھانے والے چاروں افراد سے کہتے ہیں: بتاؤ! تم میں آلِ رسول کون ہے؟ مجھے اپنے نبی کی خوشبو محسوس ہو رہی ہے۔

ایک غریب مزدور شہزادہ کہتا ہے: حضور! کوئی غلطی ہو گئی، میں ہی سیّد زادہ ہوں۔ یہ کہنا تھا کہ اس بریلی کے بازار میں، بریلی کا تاجدار زار و قطار رو رہا ہے کہ سیّد زادے مجھے معاف کر دو، مجھے معلوم نہ تھا کہ آپ میری پالکی کو اپنے کندھے پر اٹھا رہے ہیں، احمد رضا قیامت کے دن پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دربار میں کیا جواب دے گا؟ اگر مجھ سے پوچھ لیا گیا کہ اے رضا! کیا میرے نواسے کا کاندھا اس لئے تھا کہ تم اس پر سواری کرتے!!! اے سیّد زادے! مجھے معاف کر دو، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا عمامہ اُتارا، اس سیّد زادے کے قدموں میں رکھ دیا۔

ایک طرف بریلی کا تاجدار آنسو بہا رہا ہے، دوسری طرف وہ سیّد زادہ بھی آنسو بہا رہا ہے، یہ گفتگو ہو رہی ہے، لوگوں کی چیخیں نکل گئیں، اعلیٰ حضرت کو چین نہیں آ رہا۔ کہتے ہیں: نہیں!! نہیں!! اے سیّد زادے! رضا کے دل کو قرار جب آئے گا، جب آپ پالکی میں بیٹھیں گے اور احمد رضا اپنے کاندھوں پر آپ کو اُٹھا کر چلے گا۔ علم و حکمت کا سمندر ہے، زمانے کا امام ہے، مفتی اعظم ہے، مجدد دین و ملت ہے، عشق رسول دیکھئے کہ ایک سیّد زادے کو ڈولی میں بٹھا کر کاندھے پر اُٹھا کر جا رہا ہے۔[1] یہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے وارفتگی ہے، یہ دربارِ رسول سے پیار ہے، ارے صرف زبان کی نوک پر عشقِ رسول نہ تھا بلکہ امامِ اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ سراپا عشقِ رسول کی تصویر تھے، جبھی تو اپنے کلام میں لکھتے ہیں، جب قصیدۂ نور کے لئے قلم اُٹھاتے ہیں، وہ لوگ جو میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے

1 ...بریلی سے مدینہ، ص 15۔

نور ہونے کے قائل نہیں۔ ارے کلام رضا پڑھئے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا | صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو نور نہ ماننے والو سنو! میرے رضا کہتے ہیں:

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زُجاجہ نور کا
تیری صورت کے لئے آیا ہے سُورہ نور کا
کہ گیسو ٗ ہ دَہن یٰ ابرو آنکھیں عٓ صٓ
کھیٰعٓصٓ اُن کا ہے چہرہ نور کا

یہی نہیں میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تو سراپا نور ہیں، اب آلِ رسول کی طرف جب توجہ فرماتے ہیں، تو کہتے ہیں: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم!

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانا نور کا

کلام رضا عشق رسول کا ذریعہ

کرنے کی باتیں تو بہت ہیں اگر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری پر ہی کلام کرنا شروع کر دیا جائے تو وقت ختم ہو جائے۔ شاعری پر کئی بیان ہو سکتے ہیں اور سچ جانیئے اگر آج بھی آپ پیغامِ رضا کو سمجھنا چاہتے ہیں، دل میں عشقِ رسول کی شمع کو فروزاں کرنا چاہتے ہیں، آج جو میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ناموس پر حملے ہو رہے ہیں، اگر اپنے دل کو مزید عشقِ رسول میں پختہ کرنا چاہتے ہیں تو تاجدارِ بریلی کا تذکرہ پڑھتے رہیے، ان کی زندگی کے حالات کو سنتے رہیے، فنافی الرسول کے مرتبے پر کس طرح فائز تھے ان کی سیرت کو

www.dawateislami.net

پڑھتے رہیے اور ضرور ضرور کلامِ رضا کو پڑھتے رہیے۔ کلامِ رضا وہ ہے کہ آج بھی 100 سال سے زیادہ وقت گزرنے کے بعد جب پڑھتے ہیں تو عشاق کے دل سے آنسو نکل جاتے ہیں۔ آنکھوں سے آنسو بہہ نکلتے ہیں۔ دل عشقِ رسول میں مچل جاتا ہے۔ ارے کس کس کلام کی بات کی جائے، اگر میں غلط نہیں ہوں تو مجھے کہنے دیجئے کہ امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ کا وہ کلام کہ پوری دنیا میں اگر اذان کے بعد کوئی نغمہ گنگنایا جاتا ہے۔ صبح ہو، شام ہو، دوپہر ہو، رات ہو، میرا حسن ظن ہے کہ دنیا کے اندر کوئی ایک منٹ ایسا نہیں ہے جہاں پر وہ نغمہ گنگنایا نہ جاتا ہو اور وہ نغمہ کونسا ہے:

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام | شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

کہیں محفلِ میلاد ہو رہی ہے، کہیں قرآن خوانی ہو رہی ہے، کہیں اجتماع ہو رہا ہے، کہیں علمائے اہلسنت کا جلسہ ہو رہا ہے۔ کہیں جمعے کی نماز کے بعد، تو کہیں عاشقانِ رسول فجر کی نماز کے بعد کھڑے ہو جاتے ہیں اور آقا کے دربار میں درود و سلام کے تحفے پیش کرتے ہیں، تو وہ میرے رضا کا کلام ہوتا ہے۔

اللہ پاک تربتِ اعلیٰ حضرت پر کروڑوں انوار و تجلیات کی بارش فرمائے۔ جب تک محفلِ میلاد سجتی رہیں گی، جب تک اجتماعات ہوتے رہیں گے، صبح قیامت تک تاجدارِ بریلی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر انوار و تجلیات کی بارش ہوتی رہیں گی۔ اپنے بیان میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہی کے شعر پر آپ کو وہ پیغام دینا چاہتا ہوں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سارے پیغام دیئے، دو اشعار کے اندر پیغام موجود ہیں۔

رضاؔ نفس دشمن ہے دَم میں نہ آنا

خبر دار!!! ہوشیار!!!

یہ نفس کی جو چالیں ہیں، ہمیں گناہ میں مبتلا کر دیتا ہے، ہمیں سنتوں سے دور کر دیتا ہے، ہمیں کفار کے طریقے پر چلنے پر مجبور کرتا ہے۔ ارے کیسے غلام ہو؟ کیسے عاشق ہو کہ نعرہ تو لگاتے ہیں **غلامیٔ رسول میں موت بھی قبول ہے** اور چہرہ دشمنانِ مصطفیٰ جیسا ہے۔ سر ننگا دشمنانِ مصطفیٰ جیسا ہے، لباس کافروں جیسا ہے، ارے عاشق ہو تو عملی طور پر عاشق بنئے۔ سرکار کے غلام ہو تو چہرہ بھی سرکار کے غلام جیسا بنایئے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جھنجھوڑ رہے ہیں:

رضاؔ نفس دشمن ہے دَم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک اور پیغام دیتے ہیں۔ اور اس پیغام کو دل میں بٹھا لیجئے۔

جو نہ بُھولا ہم غریبوں کو رضاؔ

ہمارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمیں کبھی نہ بھولے اور آج ہم آقا کو بھول بیٹھے ہیں۔ اگر آقا کو نہیں بھولے تو سجالیجئے اپنے چہرے پر سنت مصطفیٰ، اگر پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو نہیں بھولے تو بن جایئے ناں نمازی، کر دیں مسجدوں کو آباد، یہ کیسی غلامی ہے؟ ارے عشق رسول کا دعویٰ یہ ہے کہ اطاعت رسول بھی ہونی چاہیے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جھنجھوڑ رہے ہیں:

جو نہ بُھولا ہم غریبوں کو رضاؔ | یاد اُس کی اپنی عادَت کیجیے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پیغام دے رہے ہیں، پیغام رضا کو قبول کیجئے۔ پیارے مصطفیٰ صلی

اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دنیا میں تشریف لائے رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ کی صدائیں تھیں، میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم معراج کے لئے گئے، غریب امت کو نہ بھولے۔ دنیا سے تشریف لے گئے، قبر انور میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب کان قریب کیے اس وقت بھی رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ کی صدائیں ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آج بھی گنہگار امت کو یاد کر رہے ہیں۔ محشر کے دن بھی ہماری مغفرت کروائیں گے۔

سنتوں کو اپنا لیجئے

آج کے بیان کا یہ پیغام لے کر جایئے۔ اپنے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو یاد رکھئے، مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے ناطہ مضبوط رکھئے، ان کی سنتوں سے تعلق مضبوط رکھئے، ایسا نہ ہو کہ آج دشمنانِ مصطفیٰ کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے زندگی تو گزار لیں، لائف کی انجوائمنٹ تو کر لیں مگر قیامت کے دن پچھتانا پڑ جائے۔ اس دن شفاعتِ رسول سے ہم محروم نہ ہو جائیں۔ اللہ پاک عاشقِ ماہِ رسالت کے صدقے، مجددِ اعظم کے صدقے، اس ولی کامل کے صدقے، اس فنافی الرسول کے صدقے ہمیں بھی عشقِ رسول کی برکتیں نصیب فرمائے، ہمیں بھی عملی طور پر عاشقِ رسول بننا نصیب فرمائے۔ اے اللہ! جس طرح تو نے قلبِ اعلیٰ حضرت پر عشقِ رسول کے دریا بہائے، ہمیں بھی اس کی چند بُوندیں عطا فرما۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے پیغام کو صحیح معنوں میں عملی طور پر، پریکٹیکلی طور پر اپنانے کے لئے مسلکِ اعلیٰ حضرت کی ترویج و اشاعت میں دنیا بھر میں مصروفِ عمل سب

سے بڑی تحریک دعوتِ اسلامی ہے جو پیغامِ رضا ہی کو لے کر چل رہی ہے۔ دنیا بھر میں اعلیٰ حضرت کے فیضان کو پہنچا رہی ہے، عملی طور پر دعوتِ اسلامی میں شامل ہو جایئے، قافلوں میں سفر کیجئے، اللہ پاک اعلیٰ حضرت کے فرمان پر، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نقشِ قدم پر، مسلکِ اعلیٰ حضرت پر زندہ رہنا نصیب فرمائے۔ اللہ پاک ہمیں مسلکِ اعلیٰ حضرت پر ہی ایمان اور عافیت کے ساتھ مدینہ طیبہ میں موت عطا فرمائے اور بروزِ محشر جو عنایتیں عاشقِ صادق پر ہوں، ہم ان کے غلام ہیں ہمیں بھی اعلیٰ حضرت کی وہ برکتوں کا حصہ اللہ پاک نصیب فرمائے۔

وادی رضا کی کوہِ ہمالہ رضا کا ہے | جس سمت دیکھیے وہ علاقہ رضا کا ہے
اگلوں نے بھی لکھا ہے بہت دین پر مگر | جو کچھ ہے اس صدی میں وہ تنہا رضا ہے

اللہ پاک اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے محبت کرنے اور ان کے صدقے رسولِ پاک سے محبت کرنے کی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبد الحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے "یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس" پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔



24 اکتوبر 2019 فیضان مدینہ آفندی ٹاؤن، حیدر آباد، پاکستان

اعلیٰ حضرت کی شاعری اور عشقِ رسول

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ہمہ جہت شخصیت
- عشقِ رسول کی عظیم درس گاہ
- دریا کو کوزے میں بند کرنا
- یادِ نبی سرمایہ زندگی
- اعلیٰ حضرت کا چاند کو مشورہ
- اعلیٰ حضرت اور اُمیدِ رحمت

نوٹ: یوٹیوب پر یہ بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

درودِ پاک کی فضیلت

نبی رحمت، شفیع امت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: مَا مِنْ عَبْدَیْنِ مُتَحَابَّیْنِ فِی اللّٰہِ یَسْتَقْبِلُ اَحَدُھُمَا صَاحِبَہُ فَیُصَافِحُہُ وَیُصَلِّیَانِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا لَمْ یَفْتَرِقَا حَتّٰی تُغْفَرَ ذُنُوْبُھُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْھُمَا وَمَا تَاَخَّرَ اللہ پاک کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب ملیں، مصافحہ کریں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر درود پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اگر درست طریقے سے ملاقات کی جائے تو بہت ساری سنتوں پر عمل ہو سکتا ہے، کسی سے ملاقات ہو تو ہمیشہ سلام میں پہل کرنے کی کوشش کیجئے مگر ہمارا مسئلہ ایک یہ بھی ہے ہم سلام ہی نہیں کرتے بلکہ **کیسے ہو؟**، **اور سناؤ**، **کیا حال ہے؟**، **صبح بخیر** جیسے جملوں سے گفتگو کا آغاز کرتے ہیں، دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں ٹھیک سے سلام کرنا بھی نہیں آتا، **سما لیکم**، **سلو الیکم** یا اور بھی طرح طرح کے الفاظ بولے جاتے ہیں،

1 ... مسند ابی یعلی، 3/95، حدیث: 2951۔

www.dawateislami.net

اس طرح سلام کرنے سے ثواب نہیں ملتا۔

سلام و مصافحہ کیجئے

اگر ثواب کمانا چاہتے ہیں تو پھر درست طریقے سے سلام کیجئے۔ سلام کے بہترین الفاظ یہ ہیں :اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یعنی تم پر سلامتی ہو اور اللہ پاک کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں اور سلام کا بہترین جواب یہ ہے :وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یعنی اور تم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ پاک کی طرف سے رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ مصافحہ کیجئے یعنی آپس میں ہاتھ ملایئے، ہمیں ٹھیک طریقے سے مصافحہ بھی نہیں آتا، بعض لوگ انگلیاں ٹکرا دیتے ہیں یا ہاتھ ملاتے وقت ہاتھ میں کوئی نہ کوئی چیز موبائل، پیسے، شاپر ہوتا ہے بس ہاتھ بڑھا دیتے ہیں اس طرح کرنے کو مصافحہ نہیں کہتے بلکہ مصافحہ کرتے وقت ہتھیلیاں بالکل خالی ہونی چاہئے، جب مصافحہ کریں تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر درود بھی پڑھ لیجئے، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھ لیجئے یا صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد جیسا کوئی بھی مختصر، چھوٹا سا درود شریف پڑھ لیجئے۔ ان شاء اللہ ! دونوں کے جدا ہونے سے پہلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ آج سے نیت کر لیجئے نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر کثرت سے درود پاک پڑھیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہمہ جہت شخصیت

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا شمار تاریخ کی ان چند ہستیوں میں ہوتا ہے کہ آپ پر لکھنے والا یا بیان کرنے والا ہمیشہ حیران ہی دکھائی دیتا ہے کیونکہ اللہ پاک نے آپ کو بے شمار خوبیوں،

صلاحیتوں اور کمالات سے نوازا تھا، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہمہ جہت شخصیت تھیں، چاہے تحریر ہو یا تقریر مختصر اور قلیل وقت میں آپ کی ذات و صفات کا احاطہ کرنا ناممکن ہے کیونکہ آپ کی بہت ساری خوبیاں اور اوصاف ہیں، آپ کے کون کون سے اوصاف پر بات کی جائے، بچپن کے واقعات بیان کئے جائیں یا ذہانت کے قصے بتائے جائیں، آپ کے علوم پر بات کی جائے یا ترجمۂ قرآن کے شاہکار کا تذکرہ کیا جائے، خوف خدا بتایا جائے یا عشق رسول سمجھایا جائے، عبادت کا ذوق شوق کے واقعات ہوں یا حقوق العباد کی حفاظت کا اہتمام، والدین کا ادب بیان کیا جائے یا آل رسول سے پیار۔ ایک ہی شخص میں خوبیوں کے اتنے نظائر ہیں کہ عقل حیران ہو جاتی ہے اسی لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں یہ شعر کہا گیا ہے:

وادی رضا کی کوہِ ہمالہ رضا کا ہے | جس سمت دیکھئے وہ علاقہ رضا کا ہے
پچھلوں نے تو لکھا بہت کچھ علم دین پر | جو کچھ ہے اس صدی میں وہ تنہا رضا کا ہے

اعلیٰ حضرت ایک نظر میں

- ولادت باسعادت: 10 شوال المکرم بروز ہفتہ۔
- 4 سال: ناظرہ قرآن ختم کیا۔
- 6 سال: بڑے اجتماع میں تفصیلی بیان فرمایا۔
- 14 سال سے پہلے: درس نظامی (عالم کورس) مکمل کیا اور پہلا فتاوی دیا جو درست ہوا اور فتوی لکھنے کی اجازت ملی۔ اللہ پاک نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو بہترین صلاحیتوں سے نوازا تھا، آج بڑے بڑے علما اور اسکالرز اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو پڑھنے اور سمجھنے کے بعد

یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ وہ سپر جینئس تھے۔

19 سال: نکاح ہوا۔

23 سال: حج بیت اللہ کا شرف پایا۔

68 سال: وصیتیں لکھوائیں، اذان جمعہ کے وقت علم و فن کا یہ عظیم آفتاب 25 صفر المظفر 1340ھ بمطابق 28 اکتوبر 1921 کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غروب ہو گیا۔

اللہ کریم کی ان پر کروڑوں رحمتیں نازل ہوں اور ان کے صدقے اللہ کریم ہماری بے حساب مغفرت فرمائے۔

عشق و محبت اعلیٰ حضرت

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ 68 سال کی عمر مبارک میں دنیا سے رخصت ہوئے مگر ان 68 سالوں کو آپ کے گئے کاموں پر تقسیم کیا جائے تو وہ 68 سال کے نہیں بلکہ کئی سو سالوں کے کام بنتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کتب، آپ کے فتاوی اور علمی کاوشیں عقل انسانی کو ورطۂ حیرت میں مبتلا کر دیتی ہے کہ اتنا سارا کام محض 68 سالہ زندگی میں کر دیا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی مکمل سیرت تو دُور آپ کی حیات کے چند گوشوں کو صفحۂ قرطاس پر سمیٹنا بھی مشکل ہے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے علم، ذہانت، فقاہت پر بیان کرنا یہ علماء کا کام ہے مگر ایک وصف ایسا بھی ہے جس کے بغیر اعلیٰ حضرت کی ذات کا تعارف مکمل نہیں ہو سکتا، کچھ لوگوں کا تعارف عجیب و غریب بھی ہوتا ہے اور بعض لوگوں کا تعارف کچھ اور ہوتا ہے مگر اعلیٰ حضرت وہ عظیم ہستی ہیں جن کا ایک نعرہ ان کی پہچان بن گیا اور وہ خوبصورت نعرہ یہ:

عشق و محبت عشق و محبت اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت

گویا عشق نبی آپ کی زندگی کا تعارف بن گیا، پوری زندگی مسلمانوں کے دلوں میں عشق مصطفیٰ کی شمع روشن کی، نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے فرمان کو سب سے اولین فوقیت دی اور اسی فرمان کے مطابق اپنی پوری زندگی گزاری، خود لکھتے ہیں:

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام

اپنی زندگی کا مقصد ہی یہ بنالیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم راضی ہو جائیں کیونکہ یہ راضی ہو جائیں گے تو رب بھی راضی ہو جائے گا۔

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام | لِلّٰہِ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

عشق رسول کی عظیم درس گاہ

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ دنیا سے رخصت ہو گئے مگر اپنی تحریروں کی صورت میں تعلیمات دے گئے، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت کیسے کی جاتی ہے؟ وہ بتا گئے، اپنے عمل سے یہ سیکھا گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے عشق کس طرح کیا جاتا ہے؟ گویا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ عشق رسول سکھانے کی عظیم درس گاہ (Institute) ہیں، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے مگر اپنی تعلیمات کے ذریعے ہمارے درمیان موجود ہیں، آج اگر کسی نے یہ جاننا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے محبت کیسے کرنی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر اپنا سب کچھ کیسے فدا کرنا ہے؟ تو اعلیٰ حضرت کی تعلیمات کا مطالعہ کرے، اعلیٰ حضرت کی شاعری کو پڑھنا شروع کرے، اعلیٰ حضرت رحمۃ

اللہ علیہ کی زندگی کے گوشوں کی ورق گردانی کرے تو معلوم ہو جائے گا کہ ایک عاشقِ رسول کی زندگی کیسی ہوتی ہے؟ مدنی آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پر اپنا سب کچھ کیسے قربان کیا جاتا ہے؟

نعت لکھنا آسان نہیں

نعتیہ کلام لکھنا یہ بہت ہی مشکل ہے اس کے لئے بہت سارا علم چاہئے کیونکہ نعت لکھنا یہ تلوار پر چلنے جیسا ہے کہ اگر تھوڑا سا اضافہ ہو جائے تو بندہ شرک میں مبتلا ہو سکتا ہے اور ذرا سی کمی ہو جائے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شان میں گستاخی ہو جائے گی گویا انتہائی سوچ سمجھ کر اور محتاط طریقے سے نعت لکھنی ہوتی ہے، نعت لکھنا ہر کسی کا کام نہیں ہے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنے نعتیہ کلام میں لکھتے ہیں:

ہوں اپنے کلام سے نِہایَت مَحظوظ | بیجا سے ہے اَلْمِنَّۃ لِلّٰہ مَحفوظ
قرآن سے میں نے نعت گوئی سیکھی | یعنی رہے اَحکامِ شریعت مَلحوظ

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے قرآن سے نعت گوئی سیکھی ہے اور یہ اعلیٰ حضرت کا صرف دعوی نہیں بلکہ آپ کے کئی اشعار ایسے ہیں جو قرآنی آیت کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور بہت سے اشعار حدیث پاک کی طرف اشارہ کرتے ہیں جیسا کہ آپ کا ایک بہت ہی پیارا شعر ہے:

مومن ہوں مومنوں پہ رؤفٌ رحیم ہو | سائل ہوں سائلوں کو خوشی لاَنھَر کی ہے

شعر کا مطلب: رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ عرض

کرتے ہیں ، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں مومن ہوں اور مومنوں پر آپ رؤف رحیم ہو کیونکہ قرآنِ مجید میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے متعلق یہی ارشاد ہوا کہ آپ مومنوں کے لئے رؤف رحیم ہیں، چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ

(پ:11، توبہ:128)

ترجمہ کنزُ العِرفان: بیشک تمہارے پاس تم میں سے وہ عظیم رسول تشریف لے آئے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے، وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں۔

جبکہ دوسرے مصرعے میں بارگاہ نبوی میں یوں عرض گزار ہوتے ہیں کہ میں بھکاری ہوں اور بھکاریوں کے لئے خوشخبری یہ ہے کہ آپ کے در سے خالی لوٹانا تو دور جھڑکا اور دھتکارا بھی نہیں جاتا، جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اَمَّا السَّآىٕلَ فَلَا تَنْهَرْ

(پ:30، والضحیٰ:10)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور کسی بھی صورت مانگنے والے کو نہ جھڑکو۔

آپ مجرموں کے یاور ہیں

مُجرم بلائے آئے ہیں جَآءُوْكَ ہے گواہ | پھر رَد ہو کب یہ شان کریموں کے دَر کی ہے

اعلیٰ حضرت کے عاشقو! آپ نے یہ شعر بہت بار سنا ہو گا ممکن ہے ذہن میں سوال آیا ہوا کہ مُجرم بلائے آئے ہیں جَآءُوْكَ ہے گواہ، یہ لفظ جَآءُوْكَ کا کیا مطلب ہے؟ اعلیٰ حضرت

رحمۃ اللہ علیہ کی قرآن فہمی دیکھئے، اعلیٰ حضرت نے اس شعر میں قرآن مجید کی ایک آیت کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور قرآن مجید کی وہ آیت یہ ہے:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا (پ:5، نساء:64)

ترجمہ کنزُ العِرفان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے تو اے حبیب! تمہاری بارگاہ میں حاضر ہو جاتے پھر اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (بھی) ان کی مغفرت کی دعا فرماتے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا، مہربان پاتے۔

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب جَآءُوْكَ (تمہاری بارگاہ میں حاضر ہو جاتے) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے آیت کے اس حصے جَآءُوْكَ کو اپنے شعر میں استعمال فرمایا ہے۔ جب لوگ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دربار میں آجائیں تو

فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا

پھر اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (بھی) ان کی مغفرت کی دعا فرماتے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا، مہربان پاتے۔

شعر کا مطلب: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! مجرم ایسے نہیں آئے بلکہ جَآءُوْكَ کا ہے گواہ یعنی قرآن خود آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونے پر گواہ ہے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! جب ہم قرآن کے کہنے پر حاضر ہو گئے تو پھر رد کیسے ہو گا؟ پھر خالی کیسے جائیں گے؟ کیونکہ آپ کریم ہیں اور رد کرنا کریموں کا طریقہ نہیں ہے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ ہمیں ضرور عطا فرمائیں گے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اپنے دوسرے نعتیہ کلام میں اسی آیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خدایا تجھے حمد ہے خدایا

شاعری اور حدیث دانی

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر سونے میں تولنے کے برابر ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی حدیث پر کتنی گہری نظر تھی، احادیث پر اشعار فرمادیا کرتے تھے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

رب ہے مُعطی یہ ہیں قاسم | رزق اُس کا ہے کِھلاتے یہ ہیں

شعر کا مطلب: معطی کا مطلب ہے: **عطا کرنے والا** اور قاسم کا معنی ہے: **بانٹنے والا**۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شعر میں رب کو معطی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو قاسم فرمایا ہے اور یہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا ہے:

وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِی [1] میں بانٹنے والا ہوں اور اللہ عطا کرنے والا ہے۔

شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

---

1 ... بخاری، 1/42، حدیث: 71۔

www.dawateislami.net

کھاتے ہیں تیرے در کا پیتے ہیں تیرے در کا
پانی ہے تیرا پانی دانہ ہے تیرا دانہ
تو شمعِ رسالت ہے عالم تیرا پروانہ
تو ماہِ نبوت ہے اے جلوہ جاناں

دریا کو کوزے میں بند کرنا

اردو زبان میں ایک محاورہ استعمال کیا جاتا ہے: **دریا کو کوزے میں بند کرنا**۔ جب بہت طویل بات کو کوئی مختصر الفاظ میں بیان کر دے اس وقت بھی بولا جاتا ہے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو یہ کمال حاصل تھا کہ بڑے بڑے تاریخی واقعات کو چند الفاظ میں بیان کر دیا کرتے تھے چنانچہ

انگلیوں سے پانی جاری ہو گیا

صلح حدیبیہ کے موقع پر 1500 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے، صحابہ کرام کے پاس پانی نہیں تھا، پیاس کی شدت تھی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دکھ تکلیف اور پریشانی کے وقت اِدھر اُدھر نہیں جاتے تھے بلکہ ان کا یہ عقیدہ تھا کہ ہماری مشکل، پریشانی دکھ تکلیف در نبی سے دور ہوں گی حتی کہ پانی نہ ہونے کی شکایت بھی حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں کی، صاحبِ کوثر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس جتنا بھی پانی ہے وہ سارا پانی ایک برتن میں جمع کر لو، 1500 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے مگر اتنا بھی پانی جمع نہیں ہوا کہ ایک برتن بھر جاتا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پیاسے، جانور بھی پیاسے، نماز کے لئے

وضو بھی کرنا تھا، پانی اتنا کم تھا کہ کسی ایک کو بھی کفایت نہ کرتا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنا مبارک ہاتھ اس برتن میں ڈالا، انگلیوں سے پانی جاری ہو گیا اور اتنا پانی جاری ہوا کہ 1500 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سیر ہو کر پیا، برتنوں میں پانی جمع کر لیا، جانوروں نے بھی اپنی پیاس بجھائی، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس دن اگر ہم 1 لاکھ بھی ہوتے تو ایک لاکھ کو بھی کفایت کر جاتا۔[1]

سب سے مقدس پانی

علمائے کرام فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی انگلیوں سے نکلنے والا پانی آبِ زم زم سے بھی زیادہ مقدس ہے کیونکہ آبِ زم زم حضرت اسماعیل علیہ السلام کے قدموں کی رگڑ سے جاری ہوا تھا جبکہ وہ پانی آپ کی مبارک انگلیوں سے جاری ہوا تھا، جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے وہ پانی نوش فرمایا ان پر ہماری جانیں قربان۔ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے سے بڑا معجزہ تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پتھر پر عصا مارا تو اس میں سے 12 چشمے پھوٹے، پتھروں سے عام طور پر پانی نکلتا ہے مگر انگلیوں سے پانی جاری ہونا یہ بہت بڑا معجزہ تھا، اس معجزے پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا قلم کیسے خاموش رہ سکتا تھا، اس پورے واقعے کو آپ نے اس پیارے انداز میں لکھا:

انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

---

1 ... بخاری، 2/492، حدیث: 3576۔

ایک پیالہ 70 صحابہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں: مجھے بہت بھوک تھی، اتنی کہ پیٹ کمر سے لگ گیا تھا، خواہش یہ تھی کہ کوئی کھانا کھلا دے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ گزرے، میں کھڑا ہو گیا اور ان سے ایک مسئلہ معلوم کروں، نیت یہ تھی کہ مسئلہ بھی معلوم ہو جائے اور وہ میری حالت بھی دیکھ لیں مگر انہوں نے صرف مسئلہ بتایا اور تشریف لے گئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لائے، مجھے دیکھ کر مسکرائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے غلاموں کے حال سے باخبر رہتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ چلنے کا فرمایا، گھر پہنچے تو کھانے میں ایک دودھ کا پیالہ تھا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مجھے فرمایا: ابو ہریرہ! اصحاب صفہ کو بلا لاؤ، اصحاب صُفّہ کی تعداد تقریباً 70 تھی۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہم سے میں کسی کو بھوک لگ رہی ہو اور کوئی اسے کہے، آپ پہلے سب کو کھانا کھلائیں، بندہ کہے پہلے مجھے تو کھانا کھلاؤ پھر دوسروں کی باری آئے گی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سوچنے لگے، ایک پیالہ اور 70 صحابہ، وہ بھی انہوں نے کئی دن سے کھانا بھی نہیں کھایا تھا میری باری کب آئے گی، بہر حال نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حکم تھا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سب کو بلا کر لے آئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ابو ہریرہ! سب کو دودھ پلاؤ، میں باری باری سب کے پاس پیالہ لے کر جانے لگا، صحابہ کرام کو بھوک نے ستایا تھا، انہیں ضرورت تھی، بسم اللہ پڑھ کر ایک ایک صحابی نے پیٹ بھر کر دودھ پیا، میں

دیکھتا جارہا تھا کہ صحابہ کے پیٹ تو بھر رہے ہیں مگر پیالے میں سے دودھ کم نہیں ہو رہا۔ ایک ایک کر 70 لوگوں نے دودھ پی لیا۔

جب میری باری آئی تو نبی رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ابوہریرہ! اب تم پیو، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بسم اللہ پڑھی اور خوب پیٹ بھر کر دودھ پیا، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی: حضور! یہ میں نے پی لیا ہے، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ابوہریرہ اور پیو، عرض کرتے ہیں: میں نے دوبارہ پیالے کو منہ لگایا اور پھر پیٹ بھر کر پیا، پی چکنے کے بعد پیالہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے تیسری بار فرمایا: اور پیو، تیسری بار پھر پیا، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب چوتھی بار پیالہ واپس کرنے لگا تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: اور پیو، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! اب گنجائش نہیں ہے۔ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے وہ پیالہ لیا، بسم اللہ پڑھی اور آخر میں خود نوش فرمایا۔[1]

اللہ اکبر! یہ کیسا معجزہ تھا؟ ایک دودھ کا پیالہ اور 70 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں، سب کا پیٹ بھر گیا، تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم معجزہ دکھائیں اور بریلی کے تاجدار کے قلم میں روانی نہ آئے یہ کیسے ہو سکتا ہے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس پورے واقعے کو خوبصورت شعر میں بیان فرمایا اور گویا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی جناب میں سوالیہ انداز میں عرض گزار ہوتے ہیں:

---

1 ... بخاری، 4/542، حدیث: 6452۔

www.dawateislami.net

کیوں جناب بوہریرہ تھا وہ کیسا جام شیر
جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا

نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے کمالات کو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے نعتیہ کلام بہت ہی خوبصورت اور دلکش انداز میں بیان فرمایا ہے، مدینہ منورہ میں بارش ہوئے کافی عرصہ گزر گیا تھا، صحابہ پریشان تھے، ایک صحابی رسول کھڑے ہوگئے، عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! کرم کیجئے! بارش نہیں ہورہی، ہم بھی پیاسے، مویشی بھی پیاسے، کھیتیاں سوکھ رہی ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جانتے تھے کہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دعا کردی تو کام بن جانا ہے اسی لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی حاجت روائی کے لئے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں حاضری دیتے تھے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ بتاتے ہوئے فرماتے ہیں:

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا | نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

کیونکہ صحابہ جانتے تھے۔

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

بارش برسنے لگ گئی

راوی کہتے ہیں: آسمان بالکل صاف تھا، اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دعا کے لئے ہاتھ بلند کئے، دعا کرنا شروع کی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں، دعا کے دوران بادل

آئے اور اتنی موسلا دھار بارش ہوئی کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ابھی منبر سے نیچے بھی نہیں اترے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی داڑھی سے بارش کے قطرے گرنا شروع ہو گئے تھے۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دعا سے بارش ہو گئی، جمعہ سے بارش شروع ہوئی اور دوبارہ جمعہ آ گیا، ایک ہفتے تک لگاتار بارش ہوتی رہی، پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے، وہی صحابی یا کوئی اور کھڑے ہو گئے، عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! کرم کیجئے، بارش رکوا دیجئے، بہت زیادہ پانی ہو گیا، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا اختیار دیکھئے کہ اللہ پاک نے اپنے نبی کو کیسا اختیار دیا ہے، عام طور پر بارش ہونے اور بارش رکنے کی دعا کی جاتی ہے، جب صحابی نے بارش رکوانے کی عرض کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دعا کی: اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا اے اللہ! ہمارے اطراف میں بارش برسے ہم پر نہ برسے۔

راوی کہتے ہیں: جدھر جدھر آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی انگلی کا اشارہ جاتا بادل کٹتا جاتا، بادل دور ہوتا گیا اور مدینہ پیالے کی مانند ہو گیا، مدینہ کے اوپر سے آسمان خالی ہو گیا، اب مدینے میں بارش نہیں ہو رہی تھی بلکہ اس کے اردگرد میں ہو رہی تھی۔[1]

اس واقعے کی روشنی میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کیا ہی پیاری التجا بارگاہ نبوی میں کرتے ہیں کہ آقا جن ہاتھوں سے آپ نے مدینے کو جل تھل کر دیا تھا ہمیں بھی ان

1 ...بخاری، 1/353، حدیث: 1033۔

www.dawateislami.net

ہاتھوں کا صدقہ عطا کر دیجئے۔

سیّدی اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

جن کو سُوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھر دیئے
صَدقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی دَرکار ہے

یادِ نبی سرمایہ زندگی

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد میں گم رہتے اور اسی یاد میں شعر میں کہتے ہیں، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چہرہ انور کے متعلق اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کہ گیسو ، دہن ، ابرو ، آنکھیں ، ع ، ص
کھٹکتے ہیں اُن کا ہے چہرہ نور کا
شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور زمانہ کلام **سلام رضا** ہے اس سلام میں نہایت ہی پیارے انداز میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جسم اقدس کو بیان فرمایا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بال مبارک کے متعلق فرمایا:

لَیلَۃ القَدر میں مَطلَعِ الفَجر حق | مانگ کی اِستِقامت پہ لاکھوں سلام

آنکھوں کے متعلق فرمایا:

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آگیا | اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

بینی مبارک کے متعلق فرمایا:

نیچی نظروں کی شرم و حیا پر درود | اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

مبارک لبوں کے متعلق لکھا:

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں | ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

دہن اقدس کے متعلق فرمایا:

وہ دہن جس کی ہر بات وحیِ خدا | چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

وہ زباں جس کو سب کُن کی کنجی کہیں | اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن | اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی رنگت سے متعلق فرماتے ہیں:

جس کی رنگت سے بے رنگے رنگ گئے | اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

اعلیٰ حضرت کا چاند کو مشورہ

شعراء جب بھی خوبصورتی کی بات کرتے ہیں تو چاند اور سورج کا تذکرہ ضرور کرتے ہیں، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے کلام میں چاند کا تذکرہ کیا، اعلیٰ حضرت نے اپنے کلام میں کئی بار چاند سے باتیں کی، آپ نے چاند کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: اے چودھویں کے چاند تو بڑا خوبصورت ہے مگر تیری خوبصورتی پر ایک داغ ہے، تیرا یہ داغ ختم ہو جاتا ہے مگر تجھ سے ایک غلطی ہو گئی، جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم شبِ معراج تیرے قریب سے گزرے تھے، تجھے ان کے قدموں کی خاک اٹھا کر اپنے چہرے پر مَل لینی

چاہئے تھی جس سے تیرے داغ ختم ہو جاتے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ستم کیا کیسی مَت کٹی تھی قمر وہ خاک اُن کے رہ گُزر کی
اُٹھا نہ لایا کہ مَلتے مَلتے یہ داغ سب دیکھنا مٹے تھے

اور عاشق کو ہر چیز میں محبوب کا عکس دکھائی دیتا ہے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ زبردست عاشق رسول ہیں، آپ کو ہر چیز میں آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا حسن ہی یاد آتا ہے، آسمان پر چاند تارے چمکتے بہت ہی حَسین لگتے ہیں، شہروں میں یہ نظارہ اتنا خوبصورت نہیں لگتا جتنا گاؤں دیہات میں دلکش منظر ہوتا ہے، ایسا لگتا ہے جیسے نور کی چادر ہے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ تاروں کے متعلق فرماتے ہیں یہ خود بخود روشن نہیں ہیں بلکہ شب معراج آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دولہا بنائے گئے تھے، پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے غسل فرمایا تھا اس غسل مبارک کے قطرے ٹپکے تھے وہ قطرے تاروں نے سنبھال لئے تھے اسی سبب سے ان میں روشنی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

وہی تو اب تک چھلک رہا ہے وہی تو جوبن ٹپک رہا ہے
نہانے میں جو گرا تھا پانی کٹورے تاروں نے بھر لیے تھے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عشق بے مثال و بے نظیر ہے ہر بات میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد رہتی ہے جب اعلیٰ حضرت کے سامنے جنت کا تذکرہ ہوا تو پھر قلم رضا کو جنبش ہوئی اور بتایا کہ جنت کا رنگ وروغن کس سے بنا ہے؟ اور اس کی خوبصورتی کس کی مرہون منت ہے؟ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جب تلوے

مبارک دھوئے گئے تھے تو اسی پانی کو جنت کا رنگ و روغن بنا دیا گیا اور جنت کا حسن آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے قدموں کی برکت سے ہے۔ فرماتے ہیں:

بچا جو تلووں کا اُن کے دَھووَن بنا وہ جنت کا رنگ و رَوغن
جنھوں نے دُولھا کی پائی اُترن وہ پھول گلزارِ نور کے تھے

چاند در نبی کا بھکاری ہے

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو چاندنی رات میں دیکھا، میں کبھی چاند کی طرف دیکھتا اور کبھی آپ کے چہرۂ انور کو دیکھتا تو مجھے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا چہرہ چاند سے بھی زِیادہ خُوبصورت نظر آتا تھا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم چاند سے زیادہ حسین ہیں کیونکہ چاند کی چمک تین راتوں 13، 14، 15 تاریخوں میں زیادہ ہوتی ہے مگر حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جلوہ پورا مہینہ، سال بلکہ ساری زندگی چمکتا رہا، چاند رات میں چمکتا ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا چہرہ دن میں بھی چمکتا ہے اور رات میں بھی دمکتا ہے، چاند جسموں پر چمکتا ہے، اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا نور جسموں اور دلوں پر بھی چمکتا ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے
برستا نہیں دیکھ کر ابر رحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

1 ... الشمائل المحمدیۃ، ص24، حدیث:9۔

حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا چرچہ ہمیشہ سے اور ہمیشہ رہے گا، اعلیٰ حضرت لکھتے ہیں:

رہے گا یونہی ان کا چرچہ رہے گا | پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

اہل حق کی پہچان احمد رضا خان

100 سال کا عرصہ گزر چکا ہے، پاک وہند جہاں اردو بولنے اور سمجھنے والے ہیں وہاں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا نام لیا جائے اور سامنے والے کے چہرے پر مسکراہٹ، ہشاشت بشاشت ظاہر ہو، طبیعت کھلی ہوئی نظر آئے تو سمجھ لینا اس کے دل میں عشق رسول کی شمع فروزاں ہے اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا نام سن کر کسی کی طبیعت بگڑ جائے، چہرے پر پریشانی دکھائی دے تو پھر سمجھ لینا کہ اس کے سینے میں عشق مصطفیٰ نہیں۔

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

گویا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ حق و باطل کی پہچان ہیں، آج بھی دشمنان رسول پر اعلیٰ حضرت بھاری ہیں اور عاشقان رسول کے دلوں کی دھڑکن ہیں۔ ہم لوگوں نے اعلیٰ حضرت سے عشق رسول سیکھنا ہے، آپ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور حضور سے منسوب چیزوں کا ادب واحترام بھی سکھاتے ہیں، جب انسان مدینہ جائے اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا کلام پڑھا جائے تو مزہ دوبالا ہو جاتا ہے کیونکہ اعلیٰ حضرت ہمیں مدینے کے راستے کے بارے میں بتاتے ہیں:

واروں قدم قدم پہ کہ ہر دم ہے جانِ نو
یہ راہِ جاں فزا مرے مولیٰ کے در کی ہے

مدینے کے زائر کو سمجھاتے ہیں :

اَللہ اَکْبَر اپنے قدم اور وہ خاکِ پاک | حسرت ملائکہ کو جہاں وضعِ سر کی ہے
ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ | او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

جب انسان مدینہ منورہ پہنچ جاتا ہے تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اسے سمجھاتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ معلوم بھی ہے تم کہاں آ گئے ہو؟

معراج کا سماں ہے کہاں پہنچے زائرو | کرسی سے اونچی کرسی اِسی پاک در کی ہے

اگر انسان کسی سے بھیک مانگے تو اس کی عزت کم ہو جاتی ہے مگر مدینے کی بھیک کا عالَم ہی کچھ اور ہے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لب وا ہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں
کتنے مزے کی بھیک ترے پاک در کی ہے

اگر بھیک مانگنی ہے تو بس آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے مانگنی ہے اور کتنی بھیک مانگنی ہے یہ بھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہمیں سیکھاتے ہیں:

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ "لَا" ہے نہ حاجت "اگر" کی ہے

سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں جا کر گناہ یاد آئیں تو اس طرح عرض کرنی ہے:

اُف بے حیائیاں کہ یہ منہ اور ترے حضور
ہاں تو کریم ہے تری خُو درگزر کی ہے

رب کریم نے حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ کا ادب ہمیں بتایا ہے، سچ تو یہ ہے ادب کا حق ہم سے ادا نہیں ہو سکتا ہے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! ہم گنواروں کے طریقوں پر مت جایئے، بس! اپنے کرم پر نظر کیجئے۔

سرکار ہم گنواروں میں طرزِ ادب کہاں
ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے

اللہ اکبر! اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہمیں مدینے کی حاضری سکھا رہے ہیں، جب خود مدینے گئے ہوں گے تو کیا کیفیت ہو گی؟ کیسی تڑپ ہو گی؟ کیا انداز ہو گا؟ حج بیت اللہ سے فراغت کے بعد یادِ مدینہ نے ستایا، قافلہ سوئے مدینہ کے لئے کب روانہ ہو گا بس اسی انتظار اور تڑپ میں ایک کلام لکھا اور بہت ہی عمدہ کلام لکھا:

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو | کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو
خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلاف کعبہ | قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو
رکن شامی سے مٹی وحشت شام غربت | اب مدینہ کو چلو صبح دلآرا دیکھو

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

کر چکی رفعتِ کعبہ پہ نظر پروازیں | ٹوپی اب تھام کے خاکِ در والا دیکھو

آغوشِ حطیم مہر مادر

خانہ کعبہ کے ساتھ شمال میں واقع نصف دائرے کی شکل کی ایک دیوار ہے اسے حطیم کہتے

ہیں اگر کوئی اس کے اندر چلا جائے تو وہ ایسا ہی جیسے کعبے کے اندر چلا گیا، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حطیم ماں کی گود کا مزہ دیتی ہے۔

مہر مادر کا مزہ دیتی ہے آغوشِ حطیم | جن پہ ماں باپ فدا و کرم ان کا دیکھو

شعر کا مطلب: فارسی زبان میں **ماں** کو مادر کہتے ہیں جبکہ **گود** کو مہر کہتے ہیں۔ یعنی حطیم ماں کی گود کا مزہ دیتی ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تو وہ ہیں جن پر ہمارے ماں بھی قربان ہیں۔

آقا کا روضہ اور پرنالہ کا اشارہ

خانہ کعبہ کی چھت پر ایک پرنالہ لگا ہے، طواف کرنے والے بڑے شوق سے اسے دیکھتے ہیں، میرے شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری کے ساتھ جنہیں طواف کرنے کی سعادت ملی ہے انہوں نے یہ دیکھا ہو گا کہ جب آپ اس پرنالے کے پاس پہنچتے ہیں تو سیدھی طرف اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ سلام عرض کرتے ہوئے گزرتے ہیں عاشقوں کے انداز نرالے ہوتے ہیں، ہم سب کے امام، امام عشق و محبت رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس پرنالہ کو عشق کی نگاہ سے دیکھا اور بریلی کے تاجدار رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا:

غور سے سن تو رضا کعبے سے آتی ہے صدا
کہ میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

اپنے عاشق پر کرم کیا

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جب روضہ رسول پر حاضر ہوئے، دل میں اک تمنا آئی، حضور صلی

اللہ علیہ والہٖ وسلم کا جلوہ زیبا خواب میں تو دیکھا ہے اب بیداری میں بھی دیکھنا ہے، ساری رات صلوۃ وسلام پڑھتے رہے، رات گزر گئی، عاشق کو آزمایا جاتا ہے، اسے تڑپایا بھی جاتا ہے تاکہ تڑپ میں اضافہ ہو جائے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اسی تڑپ میں کلام لکھا:

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں | تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں
ہر چراغ مزار پر قدسی | کیسے پروانہ وار پھرتے ہیں
اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں | مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

جب کلام کا اختتام کرنے لگے تو انتہائی عاجزی وانکساری کرتے ہوئے عرض کی:

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ | تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے عشق میں اپنے آپ کو کتا تک لکھ دیا، تڑپ سچی تھی، لگن میں صدق تھا، حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اپنے عاشق پر کرم کیا اور اپنے سچے عاشق کو جاگتی آنکھوں سے اپنا دیدار عطا فرمایا تو پھر ہم اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے کیوں نہ محبت کریں، ہم اعلیٰ حضرت کے دیوانے کیوں نہ بنیں، ہاں یہ حقیقت ہے کہ ہم رضا رضا کرتے ہیں مگر یہ بھی تو سچ ہے کہ رضا جیسا کوئی اور ہے بھی تو نہیں جس نے حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم پر اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔

تخیل رضا واہ واہ

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جب حدائق بخشش لکھتے ہوں گے تو تصورِ جاناں میں گم ہو جاتے ہوں گے۔ اعلیٰ حضرت نے بھی کبھی چاند دیکھا ہو گا، کبھی آسمان دیکھا ہو گا لیکن وہ تو ہر چیز میں جلوۂ جاناں تلاش کرتے تھے، جو فنا فی الرسول کے مرتبے پر ہو اُسے تو ہر بات میں اللہ

کے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد آتی ہے۔ ایک بار پھول دیکھ لئے ہوں گے تو کیا کہتے ہیں:

جب سے آنکھوں میں سمائی ہے مدینہ کی بہار
نظر آتے ہیں خزاں دیدہ گلستاں ہم کو

ہر بات میں مدینہ کی بات کرتے ہیں، سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بات کرتے۔ آسمان پر چاند کو دیکھا تو آسمان سے بات کرتے ہیں:

دِل اپنا بھی شیدائی ہے اس ناخنِ پا کا

آپ کبھی انگوٹھے کے ناخن کو کاٹیں تو یہ چاند کی طرح کا بن جاتا ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ چاند سے کہتے ہیں: اے آسمان! کس بات کا شیدائی ہے، ٹھیک ہے تو بلندی پر ہے، تجھ پر چاند ہے، میرے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چہرے، پیشانی، عمامے، لباس کی بات تو بہت اعلیٰ ہے، صرف پیر مبارک کا جو ناخن مبارک ہے وہ میرے پاس نہیں ہے مگر میرا دل اس ناخن پا کا شیدائی ہے، میرے دل میں اس ناخن کا عشق ہے حالانکہ ناخن مبارک نہیں ہے لیکن آسمان کو کیا کہتے ہیں:

دِل اپنا بھی شیدائی ہے اس ناخنِ پا کا | اتنا بھی مہِ نو پہ نہ اے چرخ کُہن! پھول

اے بوڑھے آسمان! اتنا مت پھول کہ تیرے پاس مہِ نَو ہے ہمارے دل میں نبی کے ناخن پا کا عشق موجود ہے۔

رَبِّ سَلِّمْ صَدائے محمد

تخیل رضا پر قربان! کیا کیا لکھتے ہیں اور کیسا لکھتے ہیں کہ عقلیں حیران ہو جاتی ہیں۔ جب میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عزت، منزلت، مرتبے کا نظارہ ذہن میں آتا، تصور جمتا

اور پل صراط کی ہولناکی دل میں ہول پیدا کرتی تو امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کس انداز میں قلم اٹھاتے ہیں، لکھتے ہیں:

زہے عزّت و اِعتلائے مُحَمَّد | کہ ہے عرشِ حق زیرِ پائے مُحَمَّد
خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالَم | خدا چاہتا ہے رضائے مُحَمَّد

کیا لکھتے ہیں:

دمِ نزع جاری ہو میری زباں پر | مُحَمَّد مُحَمَّد خدائے مُحَمَّد

اور پھر اپنے آپ کو تسلی دیتے ہیں اے رضا! پل صراط سے یقیناً گنہگار کٹ کٹ کر جہنم میں گر رہے ہوں گے، بڑے بڑے مطیع اور فرمانبردار کے دل کانپ رہے ہوں گے مگر رضا! مت گھبرا، آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اسی پل صراط کے کنارے رَبِّ سَلِّمْ کی صدائیں بلند کر رہے ہوں گے۔ عشقِ رضا تو دیکھئے، کہتے ہیں:

رضاؔ پُل سے اب وجد کرتے گزریے

لڑکھڑاتے ہوئے نہیں، ڈرتے ہوئے نہیں، وجد کرتے ہوئے گزریئے، کیوں

کہ ہے رَبِّ سَلِّمْ صَدائے مُحَمَّد

لوگ چاہتے ہیں کہ کوئی ہمارا خیال رکھے، خبر گیری کرے، بندہ کہتا ہے: یار! تکلیف میں کبھی پوچھ بھی لیا کرو۔ جب بیمار ہوں، پریشان ہوں تو دل چاہتا ہے کوئی خیر خواہی کرے مگر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے عشق پر قربان ہو جایئے، پریشان ہوں، دکھ ہوں، تکلیف ہو، خبر گیری کی التجاء بھی کرتے ہیں تو آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دربار میں کرتے ہیں، کیا لکھتے ہیں:

اے شافعِ اُمَم شہِ ذِی جاہ لے خبر | للہ لے خبر مِری للہ لے خبر
وہ سختیاں سوال کی وہ صورتیں مُہِیب | اے غمزدوں کے حال سے آگاہ لے خبر

دریا کا جوش ناؤ نہ بیڑا نہ ناخدا | میں ڈُوبا، تُو کہاں ہے مرے شاہ لے خبر
اہلِ عمل کو اُن کے عمل کام آئیں گے | میرا ہے کون تیرے سِوا آہ لے خبر

اور کیا لکھتے ہیں:

مانا کہ سخت مجرم و ناکارہ ہے رضاؔ

علم و عمل کا پیکر، خوف و خشیت کا مرکب، اس قدر آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے پیار کرنے والا، زمانے کا امام ہے مگر اپنے آپ کو کیا کہہ رہا ہے۔

مانا کہ سخت مجرم و ناکارہ ہے رضاؔ | تیرا ہی تو ہے بندۂ درگاہ لے خبر

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے کیا امید ہے، کیا اندازِ التجا ہے، کیا انکساری ہے اور آج کیا ہم اپنے آپ کو مجرم سمجھتے ہیں؟ کیا اپنی خطاؤں پہ پشیمان ہوا کرتے ہیں؟

اعلیٰ حضرت اور اُمیدِ رحمت

سنیں !! سنیں !! اعلیٰ حضرت کو سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے کیسی رحمت کی امید ہے۔ لکھتے ہیں:

ہے یہ امّید رضاؔ کو تری رحمت سے شہا | نہ ہو زِندانی دوزخ ترا بندہ ہو کر

میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! بندہ تیرا ہوں تو پھر دوزخ میں کیسے جاؤں گا!!! تیری رحمت سے بڑی امید ہے۔ آپ ضرور شفاعت فرمائیں گے۔ جب شفاعتِ مصطفیٰ کا خیال آتا ہے تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ قلم اٹھا کر کیا شاہکار کلام لکھتے ہیں۔ لکھتے ہیں:

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ
قرض لیتی ہے گنہ پرہیز گاری واہ واہ

لکھتے ہیں: قیامت کا دن ہو گا، میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب گناہگاروں کی شفاعت فرمائیں گے، فیض کے دریا بہائیں گے، گنہگاروں کی گویا بن آئے گی تو پرہیز گار آئیں گے کہیں گے تھوڑے گناہ ہمیں بھی قرض دے دو تاکہ ہم بھی گنہگاروں کے ساتھ لگ کر شفاعت کی خیرات پالیں۔ تخیل دیکھئے:

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ
قرض لیتی ہے گنہ پرہیز گاری واہ واہ
صدقے اس اِنعام کے قربان اس اِکرام کے
ہو رہی ہے دونوں عالَم میں تمہاری "واہ واہ"

کیسی آقا کی "واہ واہ" ہو رہی ہے اور اسی میں وہ شعر لکھتے ہیں:

اُنگلیاں ہیں فیض پر ٹُوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا شعر دیکھئے کہ کس طرح حدیث کی طرف اشارہ کرتے ہیں، لکھتے ہیں:

اِس طرف رَوضہ کا نور اُس سَمت منبر کی بہار
بیچ میں جنت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ

اعلیٰ حضرت کے کس کس شعر پر بات کی جائے اور پھر اس نعت کا مقطع دیکھئے، اے

کاش! ہمیں سمجھ بھی آئے اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ہمیں صدقہ بھی نصیب ہو۔ عشق کی انتہا کر دی، لکھتے ہیں:

پارۂ دل بھی نہ نِکلا دِل سے تحفے میں رضاؔ

شعر کا مطلب: پارۂ دل کا مطلب ہے دل کا ٹکڑا۔ آپ نے دیکھا ہو گا جو سگ یعنی کتے ہوتے ہیں وہ گوشت کا ٹکڑا بڑا پسند کرتے ہیں، اعلیٰ حضرت اپنے آپ سے کہتے ہیں: پارۂ دل بھی نہ نکلا، اے رضا! مدینے کے کتوں کے لئے دل کا ٹکڑا کاٹ کر نہیں دے سکتے تھے۔ کیا ہو جاتا مر جاتے ناں:

پارۂ دل بھی نہ نِکلا دِل سے تحفے میں رضاؔ
اُن سگانِ کو سے اتنی جان پیاری واہ واہ

اے رضا! تمہیں مدینے کے کتوں سے زیادہ اپنی جان پیاری ہے، اپنا ٹکڑا کاٹ کر دے دیتے ہیں اور آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے در پر قربان ہو جاتے۔

جنت اور تخیل رضا

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری کا یہ انداز ہے، میں کس کس کلام کی بات کروں، کیا بات ہے، کیا انداز ہے، کیا تخیل ہے، ہم جنت کی بڑی بات کرتے ہیں، جنت میں جانے کو تڑپتے ہیں، جنت کے رنگ وروغن، جنت کے درودیوار بہت خوبصورت ہیں یقیناً خوبصورت ہیں لیکن سنیں یہ خوبصورتی کس کی وجہ سے ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

جنّت ہے ان کے جلوہ سے جویائے رنگ و بُو

لکھتے ہیں:

www.dawateislami.net

اے گل ہمارے گل سے ہے گل کو سوالِ گل

ایک ہی لائن میں چار بار لکھتے ہیں: اے گل، ہمارے گل سے ہے گل کو سوالِ گل۔

پھر کیا لکھتے ہیں:

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں
کیجے رضاؔ کو حشر میں خنداں مثالِ گل

اب یہ کس حدیث کی طرف اشارہ ہے، رسول پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے بارے میں ارشاد فرمایا: هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا حسن اور حسین دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔[1] اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! جن دو کو آپ نے پھول فرمایا ہے، جو دو آپ کے پھول ہیں، ان کے صدقے رضا پر ایسی نگاہ کر دیجئے کہ قیامت میں رضا گناہوں سے پاک ہو کر گلاب کی مانند ہو جائے۔ پھول کی مانند ہلکا ہو جائے۔

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں
کیجے رضاؔ کو حشر میں خنداں مثالِ گل

میں گدا ہوں اپنے کریم کا

اب بیان کے آخر میں ایک پیغام دینا چاہتا ہوں، ایک میسج دینا چاہتا ہوں اور وہ پیغام اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے شعر میں ہے، کیا خوبصورت اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

---

1 ... بخاری، 2/547، حدیث: 3753۔

کروں مدحِ اہلِ دُوَل رضاؔ پڑے اِس بَلا میں مری بَلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دِین پارۂ ناں نہیں

دنیاوالوں کے پیچھے گھومنے والو!، پیسے والوں کی خوشامدیں کرنے والو! اپنے نبی کے فرامین کو بھول جانے والو! آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان چھوڑ کر دنیا والوں کو خوش کرنے والو! ذرا توجہ کے ساتھ سنئے کہ بریلی کا تاجدار ہمیں کیا پیغام دے رہا ہے۔

میں گدا ہوں اپنے کریم کا

جو نبی کا غلام ہوتا ہے وہ کسی اور کے در پہ نہیں جاتا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے یہ پیغام دیا ہے کہ

مرا دِین پارۂ ناں نہیں

کوئی روٹی کا ٹکڑا نہیں کہ اپنے دین اور ایمان کو بیچتا پھروں۔ آج آقا کا غلام کہلانے والا، آج نبی کا امتی نعرے تو بڑے لگاتا ہے۔

غلامیٔ رسول میں موت بھی قبول ہے | نہ ہو جو عشقِ مصطفٰی تو زندگی فضول ہے

یہ نعرہ اچھا ہے مگر ذرا یہ بھی تو سوچئے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ایمان، عشق نے تو یہ گوارا نہ کیا کہ میں کسی دنیادار کی مدح لکھ دوں اور آج ہم دنیاداروں کو اپنے آئیڈیل بنا بنا کر گھومتے ہیں۔ مسلمان کہلانے والے سے پوچھو کہ آپ کا آئیڈیل کون؟ تو کہے گا: فلاں اداکار، پسند کسے کرتے ہو؟ فلاں فلم اسٹار، کس کے دیوانے ہو؟ فلاں کرکٹر، کہاں گئے صحابہ!!! کہاں گئے اولیاء!!! نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد کہاں چلی گئی؟ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے تو رَگ وپَے میں، صبح وشام، دن ورات یادِ نبی ہوا کرتی تھی۔ دنیاوالوں کے

سامنے تو ہم بھی بڑی یادِ نبی کرتے ہیں۔ مزہ تو اس میں ہے کہ خلوت میں بھی آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یادیں ہوں۔

زندگی کا اصول بنالیجئے

اس بات کو ہمیشہ کے لئے یاد کرلیجئے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی یہی تعلیمات ہیں کہ "میں گداہوں اپنے کریم کا" کاروبار میں جب جھوٹ، ملاوٹ، دھوکے بازی اور گناہوں کے ذریعے پیسے کمانے کا موقع مل رہا ہو تو اس وقت یہ شعر ذہن میں لائیے گا

میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارۂ ناں نہیں

میرا دین روٹی کا ٹکڑا نہیں ہے کہ تھوڑے پیسے پر بیچ دوں، گناہ کرنے کا جب جی چاہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنت کے خلاف کرنے کا جی چاہے اپنے آپ کو یاد دلانا۔ میں گداہوں اپنے کریم کا، میں کیسے جھوٹ بول سکتا ہوں، پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تو صادق وامین تھے۔ میں مسلمان ہوں، میں آقا کا امتی کسی کو کیسے دھوکہ دے سکتا ہوں؟ جب شیطان دھوکے دینے کا وسوسہ دلائے، اپنی کہی ہوئی بات سے مکر جانے پر زور دلائے تو اس وقت اپنے آپ کو یاد دلانا کہ میں گداہوں اپنے کریم کا کسی کے پیسے دبانے کا جی چاہے، کسی پر ظلم وستم کی آندھیاں چلانے کا من چاہے، کسی کا مال ہڑپنے کا منصوبہ بنایا ہو تو خود کو بتانا میں گداہوں اپنے کریم کا۔ جھگڑا کرنے کا جی چاہے، غصے میں گالیاں زبان پر آرہی ہیں ہوں، بدلے کے لئے آستین چڑھانے لگو تو یاد کرلینا میں گداہوں اپنے کریم کا پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے تو پتھر کھاکر دعائیں دی ہیں اور میں بدلہ لینا چاہتا ہوں عشق رسول تو یہی ہے کہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنتوں پر عمل کروں صرف نعرہ لگانے سے

عشقِ رسول نہیں ہو گا۔

گھر میں شادی کا فنکشن آجائے تو اچھا خاصا مذہبی انسان کے گھر میں ناچ گانے، بے حیائی کے فنکشن شروع ہو جاتے ہیں، انسان سوچنے اور بولنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ **حاجی صاحب! یہ کیا ہو رہا ہے؟** حاجی صاحب کا جواب بس اتنا ہوتا ہے: **بچوں کی خوشی کے لئے کرنا پڑتا ہے** کہاں گیا عشقِ رسول؟ کیا بچوں کو خوش کرنے کے لئے اللہ اور اس کے رسول کو ناراض کر دو گے؟ جب اس طرح کی صورتحال کا سامنا ہو تو کہنا **میں گدا ہوں اپنے کریم کا** اگر اللہ کے حبیب ناراض ہو گئے تو پھر قبر میں کیا منہ دکھاؤ گے، محشر میں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے شفاعت کرنی ہے، کیسے شفاعت طلب کرو گے؟ محشر میں آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سوا کوئی نہیں ہو گا، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سنتے ہیں کہ محشر میں صرف ان کی رسائی ہے
گر اُن کی رسائی ہے لو جب تو بن آئی ہے
گر آپ سنبھالیں تو کام اپنے سنور جائیں
ہم نے تو کمائی سب کھیلوں میں گنوائی ہے
سب نے صفِ محشر میں دُھتکار دیا ہم کو
اے بے کسوں کے آقا! اب تیری دہائی ہے

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سوا کون ہو گا جس کے دامن میں جا کر چھپیں گے؟ اگر وہی ناراض ہو گئے تو پھر ہم کہیں کے نہیں رہیں گے، اپنی زندگی میں پیغامِ رضا کو نافذ کر لیجئے۔

جو نہ بُھولا ہم غریبوں کو رضاؔ | یاد اُس کی اپنی عادَت کیجیے

پیارے اسلامی بھائیو! خدا کی قسم! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمیں نہیں بھولے، جب دنیا میں آئے رب ھب لی امتی فرماتے رہے، ساری ساری رات سجدے کرتے رہے، ہمارے لئے دعائیں مانگتے، معراج کی رات ہمیں یاد رکھا، جب قبر شریف میں اتارا جارہا تھا تو لب ہائے مبارکہ کو جنبش ہو رہی تھی اس کی وقت بھی امتی امتی کی صدا تھی، محشر کے دن بھی ہمیں ڈھونڈ رہے ہوں گے، ہمیں بچائیں گے مگر امتی اپنے نبی کو بھول گیا، اس کا انداز، لباس، چہرہ، باتیں، کاروبار، طرز زندگی سب کچھ مختلف ہے، کہیں سے بھی آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد نہیں جھلکتی، ایسا مت کیجئے، اگر آقا کو بھول گئے تو مر جاؤ گے اور مارے جاؤ گے۔

اللہ پاک ہم سب کو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آپ کے عشق رسول کے صدقے اللہ پاک ہم سب کو سچا عاشق رسول بنادے، یاد رسول میں رونا نصیب کرے، یاد حبیب میں مچلنا عطا ہو جائے، باادب اور باذوق حرمین طیبین کی حاضریاں ہمارا مقدر فرمادے۔

پیارے اسلامی بھائیو! آج پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے عشق کی بات چلی ہے۔ چلیں ہم اگلی دلیل دیتے ہیں ان شاء اللہ! آج کے بعد چہرے پر داڑھی بھی سجائیں گے، سنت کے مطابق لباس بھی پہنیں گے، اب ان تمام چیزوں پر استقامت کیسے ملے؟ نیتیں تو پہلے بھی بہت ساری کی ہیں، توبہ تو پہلے بھی کی ہے اگر تو آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے عشق کو اپنانا چاہتے ہیں تو ساری دنیا میں نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے عشق کو پھیلانے والی،

مسلکِ اعلیٰ حضرت کو گھر گھر میں پہنچانے والی، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جو پیغام دیا ہے کہ

جو نہ بُھولا ہم غریبوں کو رضاؔ

وہ پیغام لے کر ساری دنیا میں پہنچنے والی تحریک دعوت اسلامی سے، عملی طور پر، پریکٹیکلی وابستہ ہو جائیں اور آج کے دور میں بھی اگر سیرتِ اعلیٰ حضرت کی جھلک دیکھنا چاہتے ہیں، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا سچا عاشق دیکھنا چاہتے ہیں، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنتوں کا سچا پیکر دیکھنا چاہتے ہیں تو میرے شیخ طریقت، امیر اہلسنّت مولانا محمد الیاس عطار قادری کی ذات کو دیکھ لیجئے۔ اللہ پاک نے اس ولی کامل کا دور ہمیں عطا فرمایا ہے، ان شاء اللہ! نیت کریں کہ پابندی کے ساتھ ہر مہینے 3 دن کے قافلے میں بھی سفر کروں گا۔ پچیسویں کی نسبت سے 25 ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کروں گا۔

اللہ پاک سے دعا ہے کہ مالکِ کریم تربتِ اعلیٰ حضرت پر کروڑوں انوار و تجلیات کی بارش برسائے۔ ہمیں مسلکِ اعلیٰ حضرت پر زندہ رکھے۔ مسلکِ اعلیٰ حضرت پر عافیت کے ساتھ مدینۂ منورہ میں موت عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبد الحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے "یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس" پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔



13 جون 2019ء عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ، کراچی، پاکستان

اعلیٰ حضرت کی سیرت کے خوبصورت پہلو

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- کتابوں کا انسائیکلوپیڈیا
- ایک نام، ایک معیار
- کم عمری میں فتویٰ نویسی کا کمال
- فتاوی رضویہ کی خصوصیات
- کنز الایمان کی خصوصیات
- کیا ہم رمضانی مسلمان ہیں؟

نوٹ: یوٹیوب پر یہ بیان دیکھنے کے لئے

Click کیجئے۔

Scan کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰه

درودِ پاک کی فضیلت

درود پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل وبرکات ہیں۔ بہت ہی خوبصورت حدیث پاک ہے، نبی رحمت، شفیع امت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ثَلَاثَةٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ تَحْتَ عَرْشِ اللّٰهِ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ قیامت کے دن اللہ پاک کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین لوگ اللہ کریم کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ (1)

آج کل ہم تھوڑی دیر بھی دھوپ میں کھڑے نہیں رہ سکتے۔ تھوڑی دیر میں ہی پسینہ پسینہ ہو جاتے ہیں، پیاس سے نڈھال ہو جاتے ہیں۔ سمجھنے کی کوشش کیجئے کہ قیامت کی گرمی کیسی ہو گی اور اس دن صرف اللہ پاک کے عرش کا سایہ ہو گا کوئی اور سایہ بھی نہیں ہو گا۔ اس دن جس کو سایہ ملے گا وہ کتنا خوش نصیب ہو گا۔ ذرا تھوڑی دیر کے لئے سمجھئے کہ اگر گرمی پڑ رہی ہو، مجھے اور آپ کو دھوپ میں، بغیر سائے کے کھڑا کر دیا جائے۔ کتنی دیر کھڑا رہ سکیں گے۔ 10-5 منٹ میں انسان کو اپنا بھاؤ پتہ چل جاتا ہے۔

قیامت کا دن 10-5 منٹ کا نہیں ہو گا بلکہ قیامت کا دن 50 ہزار سال کا ہو گا۔ آج 40، 45 ڈگری سینٹی گریڈ بتایا جاتا ہے، جس میں ہماری بس ہو جاتی ہے۔ اس دن سورج سوا

1 ... البدور السافرۃ للسیوطی، ص 131، حدیث: 366۔

www.dawateislami.net

میل پر ہو گا۔ آج پیروں میں چپل ہیں ، قیامت کے دن پاؤں میں کوئی چپل نہیں ہو گی، ننگے پیر ہوں گے ۔ اس دن کتنی گرمی ہو گی ، وہ شخص کتنا خوش نصیب ہو گا جس کو اللہ کریم کے عرش کا سایہ نصیب ہو جائے گا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں :

تین شخص اللہ پاک کے عرش کے سائے تلے ہوں گے ۔ غور سے سنیئے! اگر میرا اور آپ کا شمار ان تین قسم کے لوگوں میں نہیں ہوتا تو آج سے اپنے آپ کو ایسا بنانے کی کوشش شروع کر دیجئے۔

نمبر(1) مَنْ فَرَّجَ عَنْ مَكْرُوْبِ اُمَّتِی جو شخص میرے امتی کی پریشانی دور کرے ۔ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے امتیوں کی پریشانیاں دور کرنے والو! آپ کو مبارک ہو۔ مسلمانوں کے لئے آسانیاں پیدا کرنے والو ! آپ کو مبارک ہو کہ قیامت کے دن مسلمانوں کی پریشانیاں دور کرنے والا اللہ کریم کے عرش کے سائے میں ہو گا۔ اب اس کے مقابلے میں ، اس کے برخلاف بندہ سمجھے کہ اللہ پاک کے عرش کے سائے میں اُسے جگہ دی جائے گی جو مسلمانوں کی پریشانیاں دور کرتا ہے مگر جو مسلمانوں کے لئے پریشانیاں پیدا کرتا ہے، مسلمانوں کو تکلیف پہنچاتا ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے امتیوں کے لئے ظلم کر کے ان کے لئے مشکل پیدا کرتا ہے وہ سوچے کہ قیامت کے دن اس کا کیا بنے گا؟ اگر زندگی ایسی نہیں ہے تو ایسی بنانا شروع کر دیجئے کہ میرے ذریعے لوگوں کی مشکلیں آسان ہوں، پریشانیاں دور ہوں، لوگوں کے دکھ دور ہوں ۔

نمبر(2) میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: وَمَنْ اَحْيَا سُنَّتِی میری سنت کو زندہ کرنے والا۔

سبحان اللہ! دعوت اسلامی والو کو مبارک ہو! اللہ پاک امیر اہلسنّت کو سلامت رکھے اور اس دینی ماحول کو بھی سلامت رکھے کہ جہاں کتنی ایسی سنتیں ہیں جو پہلے لوگ عمل نہیں کرتے تھے آج دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کی برکت سے لاکھوں عمل کرنے والے بن گئے ہیں۔ اللہ پاک مجھے اور آپ کو نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سنتوں پر عمل کرنے والا بنا دے کیونکہ جو سنت کو زندہ کرنے والا ہے، میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: قیامت کے دن اللہ پاک کے عرش کے سائے تلے اُسے جگہ ملے گی۔

(3) اور تیسرے نمبر پر نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: وَمَنْ اَكْثَرَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھنے والا۔[1]

تو روزانہ کثرت کے ساتھ چلتے، پھرتے، اُٹھتے، بیٹھتے درودِ پاک پڑھتے رہا کریں۔ کیونکہ ہم قیامت کی گرمی برداشت نہیں کر سکیں گے اور قیامت کا جو دن ہے، جس کو بڑا مشکل دن قرار دیا گیا ہے۔ جسے روز جزاء کہا جاتا ہے اگر قیامت کی مشکلوں کے بارے میں سنیں تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن! درود پاک کی برکتوں کے بارے میں پڑھیں تو ڈھارس بھی ملنی شروع ہو جاتی ہے۔ اللہ پاک کے عرش کا سایہ کسے ملے گا نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: کثرت سے درود پاک پڑھنے والا۔

ایک اور جگہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: يَاَيُّهَا النَّاسُ اَنْجَاكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ اَهْوَالِهَا وَمَوَاطِنِهَا اے لوگو! قیامت کے دن اس کی وَحْشتوں اور دُشوار گزار

[1] ...البدور السافرۃ للسیوطی، ص131، حدیث:366۔

گھاٹیوں سے نَجات پانے والا تم میں سے وہ شخص ہو گا، اَکْثَرُکُمْ عَلَیَّ صَلَاتًا فِیْ دَارِ الدُّنْیَا جو دُنیا میں مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہو گا۔[1]

اللہ پاک کے آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زِیادہ میرے قَریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زِیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔[2]

حوض کوثر کے بارے میں نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: لَیَرِدَنَّ الْحَوْضَ عَلَیَّ اَقْوَامٌ مِّمَّا اَعْرِفُھُمْ اِلَّا بِکَثْرَۃِ الصَّلَاۃِ عَلَیَّ حوضِ کوثر پر کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے جنہیں میں کثرتِ دُرُود کے سبب پہچان لوں گا۔[3]

پیارے اسلامی بھائیو ذرا سوچیے! قیامت کی مشکلوں میں درود پاک کیسے کام آئے گا پھر کیوں نہ ہم زندگی درود پاک میں گزارتے رہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد میں گزاریں اور جس کی زندگی نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد میں، سنتوں پر عمل کرتے ہوئے، درود پاک پڑھتے ہوئے گزرے گی محشر کے دن بھی اس کے لئے آسانی ہو جائے گی۔ شاعر لکھتے ہیں ناں:

محشر ہے اگر محشر کس بات کا ہم کو ڈر
ہم جن کے ثناء خواں ہیں وہ بھی تو وہاں ہوں گے

1 ...الفردوس بماثور الخطاب، 5/277، حدیث: 8175۔
2 ...ترمذی، 2/27، حدیث: 484۔
3 ...القول البدیع، ص 264۔

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم بھی ہوں گے، درود شریف پڑھتے پڑھتے ان کی سنتوں پر عمل کرتے کرتے زندگی گزری ہوگی تو ان شاء اللہ! محشر کے دن بھی کام بن جائے گا۔ اللہ پاک مجھے اور آپ کو قیامت کے دن اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائے، ان خوش نصیبوں میں ہمیں شامل کرلے جن کو محشر کی پیاس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ہاتھوں جام کوثر عطا ہوں۔ ان خوش نصیبوں میں شامل کرلے کہ جو نبی پاک کی رَبِّ سَلِّمْ کی صداؤں کی برکت سے پل صراط پر تیزی سے گزر جائیں۔

سبحان اللہ! سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اسی صدا کو یاد کرتے ہوئے کیا خوبصورت بات لکھتے ہیں، محشر کے دن لوگ واقعی بڑے ڈرے ہوئے ہوں گے اور خاص طور پر پل صراط پر تو چیخ وپکار مچی ہوگی۔ لوگ لرز رہے ہوں گے، کانپ رہے ہوں گے۔ مگر اے رضا! ہم تو جھومتے ہوئے، ہم تو وجد کرتے ہوئے اور اپنے پیروں کو جماتے ہوئے گزریں گے۔ سبحان اللہ! سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

پائے کوباں پل سے گزریں گے تری آواز پر

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! قیامت کے دن پل صراط پر ہم پیر جماتے ہوئے، اللہ کی رحمت پر بھروسہ کرتے ہوئے، ڈرتے ہوئے نہیں بلکہ پُر اعتماد طریقے سے پل صراط سے گزریں گے۔

پائے کُوباں پُل سے گزریں گے تِری آواز پر
رَبِّ سَلِّمْ کی صَدا پر وَجد لاتے جائیں گے

رضا آپل سے اب وجد کرتے گزریے | کہ ہے رَبِّ سَلِّمْ صَدائے مُحَمَّد

اللہ پاک قیامت کے دن کی پریشانیوں سے ہم سب کو محفوظ فرمائے، آیئے مل کر محبت کے ساتھ باآواز بلند درود پاک پڑھ لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایک نام، ایک معیار

10 شوال اور 14 جون یہ دونوں تاریخیں جب ایک دن میں ملی تھیں تب ایک عظیم واقعہ پیش آیا تھا۔ ایک ایسی ہستی کی ولادت ہوئی جس نے اپنے بعد آنے والی اسلامی تاریخ کو گویا بدل کر رکھ دیا۔ ایک ایسی ہستی جو آج ایک پیرامیٹر کا، آج ایک پیمانے کا، آج معیار کا درجہ رکھتی ہے، علما فرماتے ہیں: وہ ایک ایسی ہستی ہے کہ جس کا نام اگر مسلمانوں کے سامنے لیا جائے اور چہرے پر مسکراہٹ آجائے، چہرے پر تازگی آجائے۔ انسان خوش ہو جائے، تو سمجھ جاؤ دل میں عشق رسول کی شمع بڑی زبردست طریقے سے جل رہی ہے اور اگر نام سن کر وہ پریشان ہونا شروع ہو جائے، وہ گھبرانا شروع ہو جائے، وہ ٹینشن میں آجائے تو سمجھ لو کہ کچھ تو غلط ہے، کچھ نہ کچھ تو دال میں کالا ہے۔ وہ ہستی کونسی ہے آج ان کی بات کرنی ہے۔ اس عظیم ہستی کے بارے میں ایک عظیم واقعہ سنتے ہیں:

کتابوں کا انسائیکلوپیڈیا

ایک بار علامہ الحاج شاہ محمد ہدایت رسول رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علمائے کرام ان بزرگ کی بارگاہ میں حاضر تھے، وہاں دنیا کی مختلف مشینوں پر بات چھڑ گئی، دنیا میں مختلف مشینیں ایجاد ہوئیں ہیں ناں، آج تو بہت زیادہ ہو گئیں۔ یہ 150 سال پرانی بات ہے،

اس زمانے میں بھی بڑی نئی نئی مشینیں آئی تھیں تو نئی نئی مشینوں کی ایجاد کے بارے میں بات ہورہی تھی۔ تو وہ عظیم بزرگ کہتے ہیں کہ مجھے بارگاہِ رسول سے ایسی مشین عطا ہوئی ہے کہ جس میں کسی بھی علم کا سوال، کسی بھی زبان میں ڈال دیجئے اور چند منٹوں کے بعد صحیح جواب حاصل کرلیجئے۔

اب مولانا ہدایت رسول رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حضور! مجھے تو وہ مشین دکھا دیں۔ تو انہوں نے کہا کہ پھر کسی موقع پر دیکھ لیجئے گا، انہوں نے پیر پکڑ لئے، حضور! میں نے وہ مشین دیکھنی ہے، ایسی کیسی مشین ہے کہ جس میں دنیا کے کسی بھی علم کا، کسی بھی زبان میں سوال ڈالو اور جواب مل جائے، اور یہ بات آج کی نہیں ہے، یہ 150 سال پرانی بات ہے۔ آج تو جدید Ai ٹولز جیسے ChatGPT،Gemini،DeepSeek آگئے، اس کے علاوہ بہت سارے لوگ گوگل سرچ کرکے فتوی لے رہے ہوتے ہیں، یہ نارمل گوگل سرچنگ کی بات نہیں ہورہی، صحیح علم دین والا جواب، قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب ملنا ہے اور 100 فیصد درست ملنا ہے، ہر زبان کا جواب اسی زبان میں ملنا ہے۔

وہ بزرگ کہتے ہیں: پھر کبھی دیکھ لیجئے گا، مولانا ہدایت رسول رحمۃ اللہ علیہ نے قدم پکڑ لئے، کہتے ہیں: حضور! میں نے وہ مشین آج ہی دیکھنی ہے، مجھے وہ مشین دیکھنی ہے جو اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف سے عطائے رسول آپ کو ہوئی ہے۔ ان بزرگ نے کیا کیا، آپ سنیں گے تو جھوم جائیں گے۔ اپنے مبارک کرتے کے بٹن کھولے اور اپنا سینہ دکھایا اور کہتے ہیں: اللہ کی عطا سے، اللہ کے حبیب کی عطا سے اس سینے میں وہ علم کا دریا موجود ہے، آپ کوئی بھی سوال، کسی بھی زبان میں پوچھئے، الحمدللہ! اس کا جواب

تھوڑی دیر میں حاصل کر لیجئے۔

مولانا ہدایت رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس سینے کو چومنا شروع کر دیا اور کیا جملے فرمائے، کہتے ہیں: صَدَقْتَ یَا وَارِثَ عُلُوْمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَیَا نَائِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اے رسول کریم کے علوم کے وارث اور ان کے نائب! آپ نے سچ کہا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! امید ہے بہت سارے عاشقانِ رسول تو پہنچ گئے ہوں گے کہ آج کس ہستی کی بات ہونی ہے، آج اس کی بات ہونی ہے جس کو دنیا مجدد دین وملت، پروانہ شمع رسالت، میرے آقائے نعمت، الامام، الحافظ، القاری، المفتی، علامہ مولانا شاہ احمد رضا خان، سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے جانتی ہے۔ اور شعراء ان کی شان میں کیا پیاری بات لکھتے ہیں:

عِلْم کا چشمہ ہوا ہے مَوج زَن تحریر میں

امیر اہلسنت تو عاشق اعلیٰ حضرت ہیں، آپ کی شان میں کیا لکھتے ہیں:

عِلْم کا چشمہ ہوا ہے مَوج زَن تحریر میں
جب قلم تُو نے اُٹھایا اے اِمام احمد رضا

تُو نے باطل کو مٹا کر دِین کو بخشی جِلا
سُنّتوں کو پھر جِلایا اے اِمام احمد رضا

اے اِمامِ اہلسنّت نائبِ شاہِ اُمم
کیجئے ہم پر بھی سایہ اے اِمام احمد رضا

آج بھی مرکزِ تحقیق

سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی بات ہم کیسے کریں۔ آج تک تو علماء حیران ہیں، علماء کی

1 ... تجلیاتِ امام احمد رضا، ص78۔

عقلیں حیران ہیں ۔ دیکھیں! آج کے دور میں PhD ایک بہت بڑی ڈگری سمجھی جاتی ہے کہ بندہ کسی علم میں PhD کرتا ہے ،لوگ سائنس میں PhD کرتے ہیں ۔ ریاضی میں PhD کرتے ہیں پھر سائنس کی بہت ساری برانچز ہیں، بائیولوجی، فزکس، کیمسٹری مختلف چیزوں میں لوگ PhD کرتے ہیں۔اسی طرح لوگ تاریخ میں PhD کرتے ہیں مگر سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ وہ علم کا سمندر ہیں کہ جن کی ذات پر لوگ PhD کر رہے ہیں۔ صرف اعلیٰ حضرت کی ذات پر PhD نہیں ہو رہی بلکہ اعلیٰ حضرت کے فتاویٰ پر الگ PhD ہو رہی ہے، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شاعری پر الگ PhD ہو رہی ہے۔ اعلیٰ حضرت کی ذات کے بہت سارے موضوعات ایسے ہیں جس پر لوگ PhD کر رہے ہیں۔اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ذات میں آج بھی لوگ تحقیق کرتے ہیں تو نئے نئے موتی نکال کر لاتے ہیں۔

100 سے زائد علوم کے ماہر

سبحان اللہ !سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو کتنے علوم حاصل تھے؟ آج سے کچھ سالوں پہلے تک ہم سنتے تھے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ 55 علوم میں ماہر تھے۔ذرا بات کو سمجھئے گا، آپ نے کسی ڈاکٹر کو انجینئر نہیں دیکھا ہو گا۔ڈاکٹر ڈاکٹری میں ماہر ہوتا ہے،وہ انجینئر نہیں بن پاتا کیونکہ اس کی زندگی ڈاکٹری سیکھنے میں لگ جاتی ہے۔کسی سائنسدان کو آپ نے ڈاکٹر نہیں دیکھا ہو گا۔کیونکہ اس کی لائف سائنس میں گزرتی ہے۔کوئی بہت بڑا آرکیٹیکٹ ہو، بلڈنگ بنانے کا ماہر ہو بڑی اچھی بات ہے مگر وہ آرکیٹیکٹ ہونے کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر نہیں بن پاتا کیونکہ اسی میں مہارت حاصل ہو جاتی ہے مگر اعلیٰ حضرت کا

کمال یہ ہے کہ زندگی تو ایک ہی پائی ہے۔ تقریباً 68 سال آپ کی مبارک زندگی رہی۔

پہلے کے وہ لوگ جنہوں نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ذات پر ریسرچ کی، وہ بتاتے تھے کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو 55 علوم پر مہارت ہے۔ اب کہتے ہیں نہیں ہم نے فتاویٰ رضویہ کو اور اسٹڈی کیا اور غوطہ لگایا، علماء کہتے ہیں: 100 سے زیادہ علوم پر اعلیٰ حضرت کو شاندار مہارت حاصل ہے۔ اتھارٹی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بعض علوم کے آپ موجد ہے، اور بعض علوم ایسے ہیں کہ اس علم کے استاد کہلاتے ہیں۔ آپ اس علم پر قلم اُٹھائیں تو اس علم کے بڑے بڑے ماہر حیران رہ جاتے ہیں یعنی یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک ہی زندگی میں انسان 100 سے زیادہ علوم پر مہارت حاصل کرے بلکہ اب تو ہم نے علماء کا ایک شاندار قول سنا ہے۔

علما کہتے ہیں: بات یہ ہے ہم جانتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو 100 علوم آتے تھے لیکن ان کے پاس کتنے علوم تھے یہ وہ جانتے ہیں اور اللہ جانتا ہے کیونکہ آپ سے 100 علوم کے قریب سوالات ہوئے، جس علم کا سوال ہوا، سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس علم پر جواب عطا فرما دیا۔ آپ سے جس زبان میں سوال ہوا آپ نے اس زبان میں جواب عطا فرمایا۔ دنیا بھر کے مسلمانوں نے 100 علوم کے بارے میں پوچھا آپ نے 100 کے قریب علوم کے جواب دیئے۔ کیا معلوم کتنے علوم تھے، جتنا پوچھتے جاتے، آپ اتنا بتاتے جاتے تھے۔

عِلْم کا چشمہ ہوا ہے مَوج زَن تحریر میں | جب قلم تُو نے اُٹھایا اے اِمام احمد رضا

ہزاروں کتابیں حفظ

اللہ پاک نے حافظہ کیسا دیا تھا، صلاحیت کیسی دی تھی، حضور محدث اعظم کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ روزانہ کا معاملہ تھا کہ جواب مکمل کرنے کے لئے، فتویٰ لکھنے کے لئے، مفتیان کرام کو جزئیات فقہ کی تلاش ہوتی ہے یعنی فقہ کا وہ جزئیہ چاہئے ہوتا ہے جس کے تحت فتویٰ لکھا جائے۔ آج کل تو بڑا آسان ہے، انٹرنیٹ، کمپیوٹر اور سافٹ ویئرز کا دور ہے، بندہ بڑی آسانی سے سرچ کرلیتا ہے۔ آج سرچ کرنا، فقہی عبارتیں تلاش کرنا بڑا آسان ہوگیا ہے۔ اس زمانے میں 100 سال پہلے ایسا نہیں تھا۔ ایک ایک کتاب کا، ایک ایک صفحہ کھول کر دیکھنا پڑتا تھا اور فقہ کی کتابیں کئی کئی جلدوں پر موجود تھیں۔

اب حضور محدث اعظم کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم پریشان ہو کر جب سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں آتے کہ حضور فقہ کا یہ جزئیہ نہیں مل رہا، کس کتاب میں تلاش کریں؟ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے: رد المحتار کی فلاں جلد، فلاں لائن کو دیکھ لو، ان لفظوں کے ساتھ یہ جزئیہ موجود ہے۔ در مختار کے فلاں صفحے میں یہ عبارت موجود ہے۔ عالمگیری اٹھاؤ اس کی فلاں جلد کی فلاں لائن میں یہ جزئیہ موجود ہے۔

حضرت محدث اعظم کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جیسا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے اس کتاب کے وہی باب، وہی جلد نکالتے، وہی صفحہ کھولتے اور لائن گنتے تو اسی لائن کے اندر ہی وہ مسئلہ موجود ہوتا تھا۔[1]

---

1 ... انوارِ رضا، ص265۔

یہ کیسا کمپیوٹر تھا؟ یہ کیسی میموری تھی؟ اللہ اکبر! آج سائنس میں ایک اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔ فوٹو جینک میموری یہ اس یاداشت کو کہا جاتا ہے کہ جو چیزوں کو اس طرح بندہ یاد کرتا ہے جیسے دماغ میں تصویر موجود ہو۔ سیّدی اعلیٰ حضرت کے حافظے کے بارے میں غور کریں تو ایسا لگتا ہے کہ 1300 سال کی کتابیں فوٹو جینک میموری کی طرح دماغ میں ایسی محفوظ تھیں کہ صفحہ بھی بتاتے تھے اور لائن تک بھی بتاتے تھے۔

حیرات انگیز یاد داشت

مولانا محمد حسین میر ٹھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوگئے اور ڈاکٹر نے، طبیب نے آپ کو لکھنے سے منع کر دیا کہ اب آپ لکھیں گے نہیں، آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ اب فتویٰ لکھوانا ہوتا تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مجھ سے لکھواتے۔ مولانا محمد حسین میر ٹھی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مجھ سے فتویٰ لکھواتے تو کہتے: الماری سے فُلاں جلد نکال کر لاؤ۔ اکثر کتابیں مصری ٹائپ کی کئی کئی جلدوں میں تھیں، تو مجھے فرماتے کہ اتنے صفحے ذرا پلٹ لو اور فلاں صفحہ پر اتنی لائنوں کے بعد یہ ٹاپک شروع ہوا ہے، اسے یہاں اس فتویٰ میں نقل کر دو۔

وہ کہتے ہیں: جب میں ڈھونڈ ڈھونڈ کر کتاب نکالتا، صفحہ نمبر نکالتا، جس لائن میں اعلیٰ حضرت نے کہا ہوتا اس لائن پر پہنچتا تو جیسا سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا مضمون وہیں سے شروع ہوتا تھا۔ میں حیران ہو گیا کہ یہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کیسے لائن گن کر یاد کیا تھا۔ کب اتنا موقع ملا کہ ایک ایک کتاب کے، ایک ایک صفحے کی لائنیں گن کر سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے مضمون یاد کیا۔ کہتے ہیں: یہ بات

ہماری سمجھ سے باہر تھی کہ اللہ پاک نے کیسا حافظہ عطا فرمایا۔[1]

کم عمری میں فتویٰ نویسی کا کمال

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت کے والد ماجد رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو فتاویٰ لکھنے کی جب اجازت دیدی تھی، آپ اپنے والد صاحب سے اصلاح کرواتے تھے، چیک کرواتے تھے اور 7 سال کے بعد انہوں نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ اب مجھے فتویٰ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے، خود ہی آپ فتویٰ جاری کر دیا کریں مگر سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا یہ معمول رہا کہ جب تک والد گرامی دنیا میں حیات رہے انہی سے فتویٰ چیک کرواتے ہیں۔[2]

اللہ اکبر! ذرا غور تو کیجئے کہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کو کتنی عمر میں فتوی کی اجازت ملی۔ آج ہو سکتا ہے کہ یہاں پر بہت سارے اسلامی بھائی اس عمر کے موجود ہوں گے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے 13 سال 4 ماہ اور 10 دن میں درس نظامی سے فراغت حاصل کی اور آپ کی دستار فضیلت ہوئی اور اسی دن سے آپ کو فتویٰ لکھنے کی اجازت بھی مل گئی۔ ممکن ہے آج کے اجتماع میں کوئی 14 سال کا لڑکا موجود ہو۔ یہ کتنی عمر ہوتی ہے؟ اور ابھی تو 14 سال کی عمر پوری ہونے سے پہلے درسِ نظامی مکمل ہو گیا اور آپ کو فتویٰ لکھنے کی اجازت ملی اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا پہلا فتویٰ بھی لکھ دیا۔ فتویٰ اپنے والد صاحب سے چیک کروایا تو وہ فتویٰ بھی ٹھیک تھا۔

---

1 ... حیاتِ اعلیٰ حضرت، 1/103۔
2 ... فتاویٰ رضویہ، 1/88۔

اللہ اکبر! اللہ پاک جب کسی کو بہت عروج دینا چاہتا ہے، کسی سے بہت بڑا کام لینا چاہتا ہے تو اسے چن لیتا ہے اور اُسے ایسے ایسے علوم عطا فرماتا ہے جس کی زندہ مثال سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہمارے سامنے موجود ہیں۔

سیّدی اعلیٰ حضرت کی بہت ساری علمی خدمات ہیں۔ آپ کی علمی خدمات پر آج ہمارا بیان ہے سچی بات تو یہ ہے کہ ہماری اوقات بھی نہیں۔ یہ بہت بڑے بڑے مفتیان کرام اور علماء کا کام ہے کہ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی علمی گہرائی، آپ کی ذہانت، آپ کی فقاہت، آپ کے علمی عروج پر بات کریں۔ ہم طالب علم کیا ان کی شان بیان کریں مگر ہمارے اندر بھی شوق علم دین پیدا ہو اس لئے اعلیٰ حضرت کی سیرت میں سے، آپ کی چند علمی خدمات پر ہم بات کر رہے ہیں اور بیان کے اگلے حصے میں سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا اتنا علم ہونے کے باوجود عمل کیسا تھا، تقویٰ کیسا تھا، پرہیز گاری کیسی تھی یہ بھی سنیں گے۔ عام طور پر ہم نے دیکھا ہے کہ جب بندہ بہت کتابوں میں، بڑے مطالعے میں اور بڑی علمی مشاغل میں ہو پھر اسے بہت ساری چیزوں کے لئے وقت بہت تھوڑا ملتا ہے مگر سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ انفرادی عبادت میں بھی باکمال تھے اور عمل کی دنیا کے بھی شہنشاہ تھے۔

فتاوی رضویہ کا تعارف

سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ایک شاہکار کام جس کو آج دنیا فتاویٰ رضویہ کے نام سے جانتی ہے۔ سبحان اللہ! اس میں دلائل کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہوا نظر آتا ہے۔ فتاویٰ رضویہ کی 30 جلدیں ہیں۔ تقریباً 22 ہزار صفحات ہیں 6 ہزار 8 سو

47 سوالات کے جوابات دیئے اور اس میں سے 206 اتنے طویل جوابات ہیں کہ وہ 206 الگ سے کتاب بن گئے۔ ہزارہا مسائل اس میں ضمناً زیر بحث آئے۔ جیسے میں نے پہلے کہا کہ ایک تحقیق کے مطابق اعلیٰ حضرت 55 علوم پر عبور رکھنے والے ایسے ماہر عالم تھے کہ درجنوں علوم عقلیہ، نقلیہ پر آپ کی سینکڑوں تصانیف موجود ہیں۔ اللہ اکبر! علماء کے لئے فتاویٰ رضویہ آکسیجن کا کام دیتا ہے۔[1] سبحان اللہ! امیر اہلسنّت لکھتے ہیں ناں

علم و عرفاں کا جو کہ ساگر تھا | خیر سے حافظہ قوی تر تھا
حق پہ مبنی تھا جس کا ہر فتویٰ | واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

فتاویٰ رضویہ کی خصوصیات

فتاویٰ رضویہ شریف کی بہت ساری خصوصیات میں سے چند باتیں اور عرض کرتا ہوں تاکہ مزید پڑھنے کا شوق پیدا ہو۔ اب تو ماشاء اللہ دعوت اسلامی کی مجلس آئی ٹی (I.T) نے اس کا سافٹ ویئر بھی بنادیا ہے۔ یہ انٹرنیٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔ کم از کم ہر گھر میں فتاویٰ رضویہ ہونا چاہئے ہمارے مطالعے کے اندر اس کی کچھ نہ کچھ عبارتیں ضرور ہونی چاہئیں۔ فتاویٰ رضویہ میں نادر و نایاب حوالوں کا جگہ بہ جگہ ذکر کیا گیا۔ فتاویٰ رضویہ میں قرآن و حدیث کی روشنی میں سینکڑوں موضوعات پر ہزاروں مسائل کا حل فرمایا گیا۔ فتاویٰ رضویہ میں دیگر مذاہب یعنی دیگر فقہ کے

1 ...اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوشش، ص2-3۔

www.dawateislami.net

قوانین اور جزئیات علم بھی شامل کئے گئے۔ سبحان اللہ! فتاویٰ رضویہ میں بدعتوں کا ایمان افروز رد کیا گیا۔ فتاویٰ رضویہ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ بڑے بڑے مفتیانِ کرام کو فقہی مسائل کے بارے میں وقتاً فوقتاً اس کی ضرورت پڑتی رہتی ہے۔ بہت سے مفتیانِ کرام فتویٰ دینے کے معاملے میں خاص طور پر فتاویٰ رضویہ سے مدد لیتے ہیں اور ان شاءاللہ آئندہ بھی لیتے رہیں گے۔[1] میرے شیخ طریقت، امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری کیا خوب بات لکھتے ہیں:

حشر تک جاری رہے گا فیض مُرشِد آپ کا | فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا

فیضانِ اعلیٰ حضرت جاری رہے گا۔

ترجمۂ قرآن کنزُالایمان

سبحان اللہ! اب چلتے ہیں اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کا ایک اور امت کے لئے عظیم تحفہ اور یہ تحفہ پتہ ہے ہمیں کیسے ملا۔ صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے بہار شریعت لکھی ہے، وہ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کرتے رہتے، Request کرتے رہتے کہ حضور! امت کو ایک اور تحفہ آپ سے ملنا چاہئے اور وہ یہ ہے کہ آپ قرآن شریف کا ترجمہ کردیں۔ مارکیٹ میں بہت ترجمے ہیں مگر عشق رسول سے لبریز، صحیح طریقے سے قرآن کریم کی روح، ہمیں اردو زبان میں ایک ترجمہ آپ سے مل جائے۔ آپ فرماتے ہیں: میری ساری زندگی آپ کے سامنے ہے، ٹائم کہاں

1 ... آئینۂ رضویات، حصہ 2، ص228۔

ہے۔ اتنی ساری مصروفیات ہیں۔

یاد رہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ بڑے بڑے مفتیان کرام بھی نہیں لکھ پاتے کیونکہ اس کے لئے بہت سارے علوم اور بہت ساری تفاسیر کا عرق نکالنا ہوتا ہے۔ ترجمہ کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ Request کرتے رہتے کہ حضور! آپ تھوڑا وقت نکالیں۔ تو آپ نے کہا: جو قیلولے کا وقت ہوتا ہے یا جو میرے رات آرام کرنے کا وقت ہے آپ اسی وقت آجائیں تو اس میں ہم کچھ نہ کچھ ان شاء اللہ ترجمہ کرنا شروع کرتے ہیں۔

ذرا غور کیجئے پیارے اسلامی بھائیو! بندے کا آرام کرنے کا وقت جب ہوتا ہے جب بندہ تھک جاتا ہے۔ اب اسی آرام کے وقت میں سے کچھ وقت نکالا گیا اور صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں جاتے ہیں، ذرا غور کیجئے گا کہ علماء جانتے ہیں کہ قرآن کا ترجمہ یہ کوئی عام بات نہیں ہے۔ اللہ کے کلام کا ترجمہ کرنا ہے۔ کتنی بڑی بڑی تفاسیر کو دیکھ کر علماء ترجمہ کرتے ہیں، بڑی بڑی لائبریریاں ہونی چاہئیں، بڑی بڑی کتابیں پڑھنی پڑھتی ہیں تب جا کر ایک آیت کا صحیح ترجمہ کرنے کی کوئی ہمت کر سکتا ہے۔

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بھی حافظ قرآن تھے۔ اعلیٰ حضرت بھی حافظ قرآن تھے، وہ کہتے ہیں: میں آیتوں کی تلاوت کرتا، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ مجھے اس کا ترجمہ لکھوانا شروع کر دیتے۔ بغیر کسی لائبریری کے، بغیر کسی کتاب کی مدد کے۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: رات گھر جاتا اب ترجمہ سامنے رکھتا، بڑی بڑی قرآن کی

تفسیروں کو دیکھتا اور سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمے کو دیکھتا مجھے ایسا لگتا کہ ساری تفسیریں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ذہن میں موجود تھیں اور ان تمام تفسیروں کا اردو زبان میں عطر نکال کر سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کنزالایمان میں عطا فرمادیا ہے۔[1] اور یہ بات بعد میں ثابت بھی ہوئی کہ جب ترجمہ کنزالایمان مارکیٹ میں آیا، آج 100 سال سے زیادہ وقت ہوچکا ہے۔ علمائے دین سے پوچھئے، پاک وہند کے بڑے بڑے علماء سے پوچھئے کہ روئے زمین پر اردو زبان میں جو سب سے اہم اور سب سے خوبصورت ترجمہ قرآن ہے وہ ترجمہ قرآن کنزالایمان ہے۔ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے عظیم تحفہ اس امت کو عطا فرمایا ہے۔

فیضانِ کنزالایمان

سبحان اللہ! عاشق اعلیٰ حضرت، میرے شیخ طریقت، امیر اہلسنّت نے کنزالایمان کا جو ڈنکا بجایا ہے، کنزالایمان گھر گھر پہنچایا ہے۔ امیر اہلسنّت کو کنزالایمان سے محبت اتنی ہے کہ آپ سے جب کئی بار مسجدوں کے لئے نام پوچھا گیا تو امیر اہلسنّت فرماتے ہیں: مسجد کا نام کنزالایمان رکھ دو یعنی ہمارے کراچی میں کنزالایمان کے نام سے کئی مسجدیں موجود ہیں۔

سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمہ قرآن کنزالایمان ضرور لکھا۔ امت کو ایک عظیم الشان تحفہ ضرور دیا مگر آج اس رہتی دنیا میں اگر لاکھوں عاشقانِ رسول کے گھروں میں کنزالایمان موجود ہے تو یہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ہی فیضان ہے اور اس کا

1 ... فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص 475۔

سہر اعاشق اعلیٰ حضرت، امیر اہلسنت کے سر ہے جو اپنے ہر بیان میں، ہر مدنی مذاکرے میں جب سے ہم نے ہوش سنبھالا ہے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمۂ قرآن کنزالایمان کا نام سنا ہے اور امیر اہلسنت فرماتے ہیں: **یہ عاشق رسول کے قلم سے لکھا گیا**۔ قرآن پاک کا بہترین ترجمہ ہے، ہر عاشق رسول کے گھر میں ترجمہ قرآن کنزالایمان ہونا چاہئے۔

کنزالایمان کی خصوصیات

آیئے! ترجمہ کنزالایمان کی چند خصوصیات سنتے ہیں کہ ایسا کیا ہے۔ ایسی کیا خوبصورت بات ہے کہ اس سے بہتر اردو ترجمہ ہمیں نہیں ملتا۔ سبحان اللہ! اب ذرا غور سے سنتے جایئے۔

- اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پاک و ہند کے وہ عَظیم تَرِین ترجمہ کرنے والے ہیں، جنہوں نے قرآنِ کریم کا ایسا ترجمہ پیش کیا ہے، جس میں رُوحِ قرآن کی حقیقی جھلک مَوجُود ہے۔
- حیرت و تعجب کی بات یہ ہے کہ لفظی ترجمہ ہونے کے ساتھ ساتھ بامُحاوَرہ بھی ہے اور یہ آپ کے ترجمے کی بہت بڑی خُوبی ہے۔
- آپ نے ترجمہ کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ ترجمہ لُغَت کے مطابق ہو اور الفاظ کے مختلف مَعانی میں سے ایسے مَعانی منتخب کیا جائے، جو پہلے اور بعد والی آیت کے تعلُّق کو قائم رکھ سکے۔
- اس ترجمے سے قرآنی حقائق، عِلْم و مَعارف کے وہ چھپے ہوئے راز ظاہر ہوتے ہیں جو عام طور پر دوسرے ترجموں سے ظاہر نہیں ہوتے۔

سبحان اللہ! ایسا ادب والا، ایسا عشق والا، ایسا پیارا ترجمہ ہے کہ

آپ نے ہر مُبارک مَقام پر انبیائے کِرام کے ادب و اِحترام، عزّت و پاک دامنی کا بالخصوص لحاظ رکھا ہے۔[1]

ترجمہ کنزُالایمان میں احادیثِ مُبارکہ، تابعین و تبع تابعین کے اقوال اور سلف صالحین رضی اللہ عنہم کی قابلِ اعتماد تفسیروں کا خُلاصہ بھی مَوجُود ہے۔

ترجمہ قرآن کنزالایمان دنیا کا بہترین ترجمہ قرآن ہے جو کسی لائبریری میں بیٹھ کر یا کسی دوسرے ترجمے کو دیکھ کر یا تفاسیر یا احادیث یا لغات کو پڑھ کر نہیں لکھا گیا بلکہ زبانی لکھوایا گیا ہے۔[2] جبھی تو شاعر کہتے ہیں:

احمد رضا کا تازہ گُلستاں ہے آج بھی
خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی
سب ان سے جلنے والوں کے گُل ہوگئے چراغ
احمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی
خدمت قرآنِ پاک کی وہ لاجواب کی
راضی رضا سے صاحبِ قرآں ہے آج بھی

آیئے! میں بھی نیت کروں اور آپ بھی نیت کریں کہ ان شاءاللہ قرآن پاک کے ترجمہ قرآن، کنزالایمان کا مطالعہ ضرور کریں گے ان شاءاللہ۔ امیر اہلسنّت نے تو کمال کیا ہے کہ ساری دنیا کے دعوت اسلامی والوں اور والیوں کو نیک اعمال عطا کئے گئے ہیں ان میں

1 ...فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص476۔
2 ...ماہنامہ معارفِ رضا، ص87، کراچی ستمبر تا نومبر 2008 عیسوی۔

www.dawateislami.net

سے ایک نیک عمل یہ بھی ہے کہ روزانہ کم از کم 3 قرآن پاک کی آیتیں ترجمہ قرآن کنزالایمان اور اس کی تفسیر کا مطالعہ کریں تاکہ ہر عاشق رسول اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے خوب منسلک ہو جائے، بار بار تذکرۂ اعلیٰ حضرت ہوتا رہے۔

سبحان اللہ! باتیں تو بہت ہیں ایک بیان، دو بیان بلکہ ہم پورا مہینہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت بیان کرتے رہیں تو اتنے گوشے ہیں کہ اس کا احاطہ نہیں ہو سکتا مگر اب میں مختصر بیان کروں گا، ذرا غور سے سماعت کیجئے گا۔ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کو یعنی بچپن سے لے کر آپ کے دنیا سے پردہ فرمانے تک اگر چند منٹوں میں بیان کرنا ہو تو ایک شاندار جائزہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں، سنتے جایئے اور ایمان تازہ کرتے جایئے۔

مکمل زندگی کی مختصر جھلک

- اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ کی ولادتِ باسعادت 10 شوال المکرم ہفتے کے دن ہوئی۔
- اعلیٰ حضرت ابھی 4 سال کے ہوئے تھے کہ آپ نے ناظرہ قرآنِ پاک ختم کر دیا اور اسی عمر میں آپ نے عربی زبان میں گفتگو بھی شروع فرمادی۔
- 6 سال کی عمر میں پہلا بیان فرمایا۔
- 7 سال کی عمر میں رمضان المبارک کے روزے رکھنا بھی شروع کر دیئے۔
- اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے 8 سال کی عمر میں وراثت کے مسئلے کا شاندار جواب لکھا۔
- 8 سال ہی کی عمر میں نحو کی مشہور کتاب ھِدَایَۃُ النَّحْو آپ نے پڑھ لی اور اس کی عربی

زبان میں شرح بھی لکھ دی۔

❁ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے 13 سال 4 ماہ 10 دن کی عمر میں علومِ درسیہ سے فراغت پائی، درسِ نظامی مکمل کیا، دستارِ فضیلت ہوئی۔

❁ اسی دن فتویٰ لکھنے کا باقاعدہ آغاز بھی کر دیا اور استاد کی حیثیت سے، درس نظامی پڑھانے والے کی حیثیت سے درس و تدریس بھی شروع کر دی۔

❁ ابھی 14 سال عمر نہیں ہوئی تھی کہ مفتی بن چکے، عالم بن چکے، عالم بنانے والے استاد بھی بن چکے ہیں۔

❁ اب سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی عمر 19 سال ہے۔ آپ کا نکاح ہوا، ازدواجی زندگی کی ابتدا ہو جاتی ہے۔

❁ سیّدی اعلیٰ حضرت نے 22 سال کی عمر میں شرف بیعت پائی، آپ مرید ہوئے اور اپنے پیر و مرشد سے بیعت ہوتے ہی تمام سلسلوں کی اجازت بھی حاصل کر لی یعنی پیر صاحب نے آپ کو مرید بھی بنایا اور اپنا خلیفہ بھی بنا دیا۔ بیعت کرنے کی اجازت بھی عطا فرمادی۔

❁ 22 سال کی عمر میں اردو کی پہلی کتاب تحریر فرمائی۔

❁ اعلیٰ حضرت کی عمر جب 23 سال ہوئی، سبحان اللہ! اب قسمت کا ستارہ چمکا اور آپ حرمین طیبین کے سفر کو روانہ ہوگئے۔ 23 سال کی عمر میں پہلی حاضری نصیب ہوئی۔ وہاں علمائے مکہ مکرمہ سے اجازتِ حدیث حاصل کی۔

❁ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی جب 27 سال کی عمر ہوتی ہے آپ نے فارسی کتاب لکھی۔

31 سال کی عمر میں 68 اشعار پر مشتمل مشہور و معروف قصیدۂ معراجیہ تحریر فرمایا۔

وہ سرورِ کشورِ رسالت جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نِرالے طرب کے ساماں عرب کے مہمان کے لئے تھے

جب عمر مبارک 45 سال ہوئی تو آپ نے اپنی کتاب فتاویٰ الحرمین تحریر فرمائی۔

اب آپ کی عمر 50 سال ہوتی ہے۔ دارالعلوم منظرِ اِسلام کی بنیاد آپ نے رکھی۔

51 سال کی عمر ہوئی تو ایک بار پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کرم کیا، ایک بار پھر حرمین طیبین کا سفر ہوا اور یہی وہ تاریخی سفر ہے جس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا دیدار بھی عطا فرمایا۔

یاد ہے ناں وہ واقعہ جب روضۂ رسول پر یہ عاشق رسول حاضر ہوا۔ سنہری جالیوں پر ساری رات درود پڑھتے رہے اور تمنا یہ تھی کہ آج محبوب پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار کرنا ہے اور جاگتی آنکھوں سے کرنا ہے، سر کی آنکھوں سے کرنا ہے، ساری رات درود پڑھتے رہے دیدار نہ ہوا کیوں؟ کیونکہ عاشق کو تڑپایا بھی جاتا ہے، عاشق کا امتحان بھی لیا جاتا ہے، ساری رات درود پڑھتے رہے دیدار نہ ہوا مگر عشق رسول میں تڑپ کر میرے رضا نے وہ کلام لکھا، کیا لکھتے ہیں:

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں | تیرے دِن اے بہار پھرتے ہیں
ہر چراغِ مزار پر قُدسی | کیسے پروانہ وار پھرتے ہیں
اُس گلی کا گدا ہوں میں جس میں | مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

بہت زیادہ عاجزی کے ساتھ اپنے آپ سے کہتے ہیں:

کوئی کیوں پُوچھے تیری بات رضاؔ | تجھ سے کتّے ہزار پھرتے ہیں

جب اپنے آپ کو نبی کے در کا سگ کہہ دیا تو آقا کو اپنے عاشق پر کیسا کرم آیا، نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کیسی مہربانی فرمائی کہ سیّدی اعلیٰ حضرت کو سر کی آنکھوں سے، جاگتی آنکھوں سے اپنا دیدار عطا فرمادیا۔ ابھی زندگی کا سفر جاری ہے۔

سیّدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ 52 سال کی عمر میں علمائے مکہ و مدینہ نے آپ کو سندِ خلافت عطا فرمائی اور اسی سال اعلیٰ حضرت نے کرنسی نوٹ کے متعلق کتاب بھی لکھی۔

اعلیٰ حضرت نے 52 سال کی عمر میں قصیدۂ جانِ نور لکھا۔

شکر خدا کہ آج گھڑی اُس سفر کی ہے
جس پر نِثار جان فلاح و ظفر کی ہے
گھڑیاں گنی ہیں برسوں کہ یہ سُب گھڑی پھری
مر مر کے پھر یہ سِل مرے سینے سے سر کی ہے
بھینی سُہانی صبح میں ٹھنڈک جِگر کی ہے
کلیاں کِھلیں دِلوں کی ہوا یہ کِدھر کی ہے
آ کچھ سُنا دے عشق کے بولوں میں اے رضاؔ
مشتاق طبع لذتِ سوزِ جگر کی ہے

کراچی والو! آپ کو مبارک ہو!

جب میرے رضا کی عمر 52 سال ہوئی تو سیّدی اعلیٰ حضرت نے کراچی کو بھی اپنی آمد

کا شرف بخشا تھا۔

❁ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً 58 سال کی عمر میں کنزالایمان شریف کا اِملا کروانا شروع کیا۔

❁ 64 سال کی عمر میں آپ نے جماعت رضائے مُصْطَفٰے کا قیام فرمایا۔

❁ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے 66 سال کی عمر میں زمین کی حرکت اور فلسفیوں کے غلط نظریات کے رد میں تحقیقی رسالہ تحریر فرمایا۔

❁ جب 67 سال کی عمر ہوئی تو آپ نے دو قومی نظریہ پر جامع کلام فرمایا۔

❁ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے 68 سال کی عمر میں آخری وصیتیں لکھوائیں اور پھر علم و فن کا یہ عظیم آفتاب 25 صفر المظفر 1340ھ، 28 اکتوبر 1921ء کو جمعۃ المبارک، ٹھیک اذانِ جمعہ کا وَقْت تھا۔ 68 سال کی عمر میں یہ علم و فن کا آفتاب غروب ہو گیا۔

اللہ کریم کی ان پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ تربت اعلیٰ حضرت پر اپنی رحمتوں کا نزول فرما ہو۔

جس رضا نے لکھا ایسا پیارا سلام | ان کی نورانی تربت پہ لاکھوں سلام

پیارے اسلامی بھائیو! یہ تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی حیات کی کچھ بات ہو گئی کہ آپ نے زندگی کیسے گزاری، کتنے علوم تھے، اب آیئے! اعلیٰ حضرت کے کچھ عمل پر بھی بات ہو جائے۔ آج ہم میں سے کچھ ہو سکتا ہے یہ سوچیں کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ تو اتنے سارے علوم کے ماہر تھے، ہم تو جناب اتنے علم نہیں جانتے۔ تو چلیں جناب! ایک نیت تو ہو سکتی ہے۔ طالب علم تو بن سکتے ہیں۔ علم سیکھنے والے تو بن سکتے ہیں۔ دعوت

اسلامی کے جامعۃ المدینہ موجود ہیں۔ جس میں عالم کورس کروائے جاتے ہیں۔ 6 سالہ کورس موجود ہیں اس میں داخلہ لے لیجئے۔

اب آیئے دیکھیں! بریلی کا تاجدار، علم کا سمندر ضرور ہے، مفتیوں اور علماء کا امام ضرور ہے مگر عمل کے میدان میں بھی کسی سے پیچھے نہیں ہے۔

اعلیٰ حضرت کا روزے سے عشق

سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو ایک بار والد گرامی نے خواب میں آکر بتایا کہ بیٹا! اس رمضان میں تم بیمار ہو جاؤ گے مگر دیکھو روزہ نہ چھوڑنا، سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس رمضان واقعی بڑا بیمار ہو گیا لیکن میں نے والد صاحب کے فرمان پر عمل کیا، بیماری میں بھی روزہ نہیں چھوڑا اور اللہ پاک نے روزوں کی برکت سے مجھے صحت عطا فرما دی اور خود فرماتے ہیں: صحت کیوں نہ ملے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: صُوْمُوْا تَصِحُّوا[1] روزہ رکھو صحت یاب ہو جاؤ گے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! فیضان اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے ہمیں یہ فارمولا بھی مل گیا۔ کچھ لوگ ہلکی پھلکی بیماری ہو تو روزہ چھوڑ دیتے ہیں، ارے روزہ تو صحت حاصل کرنے کا فارمولا ہے اور حدیث پاک میں نبی پاک نے فرمایا روزہ رکھو صحت یاب ہو جاؤ گے۔

---

1 ...در منثور، 1/440۔

2 ...ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص206۔

گرمی کی وجہ سے روزہ نہ چھوڑا

ایک بار اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر بہت زیادہ نقاہت طاری ہوگئی، بیماری بھی تھی، بڑی گرمی تھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے گرمی کی وجہ سے، بیماری کی وجہ سے روزے نہ چھوڑے، اپنے اوپر خود فتویٰ دیا کہ میرے پاس اس بات کی طاقت اور مالی وسعت بھی ہے کہ میں پہاڑوں پر جاکر، ٹھنڈے علاقوں میں جاکر روزہ رکھ سکتا ہوں تو سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے سفر کیا اور گرمی کے روزے نہ چھوڑے۔[1]

باجماعت نماز کا جذبہ

نماز کا کیسا جذبہ تھا۔ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ باجماعت نماز پڑھنے کے ایسے شوقین تھے کہ ہمیشہ باجماعت نماز ادا کرتے بلکہ جب بہت بیمار ہوگئے، زندگی کے آخری ایام تھے تو 4لوگ آپ کی کرسی کو اُٹھا کر مسجد میں لے جاتے مگر سیّدی اعلیٰ حضرت اس وقت بھی باجماعت ہی نماز ادا فرماتے۔[2] ایک بار ایسا بھی ہوا کہ جماعت کا وقت ہوگیا کرسی پر بیٹھا کر کوئی لے جانے والا نہیں تھا تو گھر میں بیٹھ کر نماز نہیں پڑھی۔ آپ گھسٹتے ہوئے مسجد پہنچے اور وہاں جاکر باجماعت نماز ادا کی۔[3] ایسا عمل، ایسا جذبہ یعنی بعض صورتوں میں جیسی بیماری، جیسی تکلیف تھی جماعت

---

1 ... تجلیات امام احمد رضا، ص133۔
2 ... انوارِ رضا، ص258۔
فتاویٰ رضویہ، 9/547۔
3 ... عورتیں اور مزارات کی حاضری، ص18۔

www.dawateislami.net

چھوڑنے کی اجازت مل جاتی مگر نیکیاں کمانے کی حرص تھی کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: صَلَاۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ صَلَاۃَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً باجماعت نماز ادا کرنا، تنہا نماز پڑھنے سے 27 درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔[1]

زیادہ فائدے کو پہچانئے

آج کے بیان میں کاروباری لوگ بھی موجود ہوں گے، ذرا اس بات کو سمجھیں۔ آپ کو کوئی کہے کہ یہ کپڑا یہاں پر 100 روپے میٹر بکے گا، حیدرآباد جا کر بیچیں تو 1 ہزار روپے میٹر بکے گا۔ کیا کوئی کراچی میں بیچے گا؟ بندہ کہے سارے کپڑے جمع کرو بھئی! سیدھا حیدرآباد چلتے ہیں، 100 روپے میٹر کے بجائے 1000 روپے میٹر، کتنا بنا؟ 10 دس گنا زیادہ منافع ہوا، اب کپڑے کی مثال دی ہے، دودھ والا دودھ کی مثالے لے، چپل والا چپل کی مثال لے لے، آپ جو بھی کام کرتے ہیں، آپ کو کوئی یہ کہے کہ اِدھر نوکری کرو گے تو 20 ہزار روپے ملیں گے، حیدرآباد میں نوکری کرو گے تو 2 لاکھ روپے ملیں گے۔ اب بندہ کہے بھئی! مسئلہ ہی کوئی نہیں ہے۔ اگر ڈھائی لاکھ روپے ملیں گے تو تھوڑا اور آگے چلا جاتا ہوں، تھوڑے پیسے زیادہ ملیں تو لوگ وطن ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ واپس ہی نہیں آتے، 10-10 سال باہر ملک رہتے ہیں۔

ارے بھئی! پاکستان تو آجاؤ، کہتے ہیں: واپس جائیں گے تو ویزے ہی نہیں ملیں گے پھر واپس نہیں آسکیں گے، بڑی زبردست تنخواہ ہے۔ تنخواہ 5-10 گنا زیادہ مل جائے،

---

1 ... بخاری، 1/232، حدیث: 645۔

www.dawateislami.net

منافع تھوڑا زیادہ مل جائے تو بندہ شہر چھوڑنے کے لئے تیار ہیں۔ ایک نماز گھر میں پڑھو تو ایک نماز کا ثواب ہے۔ محلے میں مسجد موجود ہے، عاشقانِ رسول کی مسجد موجود ہے، جماعت سے نماز نہیں پڑھتے کہ 27 گنا زیادہ ثواب ہے۔

کیا ہم رمضانی مسلمان ہیں؟

پیارے اسلامی بھائیو! جب رمضان چلا جاتا ہے تو ہم مسجد سے کیوں چلے جاتے ہیں؟ ذرا غور کریں ناں! کیا آج مسجد میں اسی طرح رش ہے جیسے رمضان میں تھا؟ کیا ہم صرف رمضان کے لئے مسلمان تھے؟ اے اعلیٰ حضرت کے چاہنے والو! سیّدی اعلیٰ حضرت کی زندگی مجھے اور آپ کو پیغام دے رہی ہے۔ وہ بڑھاپے میں، بیماری میں مسجد میں جاتے تھے۔ آج ہم صحت میں مسجد میں نہیں جاتے۔ لوگوں سے پوچھو کہ آپ کہاں گئے؟ تراویح میں نظر آتے تھے، آپ تو فجر میں بھی آتے تھے، ظہر میں بھی آتے تھے، بس وہ رمضان تھا۔ مسجدیں گویا یہ اعلان کر رہی ہیں کہ رمضان تو چلا گیا مگر مسلمان کہاں چلے گئے؟ کیا میں اور آپ صرف رمضان کے لئے مسلمان تھے؟ کیا مجھ پر اور آپ پر فقط رمضان میں ہی نمازیں فرض تھیں؟

آیئے! ذرا سوچیئے! سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت آج آپ نے اور میں نے سنی ہے ہم سب سیّدی اعلیٰ حضرت سے بے پناہ محبت کرتے ہیں اور اللہ پاک اس محبت میں ہمیشہ ہمیں اضافہ عطا فرمائے۔ لیکن یہ کیسی محبت ہے کہ صرف نام سے محبت ہے، ان کے کام پر، نقش قدم پر نہیں چلنا۔ آیئے! آج نیت کریں، جتنے یہاں میرے بھائی موجود ہیں کہ ہم ہمیشہ باجماعت نماز ادا کریں گے بلکہ اللہ پاک سے دعا کرتے ہیں:

یااللہ! ہمیں مرتے وقت تک کبھی کسی کا محتاج نہ کرنا، ہمیں اپنے بچوں کا بھی محتاج نہ کرنا۔ میرے مالک، ہم کھڑے ہو کر نمازیں ادا کرتے رہیں، کبھی بیٹھ کر، کبھی کرسی پر پڑھنے کی نوبت ہی نہ آئے۔ میرے مولا! ہمیشہ صحت کے ساتھ، عافیت کے ساتھ، نیکیوں والی زندگی عطا کرنا۔

اے مالک! زندگی کی آخری نماز بھی مسجد میں کھڑے ہو کر ادا کریں۔ یہ دعا کرتے رہا کریں اور اپنے آپ کو مسجدوں کا عادی بنایئے، مسجدوں سے ناطہ جڑنا چاہئے۔ آج مسجد میں جاتے ہیں لوگ بے قرار سے نظر آتے ہیں۔ سوچئے تو سہی کہ مسجد میں جا کر بے قراری کیسی؟ اللہ پاک کا گھر ہے اور اللہ کا بندہ جب اللہ کے گھر پہنچ جائے تو سکون ہونا چاہئے۔ اللہ پاک مجھے اور آپ کو قرار عطا فرمائے۔

عشق رسول کا پیکر

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف پر بات ہوئی ہے، اعلیٰ حضرت کے اعمال پر بات ہوئی ہے، آپ کی زندگی کے گوشوں پر بات ہوئی ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت کے کسی بھی موضوع پر بات کرلیں اگر عشق رسول پر بات نہ کریں تو بات ہی پوری نہیں ہوتی ہے۔ اس عاشق رسول نے جہاں بہت ساری کتابیں لکھیں، جہاں بہت سارے علوم پھیلائے، ایک ایسی شمع بھی روشن کی ہے کہ 100 سال گزر گئے ہیں، آج بھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کلام پڑھیں تو دل جھومنے لگ جاتا ہے۔ یادرسول میں آنکھیں بہنے لگ جاتی ہیں، یہ کیسا عاشق رسول گیا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد میں تو زندگی گزاری مگر آج جب ان کی بات کرتے ہیں تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ

وسلم سے محبت بڑھ جاتی ہے۔ وہ شعر اب سمجھ آتا ہے کہ

جب تری یاد میں دنیا سے گیا ہے کوئی
جان لینے کو دلہن بن کے قضا آئی ہے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کیا زندگی گزاری، آج ان کی نعتیں پڑھیں تو ایمان تازہ ہو جاتا ہے، کس کس نعت کی بات کی جائے۔ میں آج بیان تیار کر رہا تھا۔ حدائق بخشش کا مطالعہ کرنے لگا، سوچنے لگا اس کلام کو پڑھوں، نہیں نہیں دوسرے کو پڑھتا ہوں، ارے تیسرا بھی بہت خوبصورت ہے عقل حیران ہو جاتی ہے۔ ایک ایک شعر موتی کی مانند ہے۔ جب نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جود و کرم، رسول پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سخاوت کا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ذہن میں خیال آیا ہو گا۔ تو لکھتے ہیں:

واہ کیا جُود و کرم ہے شہِ بَطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا
دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرّہ تیرا
فیض ہے یا شہِ تسنیم نِرالا تیرا
آپ پیاسوں کے تجسّس میں ہے دریا تیرا
اَغنیا پلتے ہیں دَر سے وہ ہے باڑا تیرا
اَصفیا چلتے ہیں سر سے وہ ہے رَستا تیرا

فرش والے تری شوکت کا عُلو کیا جانیں
خُسروا عرش پہ اُڑتا ہے پھریرا تیرا

ایک میں کیا مِرے عصیاں کی حقیقت کتنی
مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اِشارہ تیرا

تیرے صدقے مجھے اِک بوند بہت ہے تیری
جس دِن اَچھّوں کو مِلے جام چھلکتا تیرا

آسماں خوان زمیں خوان زمانہ مہمان
صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

اور آخر میں التجا کیسی کرتے ہیں:

تیری سرکار میں لاتا ہے رضاؔ اُس کو شفیع
جو مِرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

نعت گوئی کے تاجدار

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو کتنی زبانوں پر مہارت حاصل تھی۔ آپ کے چاہنے والوں نے عرض کی: حضور! چار زبانوں میں نعت لکھ دیجئے۔ یہ آسان نہیں ہے، جی ہاں! 4 مختلف زبانیں ہوں اور ایک ہی شعر کے اندر اس کو استعمال کیا جائے۔ نہ وزن اس کا آگے پیچھے ہو، نہ مطلب اور نہ معنی میں فرق آئے، دیکھئے! اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کیسے موتیوں کو پیرویا ہے۔ لکھتے ہیں:

لَمْ یَاتِ نَظِیْرُكَ فِیْ نَظَرٍ مثلِ تو نہ شُد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ دَوسَرا جانا
اَلْبَحْرُ عَلَا وَالْمَوْجُ طَغٰی مَن بیکس و طوفاں ہوشربا
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیّا پار لگا جانا
یَاشَمْسُ نَظَرْتِ اِلٰی لَیْلِیْ چو بطیبہ رسی عرضے بکنی
توری جوت کیجھل جھلجگ میں رَچی مری شب نے نہ دن ہونا جانا
لَكَ بَدْرٌ فِی الْوَجْهِ الْاَجْمَلْ خط ہالۂ مہ زُلف اَبرِ اَجل
تورے چندن چندر پرو کنڈل رحمت کی بھرن برسا جانا
اَنَا فِیْ عَطَشٍ وَّسَخَا کَاَتَمْ اے گیسوئے پاک اے ابرِ کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم دو بوند اِدھر بھی گرا جانا
بس خامۂ خام نوائے رضاؔ نہ یہ طرز مری نہ یہ رنگ مرا
اِرشادِ اَحِبَّا ناطق تھا ناچار اِس راہ پڑا جانا

اللہ اکبر! نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نعمتیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے احسانات کو یاد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

نعمتیں بانٹتا جِس سَمت وہ ذِیشان گیا | ساتھ ہی مُنشیِ رحمت کا قلم دان گیا
لے خبر جلد کہ غیروں کی طرف دِھیان گیا | میرے مولیٰ مرے آقا ترے قربان گیا

سنئے! ہمیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سکھاتے ہیں، دل کیسا چاہئے، سنئے ذرا، فرماتے ہیں:

دِل ہے وہ دِل جو تری یاد سے مَعمور رہا | سر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا
اُنہیں جانا اُنہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام | لِلّٰہِ الْحَمْد میں دُنیا سے مسلمان گیا

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دامن تھامنا ہے تو آج تھام لینا، میرے رضا کہتے ہیں:

آج لے اُن کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے
پھر نہ مانیں گے قِیامت میں اگر مان گیا

دیکھئے! مدینے کا عشق کیسا تھا، میرے رضا کی جان، دل سب کچھ مدینے میں تھے، کہتے ہیں:

جان و دل ہوش و خِرَد سب تو مدینے پہنچے | تم نہیں چلتے رضاؔ سارا تو سامان گیا

اللہ!! اللہ!! بڑے پھول دیکھے ہوں گے، بڑے باغ دیکھے ہوں گے، آیئے! رضا کی نظر سے بھی پھول دیکھ لیجئے، کہتے ہیں:

سر تا بقدم ہے تن سُلطانِ زَمن پھول
لب پھول دَہن پھول ذَقن پھول بدن پھول
تکا بھی ہمارے تو ہلائے نہیں ہلتا
تم چاہو تو ہو جائے ابھی کوہِ محن پھول
وَاللہ جو مِل جائے مرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دُلہن پھول

سنیں! میرے رضا کیا کہتے ہیں، کیسا چمن تھا، کیسا باغ تھا، کرم کا چمنستان تھا۔ کہتے ہیں:

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی | زہرا ہے کلی جس میں حُسین اور حسن پھول

سبحان اللہ! کبھی نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خوبصورتی اور آقا کے بے عیب ہونے پر

قلم اُٹھاتے ہیں تو لکھتے ہیں :

وہ کمالِ حُسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دُھواں نہیں
دو جہاں کی بہتریاں نہیں کہ امانیٔ دل و جاں نہیں
کہو کیا ہے وہ جو یہاں نہیں مگر اک "نہیں" کہ وہ ہاں نہیں

فرماتے ہیں:

میں نثار تیرے کلام پر مِلی یُوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں
ترے آگے یُوں ہیں دَبے لچے فُصَحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

سنئے! نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے در کی اہمیت کیا ہے، اعلیٰ حضرت سکھاتے ہیں:

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مَفَر مَقَر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں
کروں مدحِ اہلِ دُوَل رضاؔ پڑے اِس بَلا میں مری بَلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دِین پارۂ ناں نہیں

سیّدی اعلیٰ حضرت ایک بات سمجھاتے ہیں ،اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں بتاتا ہوں زمین وزماں کس کے لئے بنے، یہ ساری کائنات کس کے لئے بنی ہے۔ فرماتے ہیں :

زمین و زماں تمہارے لئے مَکین و مکاں تمہارے لئے
چُنین و چُناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے
دَہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے
کَلِیم و نَجی مَسیح و صَفی خلیل و رَضی رسول و نبی
عَتیق و وَصی غَنی و علی ثَنا کی زباں تمہارے لئے
تمہاری چمک تمہاری دمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
زمین و فلک سِماک و سمک میں سکہ نشاں تمہارے لئے
یہ شمس و قمر یہ شام و سحر یہ بَرگ و شَجر یہ باغ و ثَمر
یہ تیغ و سپر یہ تاج و کمر یہ حکم رواں تمہارے لئے
یہ فیض دیے وہ جُود کیے کہ نام لیے زمانہ جیے
جہاں نے لیے تمہارے دیے یہ اِکرَمیاں تمہارے لئے

آخر میں لکھتے ہیں: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! ایسا کرم کیجئے گا کہ

صبا وہ چلے کہ باغ پھلے وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
لِوا کے تلے ثنا میں کھلے رضاؔ کی زباں تمہارے لئے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایسا کام کر کے گئے ہیں کہ آج عشاقِ اعلیٰ حضرت کہتے ہیں:

رضا کی زباں تمہارے لئے رضا کی ہے جاں تمہارے لئے
آقا رضا ہے یہاں تمہارے لئے رضا ہو وہاں تمہارے لئے

اللہ پاک تربت اعلیٰ حضرت پر کروڑوں رحمتوں کی بارش نازل فرمائے۔ اور ہم سب کو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سچا عشق عطا فرمادے۔

پھر اعمال میں کوتاہی کیوں؟

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ایک پیغام آخر میں دے کر اپنی بات ختم کروں گا۔ ساری زندگی بلکہ دنیا سے جانے کے بعد بھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ آج بھی ہمیں جھنجھوڑ رہے ہیں، سکھا رہے ہیں، بتا رہے ہیں۔ سنئے اور میرے رضا کا یہ پیغام آج لے کر جانا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

جو نہ بُھولا ہم غریبوں کو رضاؔ | یاد اُس کی اپنی عادَت کیجیے

آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہمیں نہیں بھولے، اے مسلمانو! کہیں آپ تو نہیں بھول گئے؟ اے امتیو! اپنے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو آپ تو نہیں بھول گئے؟ اگر یاد رکھا ہے تو سنتیں کیسے چھوٹ رہی ہیں؟ اگر یاد رکھا ہے تو نمازیں کیسے قضا ہو رہی ہیں؟ آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں: جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ[1] میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ اگر آقا یاد ہیں تو نماز کیسے قضا ہو رہی ہے؟ نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یاد ہیں تو سنتیں کیسے چھوٹ رہی ہیں؟

آیئے! آج یہ پیغام لے کر جایئے کہ ان شاء اللہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو

1 ... معجم کبیر، 20/420، حدیث: 1012۔

www.dawateislami.net

ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ اپنے اعمال میں یاد رکھیں گے، اپنے کردار میں یاد رکھیں گے، اپنے لباس میں یاد رکھیں گے، اپنے چہرے میں یاد رکھیں گے ،اپنی گفتگو میں یاد رکھیں گے، اپنے روز گار میں یاد رکھیں گے۔ وہ کیسے حرام کمائے گا جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یاد ہوں گے، وہ کیسے حرام چہرہ بنائے گا، وہ کیسے غلط باتیں کرے گا جس کو پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یاد ہوں گے۔ یہ پیغام لے کر جانا کہ

جو نہ بُھولا ہم غریبوں کو رضاؔ | یاد اُس کی اپنی عادَت کیجیے

نبی پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی یاد اگر ہمیشہ دل میں بسائے رکھنا ہے تو دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول ہے۔ اس ماحول سے وابستہ رہیے، اجتماعات میں آتے رہیئے، قافلوں میں سفر کیجئے، نیک اعمال کا جائزہ لیتے رہئے، مدنی چینل دیکھتے رہیے، ان شاء اللہ! یادِ رسول ہمیشہ دل میں جاں گزیں رہے گی اور یادِ رسول ساتھ رہے گی تو اعمال بھی اچھے ہوتے رہیں گے۔ اللہ پاک مجھے اور آپ کو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان سے مالا مال فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مولانا عبد الحبیب عطاری کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارم جیسے ”یوٹیوب، فیس بک، انسٹاگرام اور ایکس“ پر فالو کرنے کے لئے کوڈ اسکین کیجئے۔



ماخذ و مراجع

کتاب کا نام	مطبوعہ
قرآنِ پاک	مکتبۃ المدینہ
ترجمہ کنز العرفان	مکتبۃ المدینہ
تفسیر صراط الجنان	مکتبۃ المدینہ
بخاری	دار الکتب العلمیۃ1419ھ
ترمذی	دار الفکر بیروت1414ھ
ابن ماجہ	دار المعرفۃ بیروت1420ھ
معجم کبیر	دار احیاء التراث العربی1422ھ
مسند ابی یعلی	دار الکتب العلمیہ، بیروت1418ھ
کنز العمال	دار الکتب العلمیہ، بیروت1419ھ
جمع الجوامع	دار الکتب العلمیہ بیروت1421ھ
کنز العمال	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مشکاۃ المصابیح	دار الکتب العلمیہ بیروت1421ھ
مجمع الزوائد	دار الفکر، بیروت1420ھ
کشف الخفاء	دار الکتب العلمیۃ1422ھ
حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیۃ1418ھ
زرقانی علی المواھب	دار الکتب العلمیۃ بیروت
در مختار	دار المعرفہ بیروت1420ھ
احیاء العلوم	دار الکتب العلمیۃ1429ھ
القول البدیع	مؤسسۃ الریان بیروت1422ھ

مواہب اللدنیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
فتاوی رضویہ	رضافاؤنڈیشن لاہور
احیاءالعلوم (مترجم)	مکتبۃ المدینہ کراچی
ملفوظات اعلی حضرت	مکتبۃ المدینہ کراچی
سعادۃ الدارین	دارالکتب العلمیہ بیروت 1422
اظہارالحق الجلی	مکتبۃ المدینہ کراچی
الشمائل المحمدیۃ	داراحیاء التراث العربی بیروت
انوارِ رضا	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
آئینۂ رضویات	ادارہ تحقیقات احمد رضا
بریلی سے مدینہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تذکرۂ امام احمد رضا	مکتبۃ المدینہ کراچی
جہان رضا	مرکزی مجلس رضا
حیاتِ اعلیٰ حضرت	اکبر بک سیلر
فیضان اعلی حضرت	شبیر برادرز
فیضانِ سُنّت	مکتبۃ المدینہ کراچی
ماہنامہ المیزان بمبئی	اردو پریس بمبئی
البدور السافرۃ للسیوطی	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ 1425ھ
الفردوس بمأثور الخطاب	دارالکتب العلمیہ بیروت
تجلیاتِ امام احمد رضا	رضا اکیڈمی لاہور
عورتیں اور مزارات کی حاضری	مکتبۃ المدینہ کراچی
ماہنامہ معارفِ رضا	ادارہ تحقیقات احمد رضا
مجدد اسلام	رضا اکیڈمی لاہور
اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوشش	مکتبۃ المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن۔

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنتیں سیکھنے سکھانے کے لیے عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ کم از کم تین دن قافلے میں سفر کیجئے ❁ روزانہ اپنے اعمال کا جائزہ لے کر **"نیک اعمال"** کا رسالہ پُر کرکے ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے شعبۂ اصلاحِ اعمال کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللّٰہ الکریم۔ اپنی اصلاح کے لیے رسالہ: نیک اعمال کے مطابق عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے سنتیں سیکھنے سکھانے کے **"قافلوں"** میں سفر کرنا ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ الکریم۔

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net